بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

شمارہ 14

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 800روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈیا
80ڈالرامریکن
یا 60یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5رمضان 1443 ہجری قمری ● 7رشہادت 1401 ہجری شمسی ● 7اپریل 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰٮکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ (بقرہ:186)

ترجمہ: اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 1اپریل 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے

جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں تُو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اُسے محروم نہیں رکھتا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ (البقرۃ:185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں تُو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کردے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اسکے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اسکا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 426، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جھوٹ روزہ کیلئے زہر قاتل ہے

(1903) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ ایسا شخص کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

روزہ دار کیلئے ضروری ہدایات

(1904) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اُس کیلئے ہوتا ہے سوائے روزہ کے، کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور مَیں ہی اُس کا بدلہ ہوتا ہوں اور روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو وہ کوئی فحش بات نہ کرے اور نہ شور غل کرے اور اگر کوئی اُس کو گالی دے یا اُس سے لڑے تو چاہئے کہ وہ یہ کہہ دے: مَیں روزہ دار شخص ہوں۔ اور اُسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! یقیناً روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بوئے مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ پہلی خوشی اُس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ افطار کرتا ہے اور دوسری جب وہ اپنے ربّ سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

(صحیح بخاری، جلد3، کتاب الصوم، مطبوعہ 2008ء قادیان)

کسی صوفی نے کہا ہے کہ تصوف کی جان کم بولنا، کم کھانا اور کم سونا ہے اور رمضان اس تصوف کی ساری جان کا نچوڑ اپنے اندر رکھتا ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

روزوں کا یہ ایک بہت بڑا فائدہ ہے کہ اسکے ذریعہ انسان کو نیکی کیلئے مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان دنیا میں کئی قسم کے کام کرتا ہے۔ وہ محنت و مشقت بھی کرتا ہے۔ وہ آوارگی بھی کرتا ہے۔ وہ اِدھر اُدھر بھی پھرتا ہے۔ وہ گپیں بھی ہانکتا ہے۔ بالکل فارغ نہ انسانی دماغ رہتا ہے نہ اس کا جسم۔ کچھ نہ کچھ کام انسان ضرور کرتا رہتا ہے۔ مگر بعض لغو کام ہوتے ہیں بعض مضر اور بعض مفید اور بعض بہت ہی اچھے۔ لیکن رمضان انسان کو ایک ایسے کام کی عادت ڈالتا ہے جس کے نتیجہ میں اسے نیک کاموں میں مشقت برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ انسانی زندگی کی راحت اور آرام کی چیزیں کیا ہوتی ہیں یہی کھانا پینا سونا اور جنسی تعلقات۔ تمدن کا اعلیٰ نمونہ جنسی تعلقات ہیں جن میں دوستوں سے ملنا اور عزیزوں سے تعلقات رکھنا بھی شامل ہے۔ مگر جنسی تعلقات میں سب سے زیادہ قریبی تعلق میاں بیوی کا ہے۔ پس انسانی آرام انہی چند باتوں میں مضمر ہے کہ وہ کھاتا ہے وہ پیتا ہے وہ سوتا ہے اور وہ جنسی تعلقات قائم رکھتا ہے۔ کسی صوفی نے کہا ہے کہ تصوف کی جان کم بولنا، کم کھانا اور کم سونا ہے اور رمضان اس تصوف کی ساری جان کا نچوڑ اپنے اندر رکھتا ہے۔ کم سونا آپ ہی اس میں آجاتا ہے کیونکہ رات کو تہجد کیلئے اُٹھنا پڑتا ہے۔ کم کھانا بھی ظاہر بات ہے کیونکہ سارا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جنسی تعلقات کی کمی بھی ظاہر ہے۔ پھر کم بولنا بھی رمضان میں آجاتا ہے اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا روزہ یہ نہیں کہ انسان اپنا منہ کھانے پینے سے بند رکھے بلکہ روزہ یہ ہے کہ تُو لغو باتیں بھی نہ کرے۔ پس روزہ دار کیلئے بیہودہ باتوں سے بچنا لڑائی جھگڑے سے بچنا اور اسی طرح کی اور لغو باتوں سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس طرح کم بولنا بھی رمضان میں آگیا۔ گویا کم کھانا کم بولنا کم سونا اور جنسی تعلقات کم کرنا یہ چاروں باتیں رمضان میں آگئیں۔ اور یہ چاروں چیزیں نہایت ہی اہم ہیں اور انسانی زندگی کا ان سے گہرا تعلق ہے پس جب ایک روزہ دار ان چاروں آرام و آسائش کے سامانوں میں کمی کرتا ہے تو اس میں مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر دور میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتا اور کامیابی حاصل کرتا ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد دوم، صفحہ 376، مطبوعہ 2010ء قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)

خطبہ جمعہ فرمودہ 18مارچ 2022ء (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں قادیان دارالامان کی وسعت اور عمارات کی تعمیر و تجدید

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ بھارت کی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے آن لائن ملاقات

خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال و جواب

نماز جنازہ حاضر و غائب

پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی

وصایا | اعلانات

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

127واں جلسہ سالانہ قادیان 23، 24 اور 25دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24 اور 25دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی العَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

ایک یہودی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر سخت اعتراض کئے ہیں اگر مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین یا کوئی پادری صاحبوں میں سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اُسکے حوالہ کرینگے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُر شوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب ”اعجازِ احمدی ضمیمہ نزول المسیح“ رُوحانی خزائن جلد 19 سے پیش کر رہے ہیں۔ مباحثہ مُد میں جو مولوی ثناء اللہ امرتسری اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو جلیل القدر صحابہ کے درمیان ہوا تھا، مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بہت کچھ جھوٹ بولا اور خیانت سے کام لیا۔ ثناء اللہ امرتسری نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی بھی پیشگوئی سچی نہیں نکلی۔ دوسرا جھوٹ یہ کہا کہ مَیں مرزا صاحب سے مباہلہ کیلئے تیار ہوں۔ تیسرا جھوٹ یہ کہا کہ مَیں کتاب اعجاز المسیح جیسی کتاب لکھ سکتا ہوں۔ یہ سب ثناء اللہ کا لاف و گزاف تھا۔ نہ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مباہلہ کرنا تھا اور نہ کیا۔ اور نہ ہی وہ اعجاز المسیح جیسی کتاب لکھ سکتے تھے اور نہ پوری زندگی انہوں نے کوئی ایسی کتاب لکھی۔ بہت ہی افسوس اور تعجب ہوتا ہے کہ یہ اپنے آپ کو قوم کا رہنما سمجھنے والے کیسے شیر مادر کی طرح جھوٹ پی جاتے ہیں۔ ہمارے کسی احمدی بچے سے اگر انجانے میں منہ سے کوئی جھوٹ نکل جائے تو وہ پچھتاتا ہے اور نادم اور شرمندہ ہوتا ہے لیکن یہ علماء خدا سے نہیں شرماتے کیونکہ یہ آسمان کے نیچے والے علماء ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ کی مباہلہ اور اعجاز المسیح والی بات کے جواب میں لکھا کہ :

ثناء اللہ مردِ میدان بن کر مقابلہ کریں، اگر مَیں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر علیحدہ ہو جائے

”مَیں نے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر مَیں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ مَیں اِس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی مَیں اور وہ یہ دُعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مَر جائے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار کرے جو ایسی ہی فصیح بلیغ ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو۔ سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہشیں دل سے ظاہر کی ہیں نفاق کے طور پر نہیں تو اس سے بہتر کیا ہے اور وہ اس اُمّت پر اِس تفرقہ کے زمانہ میں بہت ہی احسان کریں گے کہ مردِ میدان بن کر ان دونوں ذریعوں سے حق و باطل کا فیصلہ کرلیں گے۔ یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی اب اس پر قائم رہیں تو بات ہے۔“ (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح، رُوحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121)

نیز آپؑ نے لکھا : ”مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اگر مَیں اِس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہئے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو مَیں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لئے جائے عار و ننگ۔“ (ایضاً صفحہ 124)

اور جہاں تک ثناء اللہ کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی پیشگوئی بھی سچی نہیں نکلی یہ ایک انتہائی تکلیف دہ جھوٹ تھا اور وہی کہہ سکتا تھا جس کو اللہ ربّ العزت کا کچھ بھی خیال نہ ہو اور آخرت کے خیال کو حرفِ غلط کی طرح ذہن سے محو کر چکا ہو۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید و نصرت میں اللہ تعالیٰ بارش کی طرح نشان برسا رہا تھا اور وہی اس کو نہیں دیکھ سکتا تھا جو سخت تعصب میں اندھا ہو گیا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں

”اَے منصفین ہماری کتاب نزول المسیح کے پڑھنے والوں پر جس میں ڈیڑھ سو نشان آسمانی صدہا گواہوں کی شہادت کے ساتھ لکھا گیا ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے تمام گواہ اکٹھے کئے جائیں تو مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے مگر افسوس کہ تعصّب اور دنیا پرستی ایک ایسا لعنتی روگ ہے جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا اور سنتے ہوئے نہیں سنتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے، اگر اُن کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اُس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اِس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔ آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔“ (ایضاً صفحہ 107)

یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رات ہے یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : ”وہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو اُن پر پتّھر نہ برستے مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رات ہے۔ یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے۔ خدا کے نشانوں کی تکذیب سہل نہیں اور کسی زمانہ میں اس کا انجام اچھا نہیں ہوا تو اب کیا اچھا ہو جائے گا۔ مگر اس زمانہ میں دہریت پھیل گئی اور دل سخت ہو گئے اور نہیں ڈرتے۔ مَیں ان لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں۔ یہ لوگ اُس اندھے سے مشابہ ہیں جو آفتاب کے وجود سے انکار کرتا ہے اور اپنے اندھا پن سے متنبہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ اُن یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ہیں جو صدہا خدا کی تائیدیں اور معجزات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے نہیں دیکھتے اور اُحد کی لڑائی اور حدیبیہ کے قصّہ کو پیش کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کی نسبت بھی یہودیوں کا یہی حال ہے۔“ (ایضاً صفحہ 110)

آپؑ نے فرمایا : ”مَیں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر ان کے دِل میں سچائی کی محبت ڈال دوں جو نقالوں کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور ہنسی اُن کا کام ہے اور مسخری اُن کا شیوا ہے۔ صدہا نشان آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں مگر اُن کے نزدیک اب تک کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔“ (ایضاً صفحہ 121)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور بتایا کہ یہ ایک شرطی پیشگوئی تھی اور اپنی شرط کے مطابق پوری ہوگئی۔ پھر آپؑ نے لیکھرام کی پیشگوئی کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس کے متعلق خود ہندوؤں نے گواہی دی کہ یہ پیشگوئی بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہوگئی۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر بھی یہود اسی طرح کا اعتراض کرتے ہیں جس طرح یہ یہودی صفت مسلمان علماء میری پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ آپؑ نے یہود کے حضرت مسیح کی پیشگوئیوں پر اعتراضات پیش کر کے دریافت کیا کہ کیا کوئی مولوی اور عیسائی پادری میں طاقت ہے کہ ان اعتراضات کا جواب دے سکے؟ آپؑ نے فرمایا کہ میری پیشگوئی پر تو فی الحقیقت کوئی اعتراض وارِد نہیں ہوتا اور اگر کسی کو کوئی اعتراض یا شبہ ہے تو مَیں اسکے شبہ کو دُور کرنے اور ہر طرح سے اُس کی مدد کیلئے ہمہ وقت تیار ہوں۔ پس کیا یہ انصاف سے بعید بات نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام جن کی پیشگوئیوں پر سخت اعتراضات وارِد ہوتے ہیں جنکا جواب نہ تو مسلمان علماء دے سکتے ہیں اور نہ عیسائی پادری وہ تو اللہ کے مقرب نبی بلکہ خدا تک بنائے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی پیشگوئیوں پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا اور جنکی پیشگوئیاں ایسی عظیم الشان عظمت اور شوکت کی حامل کہ ان کی نظیر گزشتہ انبیاء میں ڈھونڈنا بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے سود اور لاحاصل ہے، ان کو یہ یہود صفت علماء زندیق اور کافر قرار دیتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک۔

چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور عیسائی پادریوں کو چیلنج دیا کہ اگر وہ حضرت مسیح کی پیشگوئیوں پر یہود کے لگائے گئے الزامات کے جوابات دے دیں گے تو اُن کو ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ آپؑ کا یہ پُر شوکت انعامی چیلنج ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا :

ایک یہودی کے حضرت مسیح ناصری پر نہایت سخت قسم کے اعتراضات

”حال میں ایک یہودی کی تالیف شائع ہوئی ہے جو میرے پاس اس وقت موجود ہے گویا وہ محمد حسین یا ثناء اللہ کی تالیف ہے۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اس شخص یعنی عیسیٰ سے ایک معجزہ بھی ظہور میں نہیں آیا اور نہ کوئی پیشگوئی اس کی سچی نکلی۔ وہ کہتا تھا کہ داؤد کا تخت مجھے ملے گا، کہاں ملا؟ وہ کہتا تھا کہ بارہ حواری بہشت میں بارہ تخت پائیں گے کہاں بارہ کو وہ تخت ملے؟ یہودا اسکریوطی تیس روپیہ لے کر اس سے برگشتہ ہو گیا اور حواریوں میں سے کاٹا گیا۔ اور پطرس نے تین مرتبہ اُس پر لعنت بھیجی کیا وہ تخت کے لائق رہا؟ اور نیز کہتا تھا کہ اس زمانہ کے لوگ ہنوز نہیں مریں گے کہ مَیں واپس آجاؤں گا، کہاں واپس آیا؟ اور پھر یہ یہودی لکھتا ہے کہ اس شخص کے جھوٹا ہونے پر یہی کافی ہے کہ ملاکی نبی کے صحیفہ میں ہمیں خبر دی گئی تھی کہ سچا مسیح جو یہودیوں میں آنے والا تھا وہ ہرگز نہیں آئے گا جب تک الیاس نبی دوبارہ دنیا میں نہ آجائے۔ پس کہاں الیاس آسمان سے نازل ہوا؟ اور پھر اس جگہ بہت شور مچاتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ دیکھو ملاکی نبی کی کتاب میں پیشگوئی تو یہ تھی کہ خود الیاس دنیا میں دوبارہ آجائیگا اور یہ شخص یوحنا کو (جو مسلمانوں میں یحیٰی کے نام سے مشہور ہے) الیاس بتاتا ہے گویا اس کا مثیل قرار دیتا ہے مگر خدا نے تو ہمیں مثیل کی خبر نہیں دی۔ اُس نے تو صاف فرمایا تھا کہ خود الیاس دوبارہ آجائیگا اور ہم قیامت کو اگر پوچھے بھی جائیں تو یہی کتاب خدا کے سامنے پیش کر دیں گے کہ تُو نے کہاں لکھا تھا کہ مثیل الیاس قبل مسیح موعود بھیجا جائیگا۔ اور ان تحریرات کے بعد حضرت مسیح کی نسبت سخت بدزبانی کرتا ہے۔ کتاب موجود ہے جو چاہے دیکھ لے۔

ایک سو روپے کا انعامی چیلنج

مولوی محمد حسین اور میاں ثناء اللہ کا مسیح موعود علیہ السلام پر یہود کی مانند اعتراض

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : اب بتلاؤ کہ اِس یہودی اور مولوی محمد حسین اور میاں ثناء اللہ کا دِل باہم متشابہ ہیں یا نہیں۔ میری کسی پیشگوئی کے خلاف ہونیکی نسبت کس قدر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہیں نکلی بلکہ تمام پیشگوئیاں صفائی سے پوری ہوگئیں شرطی پیشگوئیاں شرط کے موافق پوری ہوئیں اور ہونگی اور جو پیشگوئیاں بغیر شرط کے تھیں جیسا کہ لیکھرام کی نسبت پیشگوئی وہ اسی طرح پوری ہوگئیں۔ یہ تو میری

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ہے کہ شریعت کو قائم کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہیے اور خلیفۂ وقت پوری کوشش کرتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

’’کس قدر اتباعِ رسول ہے کہ نہایت خطرناک حالات میں باوجود اس کے کہ اکابر صحابہ لڑائی کے خلاف مشورہ دیتے ہیں پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو پورا کرنے کیلئے وہ ہر قسم کا خطرہ برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔‘‘

دنیا کے فکر انگیز حالات میں دعائیں کرنے کی تحریک ’’خاص طور پر یہ دعا کریں کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگ جائے‘‘

سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا و سابق مبلغ انچارج کینیڈا مکرم و محترم مولانا مبارک نذیر صاحب کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18/مارچ 2022ء بمطابق 18/امان 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی کے ذکر میں مانعینِ زکوٰۃ کے متعلق آپؓ کے خیالات اور ان کے ساتھ سلوک کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس بارے میں مزید تاریخ طبری میں یوں بیان ہوا ہے۔ اسد اور غطفان اور طَیّ ء قبائل طُلَیحہ بن خُوَیلد جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اس کے ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے سوائے چند خاص لوگوں کے۔ قبیلہ اسد کے لوگ سُمَیرَاء کے مقام پر جمع ہوئے۔ سُمَیرَاء جو ہے یہ قومِ عاد کے ایک شخص کے نام پر اس مقام کا نام رکھا گیا ہے اور یہ مکہ کے راستے پر ایک قوم ہے۔ اس علاقے کے اردگرد سیاہ رنگ کے پہاڑ ہیں جن کی وجہ سے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ فَزَارَہ اور غَطفان کے لوگ اپنے حلیفوں کے ساتھ طِیبَہ کے جنوب میں جمع ہوئے۔ طَیّ اپنے علاقے کی سرحد پر جمع ہوئے۔ ثَعْلَبَہ بن سعد اور مُرَّۃ اور عَبس میں سے ان کے حمایتی رَبَذَہ کے مقام اَبرَق میں جمع ہوئے۔ رَبَذَہ بھی تین دن کی مسافت پر مدینہ کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ اَبرَقُ الرَّبَذَۃ قبیلہ بنو ذُبیان کی جگہوں میں سے تھی۔ بنو کِنانہ کے کچھ لوگ بھی ان سے آ ملے مگر وہ علاقے ان کے متحمل نہ ہو سکے اس لیے ان لوگوں کی دو جماعتیں ہو گئیں۔ ایک جماعت اَبرَق میں مقیم رہی اور دوسری ذُوالقَصَّہ چلی گئی۔ ذُوالقَصَّہ بھی مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے۔ طُلَیحہ نے حِبَال کو ان کی مدد کیلئے بھیجا۔ حِبَال طُلَیحہ کے بھائی کا بیٹا تھا۔ بہرحال اس طرح حِبَال ذُوالقَصَّہ والوں کا سردار بن گیا جہاں اَسَد اور لَیث، دِیل اور مُدلِج قبائل میں سے ان کے حمایتی بھی تھے۔ عوف بن فُلان بن سِنان، اَبرَق مقام میں موجود مُرَّہ قبیلہ کا سردار مقرر ہوا اور ثَعلَبَہ اور عَبس قبائل پر حارِث بن فُلان سردار مقرر ہوا جو بنو سُبَیع میں سے تھا۔ ان قبائل نے اپنے وفد بھیجے جو مدینہ آئے۔ یہ سب جمع ہوئے اس کے بعد ہر ایک قبیلے نے اپنا اپنا ایک وفد بنا کے بھیجا۔ وہ لوگ جو آئے تھے وہ عمائدینِ مدینہ کے ہاں فروکش ہوئے، وہاں ٹھہرے۔ حضرت عباسؓ کے علاوہ سب نے ان کو اپنے ہاں مہمان بنایا اور ان کو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس شرط پر لے کر آئے کہ وہ نماز پڑھتے رہیں گے مگر زکوٰۃ نہ دیں گے۔ اللہ نے ابوبکرؓ کو حق پر راسخ کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اگر یہ اونٹ باندھنے کی رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔

(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 254-255، سنہ 11 ہجری، مکتبۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2012ء) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، صفحہ 434 حاشیہ، دار الکتب العلمیۃ 2001ء) (معجم البلدان، جلد3، صفحہ 290، 67، جلد اول، صفحہ 89، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (فرہنگ سیرت، صفحہ 236، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

حضرت ابوبکرؓ کا موقف دیکھ کر جب مانعینِ زکوٰۃ کے وفود مدینہ سے واپس جانے لگے تو اس وقت ان لوگوں کی کیا کیفیت تھی، اس کا ذکر کرتے ہوئے ایک سیرت نگار لکھتے ہیں کہ ان وفود نے جب آپؓ کا عزم دیکھا تو مدینہ سے واپس ہو گئے لیکن مدینہ سے جاتے وقت دو باتیں ان کے ذہن میں تھیں۔ نمبر ایک یہ کہ منعِ زکوٰۃ کے سلسلہ میں کوئی گفتگو کارگر نہیں۔ اس سلسلہ میں اسلام کا حکم واضح ہے اور خلیفہ کی اپنی رائے اور عزم سے پیچھے ہٹنے کی کوئی امید نہیں۔ خاص کر جب کہ مسلمان دلیل کے واضح ہونے کے بعد آپؓ کی رائے سے متفق ہو چکے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ کی تائید کیلئے کمربستہ ہیں۔ نمبر دو بزعمِ خویش مسلمانوں کی کمزوری اور قلتِ تعداد کو غنیمت جانتے ہوئے مدینہ پر ایسا زوردار حملہ کیا جائے جس سے اسلامی حکومت گر جائے اور اس دین کا خاتمہ ہو جائے۔

(ماخوذ از سیدنا ابوبکر شخصیت اور کارنامے از ڈاکٹر علی محمد صلابی، صفحہ 278، مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

یہ ان کا اپنا زعم تھا کہ اس طرح ہم قبضہ کر لیں گے۔ بہرحال ان لوگوں نے واپس جا کر اپنے قبائل سے کہا کہ اس وقت مدینہ میں بہت کم آدمی ہیں اور انہیں حملہ کرنے کی ترغیب دلائی جبکہ دوسری طرف حضرت ابوبکرؓ بھی غافل نہ تھے۔ انہوں نے اس وفد کے جانے کے بعد مدینہ کے تمام ناکوں پر باقاعدہ پہرے متعین کر دیے۔ حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس کام پر مقرر کیے گئے۔ ایک روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا نام بھی آتا ہے کہ یہ بھی ناکے پر پہرے کیلئے متعین کیے گئے۔ اسکے علاوہ حضرت ابوبکرؓ نے تمام اہلِ مدینہ کو حکم دیا کہ وہ مسجد میں جمع ہوں اور پھر ان سے فرمایا کہ تمام سرزمین کافر ہو گئی ہے اور ان لوگوں کے وفود تمہاری قلتِ تعداد کو دیکھ گئے ہیں اور تم لوگ نہیں جانتے کہ وہ دن کے وقت یا رات میں تم پر حملہ آور ہوں گے۔ ان لوگوں کی سب سے قریب جماعت یہاں سے صرف ایک برید کے فاصلے پر ہے۔ برید بارہ میل کے برابر ہوتا ہے کہ بارہ میل کے فاصلے پر ہے اور کچھ لوگ خواہش رکھتے تھے کہ ہم ان کی شرائط قبول کر لیں اور ان سے مصالحت کر لیں مگر ہم نے ان کی بات نہ مانی اور ان کی شرائط مسترد کر دیں۔ لہٰذا اب مقابلے کیلئے بالکل تیار ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکرؓ کا اندازہ بالکل درست نکلا اور منکرینِ زکوٰۃ کے وفد کے مدینہ سے واپس جانے کے بعد صرف تین راتیں گزری تھیں کہ ان لوگوں نے رات ہوتے ہی مدینہ پر حملہ کر دیا۔

اپنے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کو وہ ذُوحُسیٰ چھوڑ آئے تا کہ وہ بوقتِ ضرورت کمک کا کام دیں۔ ذُوحُسیٰ بنو فَزَارَہ کے پانیوں میں سے ایک ہے اور یہ رَبَذَہ اور نَخْل کے درمیان ہے۔ بہرحال یہ حملہ کرنے والے رات کے وقت مدینہ کے ناکوں پر پہنچے۔ وہاں پہلے سے جنگجو متعین تھے۔ ان کے عقب میں کچھ اَور لوگ تھے جو بلندی پر چڑھ رہے تھے۔ پہرے داروں نے ان لوگوں کو دشمن کی یورش سے آگاہ کیا اور حضرت ابوبکرؓ کو دشمن کی پیش قدمی کی اطلاع دینے کیلئے آدمی دوڑائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ پیغام بھجوایا کہ سب اپنی اپنی جگہ پر جمے رہیں جس پر تمام فوج نے ایسا کیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ مسجد میں موجود مسلمانوں کو لے کر اونٹوں پر سوار ہو کر ان کی طرف روانہ ہوئے اور دشمن پسپا ہو گیا۔ مسلمانوں نے اپنے اونٹوں پر ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ ذُوحُسیٰ جا پہنچے۔ حملہ آوروں کی کمک والا گروہ چمڑے کے مشکیزوں میں ہوا بھر کر اور ان میں رسیاں باندھ کر مسلمانوں کے مقابلے کیلئے نکلا اور انہوں نے ان مشکیزوں کو اپنے پیروں سے ضرب لگا کر اونٹوں کے سامنے لڑھکا دیا اور چونکہ اونٹ اس سے سب سے زیادہ بِدَکتا ہے کہ مشکیزے، لڑھکتی ہوئی چیز آ رہی ہے اس لیے مسلمانوں کے تمام اونٹ ان سے اس طرح بدک کر بھاگے کہ وہ مسلمانوں سے جو اُن پر سوار تھے کسی طرح بھی سنبھل نہ سکے یہاں تک کہ وہ مدینہ پہنچ گئے۔ البتہ اس سے مسلمانوں کا کوئی نقصان نہ ہوا اور نہ ان کے ہاتھ کوئی چیز آئی۔

مسلمانوں کی اس بظاہر پسپائی سے دشمنوں کو یہ گمان ہوا کہ مسلمان کمزور ہیں ان میں مقابلے کی طاقت نہیں ہے۔ اس خام خیالی میں انہوں نے اپنے ان ساتھیوں کو جو ذُوالقَصَّہ میں فروکش تھے اس واقعہ کی اطلاع دی وہ اس خبر پر بھروسہ کر کے اس جماعت کے پاس آ گئے مگر ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ نے ان کے متعلق کچھ اَور ہی فیصلہ کیا ہے جس کو وہ بہرحال نافذ کر کے چھوڑے گا۔ رات بھر حضرت ابوبکرؓ اپنی فوج کی تیاری میں مصروف رہے اور سب کو تیار کر کے رات کے پچھلے پہر پوری فوج کو ترتیب دے کر پیدل روانہ ہوئے۔ نعمان بن مُقَرِّن میمنہ پر، عبداللہ بن مُقَرِّن میسرہ پر اور سُوَید بن مُقَرِّن فوج کے پچھلے حصہ پر نگران تھے۔ ان کے ساتھ کچھ سوار بھی تھے۔ ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی تھی کہ مسلمان اور منکرینِ زکوٰۃ ایک ہی میدان میں تھے۔ مسلمانوں کی کوئی آہٹ اور بھنک بھی نہ ان کو مل سکی کہ مسلمانوں نے ان کو تلوار کے گھاٹ اتارنا شروع کر دیا۔ پھر رات کے پچھلے پہر میں لڑائی ہوئی۔

آفتاب کی کرن نے ابھی مطلعِ افق کو اپنے جلوے سے منور نہیں کیا تھا کہ منکرین نے شکست کھا کر راہِ فرار اختیار کی۔

پھر لکھا ہے کہ مسلمانوں نے ان کے تمام جانوروں پر قبضہ کر لیا۔ اس واقعہ میں حِبَال مارا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں کا تعاقب کیا یہاں تک کہ ذُوالقَصَّہ پہنچ کر ٹھہرے۔ یہ پہلی فتح تھی جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی۔ حضرت ابوبکرؓ نے نُعمان بن مُقَرِّن کو کچھ لوگوں کے ساتھ وہیں متعین کر دیا اور خود مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ یہ تاریخ طبری کا حوالہ ہے۔ (تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 255-256، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان 2012ء) (البدایہ والنہایہ، جلد3، جزء 6، صفحہ 308، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ 2001ء) (المنجد زیر مادہ ’’برد‘‘) (معجم البلدان، جلد2، صفحہ 297 ’’الحساء‘‘)

اس جنگ کو غزوۂ بدر سے مشابہت دیتے ہوئے ایک مصنف لکھتے ہیں کہ اس موقع پر ابوبکرؓ نے ایمان و یقین، عزم و ثبات اور حزم و احتیاط کا جو مظاہرہ کیا اس سے مسلمانوں کے دل میں عہدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی یاد تازہ ہو گئی۔

ابوبکرؓ کے عہد کی یہ پہلی لڑائی بڑی حد تک جنگ بدر سے مشابہ ہے۔ جنگِ بدر کے روز مسلمان صرف تین سو تیرہ کی قلیل تعداد میں تھے جبکہ مشرکین مکہ کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مخالفین سے جنگ کا جو یہ واقعہ

پیش آیا اس موقع پر بھی مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل تھی اس کے بالمقابل عَبس، ذُبیان اور غَطفان کے قبائل بھاری جمعیت کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ بدر کے موقع پر انہیں اللہ نے مشرکین پر فتح عطا فرمائی۔ اس موقع پر ابوبکرؓ اور آپؓ کے ساتھیوں نے ایمان کامل کا ثبوت دیا اور دشمن پر فتح حاصل کی۔ جس طرح جنگِ بدر دُوررَس نتائج کی حامل تھی اسی طرح اس جنگ میں بھی مسلمانوں کی فتح نے اسلام کے مستقبل پر گہرا اثر ڈالا۔ (حضرت ابوبکرؓ صدیق از محمد حسین ہیکل مترجم اردو شیخ محمد احمد پانی پتی صاحب، صفحہ 150-151، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور)

بَنو ذُبیان اور بنوعَبس نے اس شکست کی وجہ سے غیض وغضب میں آ کر اپنے ہاں موجود مسلمانوں پر اچانک حملہ کر کے ان کو نہایت بے دردی سے طرح طرح کے عذاب دے کر شہید کر ڈالا۔ انہوں نے یہ بدلہ لیا کہ جو نہتے مسلمان ان کے علاقوں میں رہتے تھے ان کو مار دیا، شہید کر دیا اور ان کی تقلید میں دوسرے قبائل نے بھی ایسا ہی کیا۔ ان مظالم کی اطلاع پر حضرت ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ وہ مشرکین کو خوب اچھی طرح قتل کریں گے اور ہر قبیلے میں سے جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا انہیں اس کے بدلہ میں قتل کریں گے۔

(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 256، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)

حضرت ابوبکرؓ کی قیادت و راہنمائی میں منکرینِ زکوٰۃ کے حملوں کا سدباب ہوتے ہی دیگر کمزور اور متذبذب قبائل یکے بعد دیگرے اپنی زکوٰۃ لے کر مدینہ کی طرف آنے لگے۔ جب کمزور قبائل نے دیکھا کہ جو طاقتور قبائل ہیں ان کا یہ حال ہو گیا ہے تو جنہوں نے زکوٰۃ روکی ہوئی تھی وہ زکوٰۃ لے کر مدینہ آنے لگے۔ کوئی قبیلہ رات کے پہلے حصہ میں زکوٰۃ لے کر آنے لگا اور کوئی رات کے درمیانی حصہ میں اور کوئی رات کے آخری حصہ میں۔ جب یہ لوگ مدینہ میں نمودار ہوتے تو ہر جمعیت کے نمودار ہونے کے موقع پر لوگ کہتے کہ یہ ڈرانے والے معلوم ہوتے ہیں یعنی کوئی بری خبر لانے والے، مگر حضرت ابوبکرؓ نے ہر موقع پر یہ کہا کہ یہ خوشخبری دینے والے ہیں۔ حمایت کیلئے آئے ہیں نقصان کیلئے نہیں۔ چنانچہ جب باقاعدہ طور پر یہ معلوم ہوا کہ یہ جماعتیں حمایتِ اسلام کیلئے آئی ہیں اور زکوٰۃ کے اموال لے کر آنے والی جماعتیں ہیں تو مسلمانوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا آپؓ بڑے مبارک آدمی ہیں آپ ہمیشہ سے بشارت دیتے چلے آئے ہیں۔

(ماخوذ از تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 256، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)

اس موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ بُری خبر اور بُرے ارادے سے آنے والے تیز تیز چلتے ہیں جبکہ خوشخبری لانے والے قافلے آرام اور اطمینان سے چلتے ہیں۔ میں ان کی رفتار سے اندازہ کر لیتا تھا۔

(المسیرۃ الاسلامیہ از منیر محمد غضبان، صفحہ 50، مطبوعہ دارالاسلام 2015ء)

منکرینِ زکوٰۃ کے خلاف کامیابی کے بعد زکوٰۃ کی وصولیوں کے متعلق تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ اس زمانے میں اس قدر صدقات مدینہ میں موصول ہوئے جو مسلمانوں کی ضرورت سے بچ گئے۔

(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 257، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)

انہی فتوحات اور بشارتوں کے دوران حضرت اسامہؓ کا لشکر بھی کامیابی و کامرانی کے ساتھ مدینہ واپس لوٹ آیا۔ حضرت اسامہؓ کے واپس آنے کے بعد ابوبکرؓ نے ان کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے سِنَان ضَمرِی کو اپنا نائب مقرر کیا اور ان سے اور ان کی فوج سے کہا کہ سردست تم بھی آرام کر لو اور اپنی سواری کے جانوروں کو بھی دم لینے دو اور خود ابوبکرؓ لوگوں کے ساتھ سوار ہو کر ذُوالقَصَّہ روانہ ہوئے مگر مسلمانوں نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کی کہ اے خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپؓ سے خدا کا واسطہ دے کر درخواست کرتے ہیں کہ آپؓ خود اس مہم پر نہ جائیں کیونکہ خدانخواستہ اگر آپؓ کو کوئی ضرر پہنچ گیا تو سارا انتظام درہم برہم ہو جائے گا۔ آپؓ کسی اَور کو اس کام کیلئے بھیج دیں تا کہ اگر اس کو کوئی معاملہ پیش آ جائے تو آپؓ کسی دوسرے کو اس کی جگہ مقرر کر سکیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا اور میں آپ لوگوں کی غمخواری اپنی جان سے کروں گا۔

(تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 253، 256، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)(سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے از صلابی مترجم، صفحہ 282، مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

پھر اہلِ رَبَذَہ پر حملے کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ سب انتظام کر کے ذُوحِسیٰ اور ذُوالقَصَّہ چلے گئے۔ ذُوالقَصَّہ مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے۔ نعمانؓ، عبداللہؓ اور سُوَیدؓ اپنی اپنی جگہ تھے یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ نے اَبرَق کے مقام پر اہلِ رَبَذَہ کو جا لیا۔ شدید جنگ ہوئی۔ بالآخر اللہ نے حارث اور عوف کو شکست دی جو مُرَّہ، ثَعلبہ اور عَبس قبائل کے سردار تھے اور حُطَیئَہ زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے چند روز اَبرَق میں قیام کیا اور آپؓ نے اَبرَق کی سرزمین کو مسلمانوں کے گھوڑوں کی چراگاہ بنا دیا۔ اس جنگ میں شکست کھا کر بَنُوعَبس اور بنوذُبیان طُلَیحہ سے جا ملے جو سَمِیرَاء سے چل کر اس وقت بُزَاخہ پر پہنچ کر ٹھہرا ہوا تھا۔ بُزَاخہ بھی بنو اسد کے چشمہ کا نام ہے یہاں طُلَیحہ اَسَدِی کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں عظیم معرکہ ہوا تھا۔

(تاریخ الطبری، جلد2، صفحہ 256، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ لبنان 2012ء)(فرہنگ سیرت، صفحہ 236، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)(معجم البلدان، جلد1، صفحہ 484-485، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پھر ایک مصنف شکست خوردہ قبائل کی روش کے متعلق لکھتا ہے کہ عَبس، ذُبیان، غَطفان، بَنی بکر اور مدینہ کے قریب بسنے والے دوسرے باغی قبائل کیلئے مناسب تھا کہ وہ اپنی ہٹ دھرمی اور بغاوت سے باز آ جاتے۔ حضرت ابوبکرؓ کی کامل اطاعت اور ارکانِ اسلام کی بجا آوری کا اقرار کرتے اور مسلمانوں سے مل کر مرتدین کے خلاف نبرد آزما ہو جاتے۔ عقل کا تقاضا بھی یہی تھا اور واقعات بھی اسی کی تائید کرتے تھے۔ ابوبکرؓ کے ذریعہ سے ان کا زور ٹوٹ چکا تھا۔ روم کی سرحدوں پر حصولِ کامیابی کے باعث اہلِ مدینہ کا رعب قائم ہو چکا تھا۔ مسلمانوں کی قوت و طاقت بڑھ چکی تھی اور اب وہ اس کمزوری کے عالم میں نہ تھے جو جنگِ بدر اور ابتدائی غزوات کے ایام میں ان پر طاری تھی۔ اب مکہ بھی ان کے ساتھ تھا اور طائف بھی اور ان دونوں شہروں کی سیادت سارے عرب پر مُسلّم تھی۔ پھر خود ان قبائل کے درمیان ایسے مسلمان کثرت سے موجود تھے جنہیں باغی کسی صورت ساتھ نہ ملا سکے تھے اور اس طرح ان کی پوزیشن بے حد کمزور ہو گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی دشمنی نے ان کی آنکھیں اندھی کر دی تھیں اور سود و زیاں کا احساس دلوں سے جاتا رہا تھا۔ انہوں نے اپنے وطنوں کو چھوڑ دیا اور قبیلہ بنی اسد کے نبوت کے جھوٹے دعویدار طُلَیحہ بن خُوَیلد سے جا ملے۔ جو مسلمان اُن کے درمیان موجود تھے وہ انہیں ان کے ارادوں سے باز نہ رکھ سکے۔ ان لوگوں کے پہنچ جانے سے طُلَیحہ اور مُسَیلمہ کی قوت و طاقت میں اضافہ ہو گیا اور یمن میں بغاوت کے شعلے زور و شور سے بھڑکنے لگے۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فیصلے از عبداللہ مدنی، صفحہ 173-174، مشتاق بک کارنر لاہور)

بہرحال یہ ہمیشہ یاد رہنا چاہیے کہ ان لوگوں نے بغاوت کی تھی اور جنگ کی تھی۔ صرف کسی دعوے پر یا کسی کے دعوے پر یہ جنگ نہیں ہوئی تھی۔ بغاوت کا بدلہ لیا جا رہا تھا اور جو جنگ تھی اس کا جواب جنگ سے دیا جا رہا تھا۔

منکرین زکوٰۃ پر فتح پانے اور حضرت ابوبکرؓ کی شجاعت اور عزم کا ذکر کرتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ ان کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہم اس مقام پر کھڑے تھے کہ اگر اللہ ابوبکر صدیقؓ کے ذریعہ سے ہماری مدد نہ فرماتا تو ہلاکت یقینی تھی۔ ہم سب مسلمانوں کا اتفاق کامل سے یہ خیال تھا کہ ہم زکوٰۃ کے اونٹوں کی خاطر دوسروں سے جنگ نہیں کریں گے اور اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جائیں گے یہاں تک کہ ہمیں مکمل غلبہ حاصل ہو جائے لیکن ابوبکر صدیقؓ نے منکرینِ زکوٰۃ سے لڑنے کا عزم کر لیا۔ انہوں نے منکرین کے سامنے صرف دو باتیں پیش کیں، تیسری نہیں۔ پہلی یہ کہ وہ اپنے لیے ذلت وخواری قبول کر لیں اور اگر یہ منظور نہیں تو جلا وطنی یا جنگ کیلئے تیار ہو جائیں۔ اپنے لیے ذلّت وخواری قبول کرنے کا مطلب یہ تھا کہ وہ اقرار کریں کہ ان کے مقتول دوزخی اور ہمارے جنتی ہیں وہ ہمیں ہمارے مقتولوں کا خون بہا ادا کریں۔ ہم نے جو مالِ غنیمت ان سے وصول کیا اسکی واپسی کا مطالبہ نہ کریں لیکن جو مال انہوں نے ہم سے لیا ہے وہ ہمیں واپس کر دیں۔ اور جلا وطنی کی سزا بھگتنے کا مطلب یہ ہے کہ شکست کھانے کے بعد اپنے علاقوں سے نکل جائیں اور دور دراز مقامات میں جا کر زندگی بسر کریں۔

(ماخوذ از حضرت ابوبکر صدیق از محمد حسین ہیکل مترجم، صفحہ 118، شرکت پرنٹنگ پریس لاہور)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب بعض قبائلِ عرب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے خلاف جنگ کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ اس وقت حالت ایسی نازک تھی کہ حضرت عمرؓ جیسے انسان نے مشورہ دیا کہ ان لوگوں سے نرمی کرنی چاہئے مگر حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔“ اس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ ”ابوقُحافہ کے بیٹے کی کیا طاقت ہے کہ وہ اس حکم کو منسوخ کر دے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے۔ خدا کی قَسم! اگر یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی ایک رسی بھی زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے تو مَیں رسی بھی ان سے لے کر رہوں گا اور اس وقت تک دم نہیں لوں گا جب تک وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔“ آپؓ نے ساتھیوں کو کہا ”اگر تم اس معاملہ میں میرا ساتھ نہیں دے سکتے تو بے شک نہ دو۔ میں اکیلا ہی ان سے مقابلہ کروں گا۔“ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ”کس قدر اتباع رسول ہے کہ نہایت خطرناک حالات میں باوجود اس کے کہ اکابر صحابہ لڑائی کے خلاف مشورہ دیتے ہیں پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو پورا کرنے کیلئے وہ ہر قسم کا خطرہ برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔“ (تفسیر کبیر، جلد8، صفحہ 108-109)

پھر حضرت مصلح موعودؓ نے ایک اَور جگہ لکھا ہے، بیان فرمایا ہے کہ ”حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جب فتنۂ ارتداد پھیل گیا اور صرف گاؤں میں نماز باجماعت رہ گئی اور لشکر بھی شام کو بھیج دیا گیا تو بھی آپؓ نے زکوٰۃ دینے والوں کے نام ارشاد بھیجا کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں اگر کوئی رسہ دیتا تھا اور اب نہیں دیتا تو میں تلوار کے زور سے لوں گا۔ حضرت عمرؓ ایسے جری و بہادر نے بھی رائے دی کہ اس وقت مصلحتِ وقت نہیں کہ زکوٰۃ پر زور دیا جائے مگر آپؓ نے ان کی ایک نہ مانی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ زکوٰۃ کس قدر ضروری ہے۔“ (مدارجِ تقویٰ، انوار العلوم، جلد1، صفحہ 382-383)

یہ بات جو حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمائی ہے یہ اپنی ایک تقریر کے دوران بیان فرمائی تھی جس میں تقویٰ کے مدارج بیان کیے تھے۔ اس میں بیان فرما رہے تھے کہ تقویٰ کے کون سے مدارج ہیں، زکوٰۃ کی کتنی اہمیت ہے اور تقویٰ پر چلنے والوں کیلئے یہ ضروری ہے اور آپؓ نے وہاں یہ بھی فرمایا تھا کہ احمدیوں کو بھی اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ کتنی ضروری ہے اور اس کا باقاعدہ اہتمام کرنا چاہیے۔ (ماخوذ از مدارجِ تقویٰ، انوار العلوم، جلد1، صفحہ 383)

پھر ایک جگہ زکوٰۃ کے مسئلے کو بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ”ایک بہت اہم مسئلہ زکوٰۃ کا ہے لیکن لوگوں نے اس کو سمجھا نہیں۔ خدا تعالیٰ نے نماز کے بعد اس کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ میں زکوٰۃ نہ دینے والوں سے وہی سلوک کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کے مرد غلام بنا لوں گا اور ان کی عورتیں لونڈیاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایسا ابتلا آیا تھا کہ عرب کے تین شہروں مکہ، مدینہ اور ایک اَور شہر کے علاوہ سب علاقہ عرب کا مرتد ہو گیا...... حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اچھا جو لوگ زکوٰۃ کے منکر ہیں ان سے صلح کر لیں۔ پہلے دوسرے مرتدین سے جنگ ہو جائے تو رفتہ رفتہ ان کی بھی اصلاح ہو جائے گی۔ اول ضرورت یہی ہے کہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کا قلع قمع کیا جائے کیونکہ ان کا فتنہ سخت ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا اگر لوگ بکری کا بچہ یا اونٹ کے گھٹنہ باندھنے کی رسی کے برابر بھی زکوٰۃ کے مال میں سے ادا نہ کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو میں ان سے جنگ کروں گا اور اگر تم لوگ مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ اور جنگل کے درندے بھی مرتدین کے ساتھ مل کر حملہ کریں گے تو میں ان سے اکیلا لڑوں گا۔“ (برکات خلافت، انوار العلوم، جلد2، صفحہ 222-223)

یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ہے کہ شریعت کو قائم کرنے کیلئے کوشش کرنی چاہیے اور خلیفۂ وقت پوری کوشش کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ ایک اَور جگہ بیان فرماتے ہیں۔ ایک اَور اعتراض لوگ کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے اس کا جواب بھی تیرہ سو سال سے پہلے ہی دے دیا ہے۔ اعتراض کرنے والے لوگ کہتے ہیں کہ شَاوِرۡهُمۡ فِي الۡاَمۡرِ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے خلافت کہاں سے نکل آئی؟ خلافت کیلئے تو یہ حکم نہیں ہے۔ لیکن یہ لوگ یاد رکھیں کہ حضرت ابوبکرؓ پر جب زکوٰۃ کے متعلق اعتراض ہوا تو وہ بھی اسی رنگ کا تھا کہ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے۔ ہاں یہ تو حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا ہے۔ اب وہ رہے نہیں اور کسی کو حق نہیں کہ وہ صدقات وصول کرے۔ جسے لینے کا حکم تھا وہ فوت ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہی جواب دیا کہ اب میں مخاطب ہوں۔ یعنی حضرت ابوبکرؓ اب مخاطب ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے، شریعت تو قائم ہے اس لیے اب خلیفۂ وقت مخاطب ہے اور حضرت مصلح موعودؓ جب یہ تقریر فرما رہے تھے تو آپؓ نے فرمایا کہ اسی کا ہم آہنگ ہو کر اپنے معترض کو میں کہتا ہوں کہ اب مَیں مخاطب

ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اگر اُس وقت یہ جواب سچا تھا اور ضرور سچا تھا جو حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا تو یہ بھی درست ہے جو میں کہتا ہوں کہ آج میں مخاطب ہوں اور یہی اصول ہمیشہ خلافت کے ساتھ رہے گا۔ یہ یاد رکھنے والی بات ہے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں اگر تمہارا اعتراض درست ہو تو اس پر قرآن مجید سے بہت سے احکام تم کو نکال دینے پڑیں گے اور یہ کھلی کھلی ضلالت ہے۔ (ماخوذ از منصبِ خلافت، انوار العلوم، جلد 2، صفحہ 59-60)

یہ باتیں آپ اس وقت بیان فرما رہے تھے جب ایک تقریر آپ نے منصب خلافت کے ضمن میں کی۔

پھر ایک اَور موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا کہ ''جب آپ'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ''فوت ہوئے تو بہت سے نادان مسلمان مرتد ہو گئے۔ تاریخوں میں آتا ہے کہ صرف تین جگہیں ایسی رہ گئی تھیں جہاں مسجدوں میں باجماعت نماز ہوتی تھی۔ اسی طرح ملک کے اکثر لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور وہ کہتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا کیا حق ہے کہ وہ ہم سے زکوٰۃ مانگے۔ جب یہ رَو سارے عرب میں پھیل گئی اور حضرت ابوبکرؓ نے ایسے لوگوں پر سختی کرنی چاہی تو حضرت عمرؓ اور بعض اَور صحابہؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے اور'' جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے ''انہوں نے عرض کیا کہ یہ وقت سخت نازک ہے۔ اس وقت کی ذرا سی غفلت بہت بڑے نقصان کا موجب ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہماری تجویز یہ ہے کہ اتنے بڑے دشمن کا مقابلہ نہ کیا جائے اور جو زکوٰۃ نہیں دینا چاہتے ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ تم میں سے جو شخص ڈرتا ہو وہ جہاں چاہے جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم میں سے ایک شخص بھی میرا ساتھ نہ دے گا تو بھی مَیں اکیلا دشمن کا مقابلہ کروں گا اور اگر دشمن مدینہ کے اندر گھس آئے اور میرے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کو قتل کر دے اور عورتوں کی لاشیں مدینہ کی گلیوں میں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں ان سے جنگ کروں گا اور اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک یہ لوگ اونٹ کا گھٹنہ باندھنے کی وہ رسی بھی جو پہلے زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے نہ دینے لگ جائیں۔ چنانچہ انہوں نے'' یعنی حضرت ابوبکرؓ نے ''دشمن کی شرارت کا دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا اور آخر کامیاب ہوئے صرف اس لئے کہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ کام مَیں نے ہی کرنا ہے۔ اسی لئے انہوں نے مشورہ دینے والے صحابہؓ کو کہہ دیا کہ تم میں سے کوئی شخص میرا ساتھ دے یا نہ دے میں اکیلا دشمن کا مقابلہ کروں گا یہاں تک کہ میری جان خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائے۔ پس جس قوم کے اندر یہ عزم پیدا ہو جائے۔'' حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''جس قوم کے اندر یہ عزم پیدا ہو جائے وہ ہر میدان میں جیت جاتی ہے اور دشمن کبھی اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔''

(قومی ترقی کے دو اہم اصول، انوار العلوم، جلد 19، صفحہ 75، 76)

اور یہی قومی ترقی کا راز ہے جسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

پھر ایک اَور موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب زکوٰۃ کے مسئلہ کے اختلاف کی وجہ سے عرب کے ہزاروں لوگ مرتد ہو گئے اور مُسیلمہ مدینہ پر حملہ آور ہوا تو حضرت ابوبکرؓ کو جو اس وقت خلیفہ تھے اطلاع پہنچی کہ مُسَیلمہ ایک لاکھ کی فوج لیکر حملہ آور ہو رہا ہے۔ اس وقت کچھ لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کو یہ مشورہ دیا کہ چونکہ اس وقت ہم ایک نازک دور میں سے گزر رہے ہیں اور زکوٰۃ کے مسئلہ پر اختلاف کی وجہ سے لوگ ارتداد اختیار کرتے جا رہے ہیں اور اِدھر مُسَیلمہ ایک بہت بھاری فوج کے ساتھ حملہ آور ہوا ہے اس لئے ان حالات کے پیش نظر قرینِ مصلحت یہی ہے کہ آپؓ زکوٰۃ کا مطالبہ سرِ دست نہ کریں اور ان لوگوں سے صلح کر لیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان خدشات کی ذرا بھی'' پرواہ نہیں کی اور ''پرواہ نہ کرتے ہوئے ان مشورہ دینے والوں سے کہا کیا تم مجھے وہ بات منوانا چاہتے ہو جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے صریح خلاف ہے؟ زکوٰۃ کا حکم خدا تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ میں خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے تحفظ کیلئے ہر ممکن کوشش کروں۔ صحابہؓ نے پھر کہا کہ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ صلح کر لی جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اگر آپ نہیں لڑنا چاہتے اور دشمن کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے تو آپ لوگ جائیں اور اپنے گھروں میں جا کر بیٹھیں۔ خدا کی قسم! مَیں دشمن سے اس وقت تک اکیلا لڑوں گا جب تک وہ اونٹ کے گھٹنے باندھنے کی رسی بھی اگر زکوٰۃ میں دینی تھی اسے ادا نہیں کر دیتے اور جب تک میں ان لوگوں کو زکوٰۃ دینے کا قائل نہ کر لوں گا ان سے کبھی صلح نہ کروں گا۔'' حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ''پس حقیقی ایمان کی یہی علامت ہوا کرتی ہے۔'' (ہمارے ذمہ تمام دنیا کو فتح کرنے کا کام ہے، انوار العلوم، جلد 18، صفحہ 458)

اور پس یہی ایمان ہے۔ اگر ہم میں ہوگا تو ہم دنیا میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا سکیں گے اور کامیاب ان شاء اللہ ہوں گے۔

پھر ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ''آپؐ کی وفات کے بعد عرب کے قبائل نے بغاوت کر دی اور انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ وہ بھی یہی دلیل دیتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سِوا کسی اَور کو زکوٰۃ لینے کا اختیار ہی نہیں دیا۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ''......اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کے اموال کا کچھ حصہ بطور زکوٰۃ لے۔ یہ کہیں ذکر نہیں کہ کسی اور کو بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زکوٰۃ لینے کا اختیار ہے مگر مسلمانوں نے ان کی اس دلیل کو تسلیم نہ کیا حالانکہ وہاں خصوصیت کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مخاطب کیا گیا ہے۔ بہرحال جو لوگ اس وقت مرتد ہوئے ان کی بڑی دلیل یہی تھی کہ زکوٰۃ لینے کا صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار حاصل تھا کسی اَور کو نہیں اور اس کی وجہ یہی دھوکا تھا کہ نظام سے تعلق رکھنے والے احکام ہمیشہ کیلئے قابلِ عمل نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ احکام مخصوص تھے۔ مگر'' آپؓ فرماتے ہیں کہ ''...... یہ خیال بالکل غلط ہے اور اصل حقیقت یہی ہے کہ جس طرح نماز روزہ کے احکام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ختم نہیں ہو گئے اسی طرح قومی یا ملکی نظام سے تعلق رکھنے والے احکام بھی آپ کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہو گئے اور نماز باجماعت کی طرح جو ایک اجتماعی عبادت ہے اِن احکام کے متعلق بھی ضروری ہے کہ ہمیشہ مسلمانوں میں آپ کے نائبین کے ذریعہ ان پر عمل ہوتا رہے۔'' (خلافت راشدہ، انوار العلوم، جلد 15، صفحہ 30، 31)

پھر ایک موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بھی فرمایا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو اس وقت سارا عرب مرتد ہو گیا۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے اور ایک چھوٹے سے قصبہ کے تمام لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً ان کے مالوں سے صدقہ لے۔ کسی اَور کو یہ اختیار نہیں کہ ہم سے زکوٰۃ وصول کرے۔ غرض سارا عرب مرتد ہو گیا اور وہ لڑائی کیلئے چل پڑا۔ صرف مرتد نہیں ہو گیا بلکہ لڑائی کیلئے چل پڑا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گو اسلام کمزور تھا مگر قبائلِ عرب متفرق طور پر حملہ کرتے تھے۔ کبھی ایک گروہ نے حملہ کر دیا اور کبھی دوسرے نے۔ جب غزوۂ احزاب کے موقع پر کفار کے لشکر نے اجتماعی رنگ میں مسلمانوں پر حملہ کیا تو اس وقت تک اسلام بہت کچھ طاقت پکڑ چکا تھا گو ابھی اِتنی زیادہ طاقت حاصل نہیں ہوئی تھی کہ انہیں آئندہ کیلئے کسی حملے کا ڈر ہی نہ رہتا۔ اسکے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ فتح کرنے کیلئے گئے تو اس وقت عرب کے بعض قبائل بھی آپؐ کی مدد کیلئے کھڑے ہو گئے۔ اِس طرح خدا نے تدریجی طور پر دشمنوں میں جوش پیدا کیا تا کہ وہ اتنا زور نہ پکڑ لیں کہ سب ملک پر چھا جائیں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں یکدم تمام عرب مرتد ہو گیا۔ صرف مکہ اور مدینہ اور ایک چھوٹا سا قصبہ رہ گئے۔ باقی تمام مقامات کے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور وہ لشکر لے کر مقابلہ کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ صرف زکوٰۃ کا انکار نہیں کیا بلکہ لشکر لے کر مقابلے کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ بعض جگہ تو ان کے پاس ایک ایک لاکھ کا بھی لشکر تھا۔ مگر اِدھر صرف دس ہزار کا ایک لشکر تھا اور وہ بھی شام کو جا رہا تھا اور یہ وہ لشکر تھا جسے اپنی وفات کے قریب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی علاقہ پر حملہ کرنے کیلئے تیار کیا تھا اور اسامہ کو اس کا افسر مقرر کیا تھا۔ باقی لوگ جو رہ گئے تھے وہ یا تو کمزور اور بڈھے تھے اور یا پھر گنتی کے چند نوجوان تھے۔ یہ حالات دیکھ کر صحابہ نے سوچا کہ اگر ایسی بغاوت کے وقت اسامہ کا لشکر بھی روانہ ہو گیا تو مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ اکابر صحابہ کا یہ وفد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اور عرض کیا کہ کچھ عرصہ کیلئے اس لشکر کو روک لیا جائے۔ جب بغاوت فرو ہو جائے تو پھر بے شک اسے بھیج دیا جائے مگر اس وقت اس کا بھیجنا خطرہ سے خالی نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت غصہ کی حالت میں فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوقُحافہ کا بیٹا سب سے پہلا کام یہ کرے کہ جس لشکر کو روانہ کرنے کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اسے روک لے۔ بہرحال آپؓ نے کہا یہ تو روانہ ہوگا اور میں اِس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا جس کو روانہ کرنے کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اگر تم دشمن کی فوجوں سے ڈرتے ہو تو بے شک میرا ساتھ چھوڑ دو۔ میں اکیلا تمام دشمن کا مقابلہ کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا کی صداقت کا بڑا ثبوت ہے۔ یعنی خلافت پہ قائم ہونے والے یا خلافت کے ساتھ رہنے والے یہ مومن میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور یہ وہ حالت ہے جو خلافت کے نظام کے ساتھ جاری ہے اور جاری رہے گی۔

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ دوسرا سوال زکوٰۃ کا تھا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اگر آپ لشکر نہیں روک سکتے تو صرف اتنا کر لیجیے کہ اِن لوگوں سے عارضی صلح کر لیں اور انہیں کہہ دیں کہ ہم اس سال تم سے زکوٰۃ نہیں لیں گے اور اس دوران میں ان کا جوش ٹھنڈا ہو جائے گا اور تفرقہ کے مٹنے کی کوئی صورت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ بات بھی نہیں مانی۔ اس پر صحابہ نے کہا کہ اگر جیشِ اسامہ بھی چلا گیا اور ان لوگوں سے عارضی صلح بھی نہ کی گئی تو پھر دشمن کا کون مقابلہ کرے گا؟ مدینہ میں تو یہ بڈھے اور کمزور لوگ ہیں اور یہ صرف چند نوجوان ہیں وہ بھلا لاکھوں کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا۔ اے دوستو! اگر تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو ابوبکر اکیلا ان کا مقابلہ کرنے کیلئے نکل کھڑا ہوگا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ دعویٰ اس شخص کا ہے جسے فنونِ جنگ سے کچھ زیادہ واقفیت نہیں تھی اور جس کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ دل کا کمزور ہے۔ پھر یہ جرأت، یہ دلیری، یہ یقین اور یہ وثوق اس میں کہاں سے پیدا ہوا۔ اسی بات سے یہ یقین پیدا ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ نے سمجھ لیا تھا کہ میں خلافت کے مقام پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہوں اور مجھ پر ہی تمام کام کی ذمہ داری ہے۔

پس میرا فرض ہے کہ میں مقابلہ کیلئے نکل کھڑا ہوں۔ کامیابی دینا یا نہ دینا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ کامیابی دینا چاہے گا تو آپ دے دے گا اور اگر نہیں دینا چاہے گا تو سارے لشکر مل کر بھی کامیاب نہیں کر سکتے۔

(ماخوذ از خلافت راشدہ، انوار العلوم، جلد 15، صفحہ 543 تا 545، مطبوعہ قادیان 2008ء)

حضرت ابوبکرؓ کے فیصلہ کے کیسے زبردست نتائج پیدا ہوئے اس بارے میں بھی حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کی خلافِ مرضی حضرت اسامہ بن زیدؓ کو لشکر سمیت مؤتہ کی طرف روانہ کر دیا۔ چنانچہ چالیس دن بعد یہ مہم اپنا کام پورا کر کے فاتحانہ شان سے مدینہ واپس آئی اور خدا کی نصرت اور فتح کو نازل ہوتے سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر اس مہم کے بعد حضرت ابوبکرؓ جھوٹے مدعیان کے فتنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس فتنہ کی ایسی سرکوبی کی کہ اسے کچل کر رکھ دیا اور یہ فتنہ بالکل ملیا میٹ ہو گیا۔ بعد ازاں یہی حال مرتدین کا ہوا۔ اور صحابہ کبار بھی حضرت ابوبکرؓ سے اختلاف کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ جو لوگ توحید اور رسالت کا اقرار کرتے ہیں اور صرف زکوٰۃ دینے کے منکر ہیں ان پر کس طرح سے تلوار اٹھائی جا سکتی ہے لیکن حضرت ابوبکرؓ نے نہایت جرأت اور دلیری سے کام لیتے ہوئے فرمایا کہ اگر آج زکوٰۃ نہ دینے کی اجازت دے دی تو آہستہ آہستہ لوگ نماز روزے کو بھی چھوڑ بیٹھیں گے اور اسلام محض نام کا رہ جائے گا۔ الغرض ایسے حالات میں حضرت ابوبکرؓ نے منکرینِ زکوٰۃ کا مقابلہ کیا اور انجام یہی تھا کہ اس میدان میں بھی آپ کو فتح اور نصرت حاصل ہوئی اور تمام بگڑے ہوئے لوگ راہ حق کی طرف لوٹ آئے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 10، صفحہ 478)

ابھی یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ اس کا ذکر کروں گا۔

جیسا کہ میں ہمیشہ تحریک کر رہا ہوں آجکل دنیا کے حالات کیلئے دعائیں کرتے رہیں، ان میں کمی نہ کریں۔ خاص طور پر یہ دعا کریں کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگ جائے، یہی ایک حل ہے دنیا کو تباہی سے بچانے کا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہماری دعائیں بھی قبول فرمائے۔

مَیں ایک مرحوم کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ جمعہ کے بعد جنازہ پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم و محترم مولانا مبارک نذیر صاحب ہیں جو جامعہ کینیڈا کے پرنسپل بھی رہے ہوئے ہیں اور مبلغ انچارج کینیڈا بھی رہے ہیں۔ 8/مارچ کو ان کی وفات ستاسی سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بڑے بے نفس، متوکل علی اللہ، دعا گو، قناعت پسند انسان تھے۔ بڑے درویش صفت تھے۔ ان کو دیکھ کر مجھے ہمیشہ حقیقی بزرگ دیکھنے کا احساس پیدا ہوتا تھا۔

ان کے خاندانی تعارف کے بارے میں بھی بیان کردوں کہ آپ سلسلہ کے کامیاب مبلغ مولانا نذیر احمد علی صاحب اور مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ کے ذریعہ ہوا تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بعد میں وہ قادیان میں پہلے اسٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے تھے۔ قادیان میں ان کے دادا کا مکان بھی تھا جو فقیر منزل کے نام سے معروف تھا۔ مولانا مبارک نذیر صاحب کے والد حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق 1929ء میں پہلے گھانا خدمت کی توفیق ملی اور بعد ازاں ان کا تقرر سیرالیون میں ہوا۔ 1943ء میں ان کے والد حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب سیرالیون واپس جارہے تھے تو مبارک نذیر صاحب بھی اپنے والد اور والدہ کے ساتھ سیرالیون کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اس سفر کے دوران ایک ایمان افروز واقعہ بھی ہوا اور مولانا مبارک نذیر صاحب اس کا ذکر کرتے ہیں۔ بحری جہاز کے ذریعہ سے یہ سفر تین ماہ کا تھا۔ اس وقت مبارک نذیر صاحب کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ دوران سفر ان کی طبیعت خراب ہوئی اور بیماری کے آثار ایسے ظاہر ہوئے کہ لگتا تھا کہ اب جان نہیں بچے گی۔ بحری جہاز کا سفر تھا جیسا کہ میں نے کہا۔ تو جہاز پر چڑھنے لگے یا جہاز بدلا یا اس وقت چڑھنے لگے تھے یا سفر سے پہلے کی بات ہے بہرحال جہاز پر چڑھنے سے پہلے یہ بیمار ہو چکے تھے اور جہاز کی انتظامیہ نے ان کی حالت دیکھ کر ان کے والد صاحب سے کہا کہ آپ کا بیٹا ادھ مرا ہے۔ یہ تو تقریباً ختم ہوا ہوا ہے۔ اگر دوران سفر یہ فوت ہو گیا تو ہمارے پاس تو جہاز میں لاش کو رکھنے کیلئے کوئی سرد خانہ نہیں ہے، کوئی سہولت نہیں ہے۔ اس لیے ہم آپ کے بچے کی وجہ سے آپ کو نہیں لے جاسکتے۔ مولانا صاحب نے اصرار کیا کہ مجھے خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا حکم ہے اور میں نے ہر حال میں اس جہاز پر سوار ہونا ہے، پھر جہاز کی انتظامیہ نے اس شرط پر انہیں جہاز پر چڑھنے کی اجازت دی کہ وہ یہ لکھ کر دیں کہ اگر ان کا بیٹا دوران سفر مر گیا تو اس کی لاش کو سمندر میں پھینکنے کی اجازت ہوگی۔ جب یہ شرط جہاز کے کیپٹن نے کہی تو مبارک نذیر صاحب کی والدہ رونے لگیں۔ سکتے میں آ گئیں اور مولانا نذیر علی صاحب سے کہنے لگیں کہ یہ بیٹا ہے، ہمارا ہے۔ کسی اَور جہاز پر چلے جائیں گے۔ مولانا نذیر علی صاحب نے اپنی بیوی کو تسلی دی کہ میں ایک مبلغ ہوں جسے حضرت صاحب نے ایک ذمہ داری دے کر بھیجا ہے۔ مجھے کیا معلوم کہ کب دوسرا جہاز ملے۔ تم تسلی رکھو۔ بیوی کو کہا تم تسلی رکھو مبارک کو کچھ نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر انہوں نے جہاز کے کپتان سے پُریقین لہجے میں کہا، کہاں دستخط کرنے ہیں لاؤ کاغذ اور پھر کیپٹن کو کہا کہ اگر یہ مر گیا تو اسے سمندر میں پھینک دینا لیکن ساتھ میں تمہیں یہ بھی بتادوں کہ اسے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ یہ وہ توکّل تھا جو آپ کے والد کو خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا کہ مَیں ایک واقف زندگی ہوں، اسکے دین کی اشاعت کیلئے نکلا ہوں، خدا تعالیٰ ضرور میری مدد اور میرے اہل و عیال کی حفاظت فرمائے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ گیارہ سالہ بچہ نہ صرف زندہ رہا بلکہ اس نے ستاسی سال عمر پائی اور اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق بھی ملی۔ اپنے آباء کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی بھی وقف کی۔ اسکی سعادت بھی پائی اور خدمت دین کے میدان میں خود بھی توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔

گریجوایشن کرنے کے بعد ان کو سرکاری محکمے میں اچھی نوکری بھی مل گئی تھی جہاں کچھ عرصہ انہوں نے کام کیا پھر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر الفضل میں یہ اعلان پڑھا کہ وقف کریں، چاہے عارضی وقف کریں۔ تو اپنے کام سے استعفیٰ دے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں اپنے آپ کو عارضی وقف کیلئے پیش کیا اور حضرت خلیفہ ثانیؓ کے ارشاد کی روشنی میں 1963ء میں پہلی دفعہ وقف عارضی کیلئے سیرالیون چلے گئے جہاں ایک لمبا عرصہ آپ کے والد حضرت مولانا نذیر علی صاحب کو بھی خدمت کی توفیق مل چکی تھی اور ان کی قبر بھی یہیں تھی، وہیں دفن ہوئے تھے مولوی نذیر علی صاحب۔ سیرالیون پہنچتے ہی سب سے پہلے اپنے والد کی قبر پر حاضر ہوئے۔ اس وقت موصوف نے اپنے والد کے وہ الفاظ یاد کیے جو مکرم مولانا نذیر علی صاحب نے 26/نومبر 1945ء کو اپنی ایک روح پرور تقریر میں کہے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ آج ہم خدا تعالیٰ کیلئے جہاد کرنے اور اسلام کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کیلئے جارہے ہیں۔ موت فوت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے جہاں تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے۔ احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہوگا۔ کہنے کا مطلب یہ تھا کہ تھوڑی سی زمین ہے احمدیت کی جہاں ایک احمدی مبلغ کی قبر ہے اور اس قبر کی وجہ سے اس زمین پر اس کا قبضہ ہے۔ پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہوگا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کیلئے ہماری جانیں صَرف ہوئیں اسے وہ پورا کریں۔ چنانچہ اپنے والد بزرگوار کی وصیت کو پورا کرتے ہوئے مولانا مبارک نذیر صاحب وہاں پہنچے اور اپنے والد کی قبر پر حاضر ہو کر کہا کہ لبیک میں حاضر ہوں اور آپ کی پکار کا جواب دینے کیلئے آیا ہوں۔

سیرالیون کے مختلف مقامات میں آپ کو خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے بعد خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر 1985ء میں پاکستان واپس آ گئے۔ 1985ء میں جب افریقہ سے واپس آئے تو پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں انہوں نے عارضی کی بجائے مستقل زندگی وقف کرنے کی درخواست دی جسے حضور نے قبول فرمایا اور پھر 1988ء میں ان کو بطور مبلغ کینیڈا بھجوایا گیا جہاں یہ مختلف جگہوں پر مبلغ کے طور پر خدمت سرانجام دیتے رہے۔ 2003ء میں جب یہ فیصلہ ہوا کہ جامعہ کینیڈا کھولا جائے جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دے دی تھی اور پرنسپل کے طور پر ان کی تقرری بھی کی تھی لیکن جامعہ کھلا نہیں تھا ان کی زندگی تک۔ جو بعد میں پھر میرے وقت میں کھلا اور پھر میں نے بھی اسی کی توثیق کردی جو حضرت خلیفہ رابعؒ نے ان کو مقرر کیا تھا کہ پرنسپل یہی رہیں گے۔ بہرحال یہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پہلے پرنسپل تھے۔ پھر 2009ء تک انہوں نے جامعہ میں بطور پرنسپل خدمت کی۔ 2010ء میں مشنری انچارج کینیڈا کی خدمت پر ان کو میں نے مقرر کیا اور 2018ء تک ان کو بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ کُل عرصہ خدمت ان کا انسٹھ سال پر محیط ہے۔ عارضی وقف بھی اُن کا مستقل وقف ہی تھا۔ اسی طرح مولانا صاحب کو بطور مرکزی نمائندہ کئی جلسوں اور پروگراموں میں شرکت کی توفیق ملی اور ان کی تقریریں اپنے اور غیر بہت پسند کیا کرتے تھے، بہت اثر کرنے والی تقریریں ہوا کرتی تھیں۔ سننے والوں کو بالکل اپنی طرف کھینچ لیا کرتے تھے۔ 2016ء میں ان کو میری نمائندگی میں گوئٹے مالا میں نور ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کی بھی توفیق ملی۔ پھر ان کے تبلیغی مضامین بھی شائع ہوتے تھے کینیڈا کے نیشنل نیوز، ٹورنٹو سٹار اور آٹو اسٹیزن جیسے اخبارات میں شائع ہوتے تھے۔ مولانا مبارک نذیر صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب تجلیات الٰہیہ اور فتح اسلام کا انگریزی ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ پھر گلف کرائسز جو حضرت خلیفہ رابعؒ کی کتاب تھی اس کا بھی انہوں نے ترجمہ کیا۔

ان کے لواحقین میں ان کی اہلیہ امۃ الحفیظ نذیر صاحبہ اور تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا کہ یہ بہت سی خصوصیات کے حامل تھے اور ایک مثالی واقف زندگی تھے اور مربیان کیلئے خاص طور پر ایک نمونہ تھے۔ ان کی زندگی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ایک عملی تصویر تھی۔ ہمیشہ جماعت کی خدمت کی اور خلیفہ وقت کی اطاعت کو اپنا نصب العین بنایا۔ جیسا کہ میں نے کہا فن تقریر میں بھی مہارت رکھتے تھے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں بڑے قادر الکلام تھے۔ بہت پُراثر تقریریں ہوتی تھیں۔ ان کی اہلیہ امۃ الحفیظ صاحبہ لکھتی ہیں کہ ساری زندگی بہت نیکی اور تقویٰ کے ساتھ انہوں نے بسر کی۔ جماعت کے ایک ایک پیسے کا درد رکھتے تھے اور اپنی زندگی نہایت سادگی سے گزاری۔ سیرالیون چھوڑنے کے بعد بھی وہاں کے بہت سے غرباء کی مدد مستقل طور پر خاموشی سے کرتے۔ کہتی ہیں میں اس بات کی گواہ ہوں کہ وہ بہترین واقف زندگی کے ساتھ ساتھ بہترین خاوند اور نہایت شفیق باپ بھی تھے۔ ہمیشہ اس بات کی فکر میں رہے کہ جماعت مجھ پر اتنا خرچ کر رہی ہے تو میں کس طرح فائدہ پہنچا سکتا ہوں۔ اکثر اس بات کو بھی دہراتے تھے کہ میں خلیفۂ وقت کی ناراضگی کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرسکتا۔

ان کے بچوں کے بھی تاثرات ہیں ساروں نے اکثر یہی لکھا ہے کہ والد صاحب کا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر بڑا پکا ایمان تھا۔ خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت پر پختہ یقین تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پر بہت زیادہ توکل تھا اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کبھی نہیں چھوڑے گا اور ہمیشہ میری مدد کو آئے گا اور اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی ان سے یہی تھا۔ مالی تحریکات کے لیے جہاں بھی جاتے، بعد میں جب مشنری انچارج تھے اس وقت بھی امیر صاحب جہاں بھی بھیجتے تھے یا اس کے علاوہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی جب ان کی طبیعت خراب ہوئی ہے کبھی کبھی ان سے فائدہ اٹھایا جاتا تھا، جہاں بھی یہ جاتے تھے مالی قربانی کی تحریک کرتے تھے اور لوگوں کو اثر ہوتا تھا۔ اس لیے کہ پہلے خود اس میں حصہ ڈالتے تھے پھر باقی جماعت کو تلقین کرتے تھے۔

ان کی بڑی بیٹی کہتی ہیں کہ خلافت احمدیہ کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے کا مشورہ دیتے تھے۔ ہمیشہ ہم میں نظامِ جماعت کی محبت اور احترام پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ ہم ہمیشہ خلیفۃ المسیح کی ہر ہدایت پر عمل کریں۔ کہتی ہیں کہ شاذ ہی کوئی ایسی مجلس ہوتی تھی جس میں ان باتوں کی تلقین نہ کرتے۔ پھر پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں جب بھی اکٹھے ہوتے تو ان سب کو پتا تھا کہ ہمیں بٹھا کر آپ نصیحت کریں گے اور نصیحت میں ہمیشہ یہ پیغام ہوتا تھا کہ ہمیں دنیاوی مشاغل میں نہیں پڑنا چاہیے، ہمیں ہمیشہ اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ اور خلافت سے ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ ہمیں بتاتے تھے کہ جماعت کا کام تو مکمل ہو کر رہے گا اس میں تو کوئی شک نہیں اگر آپ لوگ جماعت کی خدمت نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ اَور لوگوں کو اس سے بہتر کام کرنے کیلئے لے آئے گا۔

پھر ان کی چھوٹی بیٹی ایک واقعہ لکھتی ہیں کہ سیرالیون میں ایک مسجد کی تعمیر کے وقت جب مزدوروں نے تنخواہ کا مطالبہ کیا، تعمیر ہو رہی تھی، پیسے تھُڑ گئے، اس وقت والد صاحب کے پاس دینے کیلئے رقم موجود نہیں تھی تاہم مولانا مبارک نذیر صاحب نے ان سے کہا کہ وہ کل آئیں تو ان کو ان کی تنخواہ دے دیں گے، جو اجرت ہے وہ دے دیں گے۔ جب صبح ہوئی اور مبارک نذیر صاحب اپنے گھر سے باہر نکلے تو دیکھتے ہیں کہ مزدور تو سامنے کھڑے انتظار کر رہے ہیں اور پیسے کا انتظام ابھی تک نہیں ہوا تھا۔ اس پر انہوں نے مزدوروں سے کہا کہ ابھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں لیکن میں دعا کر رہا ہوں تھوڑا سا انتظار کرو۔ ان شاء اللہ جلد اللہ تعالیٰ انتظام فرمائے گا۔ اسی دوران کہتے ہیں ایک گاڑی تیزی سے ان کے پاس آئی اور ان کو ایک لفافہ دیا جس میں رقم تھی اور ان سے کہا کہ کسی شخص نے سنا تھا کہ آپ مسجد بنا رہے ہیں اس لیے اس نے یہ پیسے بھجوائے ہیں، یہ آپ رکھ لیں۔ اس سے پہلے کہ والد صاحب اس سے پوچھتے کہ کس نے پیسے دیے ہیں وہ گاڑی لفافہ دے کے تیزی سے چلی گئی۔ کہتے ہیں ان کو اس بات پر یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سن لی ہے۔ اس طرح انہوں نے مزدوروں کو رقم ادا کردی۔

تو یہ تھا ان کا اللہ تعالیٰ پر توکّل اور پھر اللہ تعالیٰ کا ان سے سلوک بھی۔ اس قسم کے توکّل اور اللہ تعالیٰ کے ان کے ساتھ سلوک کے بےشمار واقعات ہیں جو لوگوں نے لکھے ہیں مختلف لوگوں نے مربیان نے بھی لکھے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا یقیناً وہ ایک عالم باعمل تھے اور اسی لیے ان کی تقریروں کا لوگوں پر اثر بھی بہت ہوتا تھا لیکن خلافت کے سامنے ان کی عاجزی کی انتہا تھی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، ان کی اولاد اور نسل کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ ان کی دعاؤں کا ان کی اولاد کو وارث بنائے، نسل کو وارث بنائے اور اللہ تعالیٰ جماعت کو بھی ان جیسے بےلوث خدمت کرنے والے عطا فرماتا رہے۔ خاص طور پر جامعہ کینیڈا کے جو پڑھے ہوئے مربیان ہیں انہوں نے ان کے ساتھ بہت سے واقعات لکھے ہیں۔ کس طرح وہ تربیت کرتے تھے، کس طرح انہوں نے تبلیغ کرنا سکھایا، کس طرح اخلاق سکھائے، کس طرح دین سکھایا۔ بہرحال ان مربیان نے بہت فیض پایا۔ تو یہ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ واقعات صرف یاد رکھنے کیلئے یا بیان کرنے کیلئے نہ ہوں بلکہ ان مربیان کو بھی ان چیزوں کا عملی نمونہ بننا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

ترجمہ: اور تُو کہہ اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔ (بنی اسرائیل:81)

طالب دعا : صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

سیرت خاتم النّبیین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی تکالیف

مسلمانوں کی ان تکالیف کے مقابلہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی حالت بھی مخالفت کے اِس طوفان بے تمیزی میں چنداں تسلی بخش نہ تھی۔ بے شک بنو ہاشم اور بنو مطلب کے اس فیصلہ کے بعد جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے آپؐ کو اپنے اعزہ و اقارب کی عمومی حمایت حاصل تھی اور قریش کی بین القبائل سیاست میں یہ حمایت خاصہ وزن رکھتی تھی، لیکن اوّل تو آپؐ کے چچا ابولہب کی بیوفائی اور غداری نے اس فیصلہ کی طاقت کو ایک حد تک کمزور کر دیا تھا۔ دوسرے خود قریش بھی یہ دھمکی دے چکے تھے کہ اگر بنو ہاشم اور بنو مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت و پناہ بننے سے باز نہیں آئیں گے تو پھر ہم ان سب کا مقابلہ کریں گے اور گو ابھی تک انہوں نے اس دھمکی کو پورے طور پر عملی جامہ نہیں پہنایا تھا، لیکن وہ اس کی تیاری میں مصروف تھے اور طعن و تشنیع اور نوک جھونک سے گذر کر کبھی کبھی اپنا بچاؤ رکھ کر عملی چھیڑ چھاڑ بھی کر لیتے تھے، چنانچہ سب سے پہلے تو انہوں نے ایک مجلس کر کے اس سوال پر غور کیا کہ اب جو حج کا موسم آئے گا تو اس موقع پر لازماً باہر سے آنے والے حاجیوں میں اسلام کے متعلق چرچا ہوگا اور لوگ آ آ کر ہم سے پوچھیں گے کہ یہ نیا نبی کون ہے اور کیا کہتا ہے اس لیے ہمیں باہم مشورہ سے کوئی جواب سوچ رکھنا چاہئے تا کہ ہمارا آپس کا اختلاف کوئی بُرا اثر پیدا نہ کرے؛ چنانچہ سب روساء قریش ولید بن مغیرہ کے مکان پر جمع ہوئے اور ولید نے ان کے سامنے ایک افتتاحی تقریر کر کے ساری بات سمجھائی اور بتایا کہ اب حج کا وقت آ رہا ہے اور محمد کے اس دعویٰ کی خبر باہر پہنچ چکی ہے اور لازماً حج پر آنے والے لوگ ہمیں اس کے متعلق پوچھیں گے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم باہم مشورہ سے کوئی ایک پختہ جواب سوچ رکھیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم ایک دُوسرے کے خلاف باتیں کہہ کر خود اپنے اثر کو مٹالیں۔ اس پر ایک شخص بولا کہ ہمارا جواب صاف ہے کہ یہ شخص ایک کاہن ہے اور کاہنوں کی سی باتیں کر کے اس نے چند لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ ولید نے کہا کہ ہم اسے کاہن کس طرح کہہ سکتے ہیں جب کہ اس میں کاہنوں کی کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی۔ نہ کاہنوں کا سا ترنم ہے اور نہ کاہنوں کا سا مخصوص اندازِ بیان۔ دوسرے نے کہا کہ پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ محمد مجنون ہے اور اپنے جنون کے جوش میں باتیں کرتا رہتا ہے۔ ولید نے کہا۔ ہماری یہ بات کون مانے گا۔ اور جنون کی وہ کونسی علامتیں ہیں جو ہم محمد میں دکھا سکیں گے۔ نہ اس میں وہ وحشت ہے اور نہ وہ اضطراب اور نہ ہی وہ وسوسہ جو ایک مجنون میں لازماً پائے جاتے ہیں۔ پھر ہمارے جنون کے ادّعا کو کون سُنے گا۔ تیسرا بولا کہ پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص شاعر ہے اور اپنے جادُو اثر اشعار سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ ولید نے کہا ہم اسے شاعر کہہ کر اس کے کلام میں شعر کے خصائصِ از قِسم رجز اور ہزج اور قریض اور مقبوض اور مبسوط کہاں سے دکھائیں گے۔ اس پر ایک چوتھا شخص بولا کہ اسے ایک ساحر کے طور پر پیش کرنا چاہئے۔ ولید نے کہا پھر ہم اس میں ساحروں کی سی پھُونکیں مارنا اور گرہیں ڈالنا اور گرہیں کھولنا کس طرح دکھائیں گے۔ لوگوں نے کہا تو پھر اے عبدشمس تم ہی بتاؤ کہ پھر ہمیں کیا کہنا چاہئے۔ ولید نے کہا اس معاملہ میں مَیں خود حیران ہوں کہ کیا کیا جائے۔ جو بات بھی سوچتا ہوں وہ محمد پر چسپاں ہوتی نظر نہیں آتی اور ایسی بات کہنا جس سے لوگوں کو تسلی نہ ہو خود اپنے آپ کو ہنسی کا نشانہ بنانا ہے۔ اس طرح اس مجلس میں کچھ عرصہ باتیں ہوتی رہیں۔ آخر یہ مشورہ قرار پایا کہ اور کوئی بات تو خیال میں آتی نہیں اور جو باتیں پیش کی گئی ہیں ان میں ساحر والی زیادہ وزن دار ہے۔ پس یہ فیصلہ ہوا کہ حج کے موقع پر باہر سے آنیوالے لوگوں کے سامنے محمد کے متعلق سب لوگ یہی کہیں کہ یہ ایک ساحر ہے جو اپنی مخفی سحر کاری سے باپ کو بیٹے سے، بھائی کو بھائی سے، خاوند کو بیوی سے جُدا کرتا چلا جا رہا ہے، چنانچہ جب حج کا موقع آیا تو قریش کے بچہ بچہ کی زبان پر یہی فقرہ تھا کہ محمد تو ایک ساحر ہے جو جس گھر میں داخل ہوتا ہے انشقاق و اختلاف کا بیج بو کر نکلتا ہے اور ان کے اس پروپیگنڈا نے تمام قبائل عرب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف ایک خطرناک ہیجان پیدا کر دیا۔

قریش نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ مکّہ کے اوباشوں اور خودسر لوگوں کو اکسایا کہ وہ جس طرح بھی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرتے رہیں۔ چنانچہ اس انگیخت میں آ کر شہر کے آوارہ مزاج لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپؐ کے سامنے بھی اور پیچھے بھی طرح طرح کی بکواس کرتے رہتے تھے جس کی غرض سوائے دل دُکھانے اور اشتعال پیدا کر کے فساد برپا کرنے کے اور کچھ نہ تھی۔ جو لوگ آپؐ کے پڑوس میں رہتے تھے ان کا یہ معمول تھا کہ آپؐ کے گھر میں پتھر پھینکتے۔ دروازے پر کانٹے بچھاتے۔ گھر کے اندر گندی اور بد بو دار چیزیں لا کر ڈال دیتے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان چیزوں کی وجہ سے عملاً کوئی تکلیف پہنچتی تو وہ خوش ہو کر ہنستے اور قہقہے لگاتے۔ ایک دفعہ کسی شخص نے ایک نہایت گندی اور متعفن چیز آپؐ کے گھر میں پھینک دی۔ آپؐ خود اُسے اُٹھا کر باہر لائے اور فرمایا۔ ”اے بنو عبد مناف! یہ تم اچھا ہمسائیگی کا حق ادا کرتے ہو۔“ مگر جن کانوں تک یہ آواز پہنچتی وہ شرافت کی اپیل کیلئے بالکل بہرے تھے۔ انہی دنوں میں قریش نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بجائے محمد کے مُذَمَّم یعنی بدنام اور مذمّت شدہ کہہ کر پکارا جاوے، چنانچہ کچھ عرصہ تک مکّہ میں اس نام کا چرچا رہا اور قریش کو اتنی بھی شرم نہ آئی کہ یہ وہی شخص ہے جسے ہم اس کے دعویٰ سے پہلے امین کہہ کر پکارتے رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اس فعل سے اطلاع ہوئی تو آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ میرا نام تو محمد ہے اور جو محمد ہو وہ مُذَمَّم کیسے ہوسکتا ہے۔ دیکھو خُدا مجھے ان کی گالیوں سے کس طرح محفوظ رکھتا ہے۔

مگر اس زمانہ میں بھی قریش کی ایذاء رسانی صرف زبانی باتوں تک محدود نہ تھی بلکہ وہ بعض اوقات جوش میں آ کر یا موقع نکال کر آپؐ کو عملی نقصان پہنچانے اور جسمانی تکلیف میں مبتلا کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔ چنانچہ غالباً یہ اسی زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ جب آپؐ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے عقبہ بن ابی معیط غصّہ میں اُٹھا اور آپؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور کے ساتھ بھینچا کہ آپؐ کا دَم رُکنے لگ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو علم ہوا تو وہ دوڑے آئے اور آپؐ کو اس بدبخت کے شر سے بچایا اور قریش سے مخاطب ہو کر کہا:

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ ”کیا تم ایک شخص کو صرف اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ خدا ہے۔“

ایک اور موقع پر آپؐ نے صحنِ کعبہ میں توحید کا اعلان کیا تو قریش جوش میں آ کر آپؐ کے اردگرد اکٹھے ہو گئے اور ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ آپؐ کے ربیب یعنی حضرت خدیجہؓ کے فرزند حارث بن ابی ہالہ کو اطلاع ہوئی تو وہ بھاگے آئے اور خطرہ کی صورت پا کر آپؐ کو قریش کی شرارت سے بچانا چاہا۔ مگر اس وقت بعض نوجوانان قریش کے اشتعال کی یہ کیفیت تھی کہ کسی بد باطن نے تلوار چلا کر حارث کو وہیں ڈھیر کر دیا اور اس وقت کے شور و شغب میں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ تلوار چلانے والا کون تھا۔

ان مصائب پر مسلمانوں کو صبر کی تلقین

الغرض یہ وقت اسلام اور اہلِ اسلام کیلئے سخت نازک وقت تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کسی ذاتی تکلیف کی تو پَروا نہیں تھی مگر مسلمانوں اور خصوصاً کمزور مسلمانوں کے مصائب کی وجہ سے آپؐ ضرور فکرمند تھے، مگر دُوسری طرف آپؐ اس بات کو بھی خوب جانتے اور سمجھتے تھے کہ قومیں مصائب میں سے گذر کر ہی بنا کرتی ہیں۔ اس لئے آپؐ ایک جہت سے ان مصائب کو مسلمانوں کی تربیت کا بھی ذریعہ سمجھتے تھے اور اپنے صحابہ کو صبر و تحمل کی تعلیم دیتے اور گذشتہ انبیاء کے متبعین کی تکالیف کا ذکر کر کے ان کو بتاتے تھے کہ قدیم سے یہی سُنّت چلی آئی ہے کہ اللہ کے رسُولوں اور اُن کے متبعین کو دُکھ دیئے جاتے ہیں، لیکن آخر کار مومنوں کی فتح ہوتی ہے، چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس ٹیک لگائے بیٹھے تھے خباب بن الارت اور بعض دوسرے صحابہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ”یارسول اللہ! مسلمانوں کو قریش کے ہاتھ سے اتنی تکالیف پہنچ رہی ہیں آپؐ ان کیلئے بددُعا کیوں نہیں کرتے؟“ آپؐ یہ الفاظ سنتے ہی اُٹھ کر بیٹھ گئے اور آپؐ کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا:

”دیکھو تم سے پہلے وُہ لوگ گذرے ہیں جن کا گوشت لوہے کے کانٹوں سے نوچ نوچ کر ہڈیوں تک صاف کر دیا گیا مگر وہ اپنے دین سے متزلزل نہیں ہوئے اور وہ لوگ گذرے ہین جن کے سروں پر آرے چلا کر ان کو دو ٹکڑے کر دیا گیا مگر ان کے قدموں میں لغزش نہیں آئی۔ دیکھو خدا اس کام کو ضرور پُورا کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک شُتر سوار صنعا (شام) سے لے کے حضر موت تک کا سفر کرے گا اور اس کو سوائے خدا کے اور کسی کا ڈر نہ ہوگا مگر تم تو جلدی کرتے ہو۔“

ایک اور موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف مع چند دوسرے اصحاب کے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ ”یا رسُول اللہ ہم مُشرک تھے تو ہم معزّز تھے اور کوئی ہماری طرف آنکھ تک نہیں اُٹھا سکتا تھا، لیکن جب سے مسلمان ہوئے ہیں کمزور اور ناتواں ہو گئے ہیں اور ہم کو ذلیل ہو کر کفّار کے مظالم سہنے پڑتے ہیں۔ پس یا رسُول اللہؐ! آپؐ ہم کو اجازت دیں کہ ہم ان کفّار کا مقابلہ کریں۔“ آپ نے فرمایا:

اِنِّيْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ ۔ فَلَا تُقَاتِلُوْا۔ یعنی ”مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو کا حکم ہے۔ پس میں تم کو لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔“

صحابہؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول کے سامنے سرِ تسلیم خم تھا۔ انہوں نے صبر اور برداشت کا وہ نمونہ دکھایا کہ تاریخ اس کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 142 تا 145 مطبوعہ 2006 قادیان)

ارشاد نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا
اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اسکے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو

(جامع ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب فی رحمۃ الیتیم، حدیث 1840)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد نبوی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء اور فجر ہے
کاش کہ وہ جانتے جو ثواب عشاء اور فجر کی نماز میں ہے

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب ذکر العشاء)

طالبِ دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(555) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک اشتہار دیا جس میں رَفع یَدَین، آمین وغیرہ کے مسائل تھے اور جواب کیلئے فی مسئلہ دس روپیہ انعام مقرر کیا تھا۔ دس مسائل تھے۔حضرت صاحب نے مجھے سُنایا اور فرمایا کہ دیکھو یہ کیسا فضول اشتہار ہے۔جب نماز ہر طرح ہو جاتی ہے تو ان باتوں کا تنازعہ موجب فساد ہے۔اس وقت ہمیں اسلام کی خدمت کی ضرورت ہے نہ کہ ان مسائل میں بحث کی۔اس وقت تک ابھی حضور کا دعویٰ نہ تھا۔پھر آپ نے اسلام کی تائید میں ایک مضمون لکھنا شروع کیا اور میری موجودگی میں دو تین دن میں ختم کیا اور فرمایا۔مَیں فی مسئلہ ہزار روپیہ انعام رکھتا ہوں۔ یہ براہین احمدیہ کی ابتدا تھی جس میں اسلام کی تائید میں دلائل درج کئے گئے تھے۔

(556) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت صاحب کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب فوت ہو گئے تو آپ سابقہ چوبارہ چھوڑ کر اس چوبارہ میں جو مرزا غلام قادر صاحب نے جدید بنایا تھا آ گئے۔یہ مسجد مبارک کے ساتھ تھا۔اس چوبارہ کے ساتھ کوٹھڑی میں کتب خانہ ہوتا تھا جس میں عربی فارسی کی قلمی کتب تھیں۔ اسکے بعد مَیں عموماً اپنے گاؤں میں رہنے لگ گیا اور سال میں صرف ایک دو دفعہ قادیان آتا تھا۔جب مَیں آتا تو حضرت صاحب کے پاس ہی رہتا تھا کیونکہ حضرت صاحب فرماتے تھے جب آؤ تو میرے پاس ٹھہرا کرو۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس روایت میں چوبارہ سے مراد غالباً وہ دالان ہے جو بیت الفکر کے ساتھ جانب شمال ہے اور کوٹھڑی سے خود بیت الفکر مراد ہے جو مسجد کے ساتھ متصل ہے۔

(557) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صدقہ میں جانور کی قربانی بہت کیا کرتے تھے۔ گھر میں کوئی بیمار ہوا یا کوئی مشکل درپیش ہوئی یا خود یا کسی اور نے کوئی منذر خواب دیکھا تو فوراً بکرے یا مینڈھے کی قربانی کرا دیتے تھے۔زلزلہ کے بعد ایک دفعہ غالباً مفتی محمد صادق صاحب کے لڑکے نے خواب میں دیکھا کہ قربانی کرائی جائے جس پر آپ نے چودہ بکرے قربانی کرا دیئے۔غرضیکہ ہمیشہ آپ کی سنّت یہی رہی ہے اور فرماتے تھے کہ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت بھی تھی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایسے صدقہ کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ غرباء اور یتامیٰ اور بیوگان کو تلاش کر کے گوشت پہنچانا چاہئے تا کہ ان کی تکلیف کے دور ہونے سے خدا راضی ہو اور فرماتے تھے کہ کچھ گوشت جانوروں کو بھی ڈال دینا چاہئے کہ یہ بھی خدا کی مخلوق ہے۔

(558) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کے کتب خانہ کے مینیجر محمد سعید صاحب۔حکیم فضل الدین صاحب مرحوم۔پیر سراج الحق صاحب۔ پیر منظور محمد صاحب۔ میر مہدی حسین صاحب وغیرہ لوگ مختلف اوقات میں رہے ہیں۔ جو فرمائش آتی یا حکم ہوتا وہ حضرت صاحب کی طرف سے مہتمم کتب خانہ کے پاس بھیج دیا جاتا۔وہ کتاب کا پارسل بنا کر رجسٹری یا وی.پی کر کے بھیج دیتا۔وی.پی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کا ہوتا تھا۔ایک مہر بڑی کی ”اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ“ کی بنوائی گئی تھی اور اعلان کر دیا تھا کہ جس کتاب پر یہ مُہر اور ہمارے قلمی دستخط دونوں موجود نہ ہوں وہ مال مسروقہ سمجھا جائے گا۔یہ مہر مہتمم کتب خانہ کے پاس رہتی تھی۔جو کتابیں باہر جاتیں ان پر وہ مُہر لگا کر پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس وہ کتابیں دستخط کیلئے بھیج دی جاتی تھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایسا انتظام غالباً خاص خاص اوقات میں خاص مصلحت کے ماتحت ہوا ہوگا ورنہ مَیں نے حضرت صاحب کے زمانہ کی متعدد کتب دیکھی ہیں جن پر حضرت صاحب کے دستخط نہیں ہیں گو بعض پر مَیں نے دستخط بھی دیکھے ہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص زمانہ میں یہ احتیاط برتی گئی تھی۔

(559) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گھر کا کوئی کام کرنے سے کبھی عار نہ تھی۔ چارپائیاں خود بچھا لیتے تھے۔فرش کر لیتے تھے۔بسترہ کر لیا کرتے تھے۔کبھی یکدم بارش آ جاتی تو چھوٹے بچے تو چارپائیوں پر سوتے رہتے۔حضور ایک طرف سے خود اُن کی چارپائیاں پکڑتے دوسری طرف سے کوئی اور شخص پکڑتا اور اندر برآمدہ میں کروا لیتے۔اگر کوئی شخص ایسے موقعہ پر یا صبح کے وقت بچوں کو جھنجوڑ کر جگانا چاہتا تو حضور منع کرتے اور فرماتے کہ اس طرح یکدم ہلانے اور چیخنے سے بچہ ڈر جاتا ہے۔آہستہ سے آواز دے کر اُٹھاؤ۔

(560) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔منشی امام الدین صاحب سابق پٹواری نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی والے مقدمہ زیر دفعہ 107 کی پیشی دھاریوال میں مقرر ہوئی تھی۔اس موقعہ پر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضور محمد بخش تھانیدار کہتا ہے کہ آ گے تو مرزا مقدمات سے بچ کر نکل جاتا رہا ہے اب میرا ہاتھ دیکھے گا۔حضرت صاحب نے فرمایا۔ ”میاں امام الدین! اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا“ اسکے بعد مَیں نے دیکھا۔کہ اس کے ہاتھ کی ہتھیلی میں سخت درد شروع ہو گئی اور وہ اس درد سے تڑپتا تھا اور آخر اسی نامعلوم بیماری میں وہ دنیا سے گذر گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ لفٹیننٹ ڈاکٹر غلام احمد صاحب آئی.ایم.ایس نے جو کہ محمد بخش صاحب تھانیدار کے پوتے ہیں مجھ سے بیان کیا۔کہ ان کے دادا کی وفات ہاتھ کے کاربنکل سے ہوئی تھی۔ اس کا ذکر روایت نمبر 256 میں بھی آ چکا ہے۔نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے والد شیخ نیاز محمد صاحب تھانہ دار مخلص احمدی ہیں۔ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ (الرّوم:20)

(561) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے ایک ماموں زاد بھائی مرزا علی شیر ہوتے تھے جو حضرت صاحب کے سالہ بھی تھے۔ وہ جالندھر میں پولیس میں ملازم تھے۔ان کی لڑکی عزّت بی بی کے بعد ان کی اولاد مر جاتی تھی۔پھر ان کے ایک لڑکا ہوا جو بہت خوبصورت اور ہونہار معلوم ہوتا تھا۔جب وہ قریباً تین سال کا ہوا تو وہ بیمار ہو گیا...... جب وہ بیمار ہوا تو مجھے گھر سے کہا گیا کہ مرزا صاحب سے کہو کہ اُسے آ کر دیکھ جائیں اور دوا دیں۔(اس وقت دادا صاحب فوت ہو چکے تھے) حضرت صاحب اس زمانہ میں گھر نہیں جایا کرتے تھے۔مَیں عرض کر کے ساتھ لے گیا۔حضرت صاحب نے دیکھا اور دوا بھی بتائی۔ پھر واپس آ کر شام کو حسبِ دستور فرمانے لگے۔استخارہ کرو۔مَیں استخارہ کر کے سویا تو رات کو مجھے خواب آیا کہ ایک کھیت میں ہل چل رہا ہے اور ہل میں دو بیل لگے ہوئے ہیں جس میں دائیں طرف کا بیل گورے رنگ کا تھا۔مَیں نے دیکھا کہ ہل چلتے چلتے وہ بیل الٹ کر گر گیا اور پھر مر گیا۔صبح اٹھ کر میں نے یہ خواب حضرت صاحب سے بیان کی۔آپ نے خواب نامہ نکال کر دیکھا جس کے بعد میں نے تعبیر پوچھی تو فرمانے لگے۔ آپ لوگ زمیندار ہیں۔ زمینداروں والے نظارے خواب میں نظر آ جاتے ہیں۔ مَیں نے اصرار کیا کہ تعبیر بتائیے تو فرمایا کہ سب خوابیں درست نہیں ہوتیں۔بعض اوقات خیال سے بھی خواب آ جاتی ہے۔مگر مَیں نے پھر بھی اصرار کیا جس پر فرمایا کہ تم تعبیر بتا دو گے اور شور پڑ جائے گا اگر وعدہ کرو کہ نہ بتاؤ گے تو بتاؤں گا۔ مَیں نے وعدہ کیا تو آپ نے بتایا کہ یہ لڑکا فوت ہو جائے گا۔ چنانچہ دوسرے دن وہ لڑکا فوت ہو گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا علی شیر کو مَیں نے دیکھا ہے۔بہت مشرع صورت تھی اور ہاتھ میں تسبیح رکھتے تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت مخالف تھے۔ ان کی لڑکی عزّت بی بی ہمارے بھائی مرزا افضل احمد کے عقد میں آئی تھی اور وہ بھی اوائل عمر میں سخت مخالف تھی مگر اب چند سال سے سلسلہ میں داخل ہیں۔

(562) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدالمحی صاحب عرب نے مجھ سے ایک روز حضرت خلیفہ اوّلؓ کے زمانہ میں ہی ذکر کیا کہ حضرت صاحب کی سخاوت کا کیا کہنا ہے۔مجھے کبھی آپ کے زمانہ میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ جو ضرورت ہوتی۔ بلا تکلف مانگ لیتا اور حضور میری ضرورت سے زیادہ دے دیتے اور خود بخود بھی دیتے رہتے۔ جب حضور کا وصال ہو گیا تو حضرت خلیفہ اوّلؓ حالانکہ وہ اتنے سخی مشہور ہیں میری حاجت براری نہ کر سکے۔آخر تنگ ہو کر مَیں نے ان کو لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ تو بن گئے مگر میری حاجات پوری کرنے میں تو ان کی خلافت نہ فرمائی۔حضرت صاحب تو میرے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا کرتے تھے۔اس پر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے میری امداد کی۔مگر خدا کی قسم! کہاں حضرت صاحب اور کہاں یہ۔ان کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔

(563) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ سخت بیمار ہو گئے۔یہ اس زمانہ کی بات ہے جب وہ حضور کے مکان میں رہتے تھے۔حضور نے بکروں کا صدقہ دیا۔مَیں اس وقت موجود تھا۔مَیں رات کو حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس ہی رہا اور دواء پلاتا رہا۔صبح کو حضور تشریف لائے۔حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا کہ حضور! ڈاکٹر صاحب ساری رات میرے پاس بیدار رہے ہیں اور دوا وغیرہ اہتمام سے پلاتے رہے ہیں۔حضور علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ ہم کو بھی ان پر رشک آتا ہے۔یہ بہشتی کنبہ ہے۔یہ الفاظ چند بار فرمائے۔

(564) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مَیں نے حضرت احمد علیہ السلام کو بارہا نماز فریضہ اور تہجد پڑھتے دیکھا۔آپ نماز نہایت اطمینان سے پڑھتے۔ ہاتھ سینے پر باندھتے۔ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو سہار لیتے۔ آمین آہستہ پڑھتے تھے۔رَفعِ یَدَین کرتے تھے۔رفع سبابہ یاد نہیں مگر اغلبًا کرتے تھے۔تہجد میں دو رکعت وتر جُدا پڑھتے اور پھر سلام پھیر کر ایک رکعت الگ پڑھتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے علم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رفع یدین نہیں کرتے تھے اور مجھے حضرت صاحب کا رفع سبابہ کرنا بھی یاد نہیں۔ گو مَیں نے بعض بزرگوں سے سُنا ہے کہ آپ رفع سبابہ کرتے تھے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ قاضی صاحب اپنی تحریرات میں حضرت صاحب کا عموماً حضرت احمدؑ علیہ السلام کے الفاظ سے ذکر کرتے ہیں۔اس لئے مَیں نے ان کی روایت میں وہی قائم رکھا ہے۔اور یہ جو قاضی صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں سے سہارا دیتے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ جوانی کے زمانہ میں آپ کا دایاں ہاتھ ایک چوٹ لگنے کی وجہ سے کمزور ہو گیا تھا اور اسے سہارے کی ضرورت پڑتی تھی۔

(565) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ بمقام گورداسپور 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بخار تھا۔آپ نے خاکسار سے فرمایا کہ کسی جسیم آدمی کو بلاؤ جو ہمارے جسم پر پھرے۔خاکسار جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور کو لایا۔ وہ چند دقیقہ پھرے۔مگر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کا وجود چنداں بوجھل نہیں کسی دوسرے شخص کو لائیں۔شاید حضور نے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب دہلوی کا نام لیا۔خاکسار ان کو بلا لایا۔جسم پر پھرنے سے حضرت اقدس کو آرام محسوس ہوا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ کیفیت اعضاء شکنی کے وقت کی ہوگی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ خواجہ صاحب اور ڈاکٹر صاحب مرحوم ہر دو نہایت بھاری جسم کے تھے۔ شاید کم و بیش چار چار من کے ہونگے۔اور ڈاکٹر صاحب کسی قدر زیادہ وزنی تھے۔اور ان کا قد بھی زیادہ لمبا تھا۔ گو ویسے خواجہ صاحب بھی اچھے خاصے لمبے تھے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ قاضی صاحب نے جو ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب کو دہلوی لکھا ہے یہ درست نہیں وہ اصل میں گوڑیانی کے رہنے والے تھے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ○اَللّٰہُ الصَّمَدُ○لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ○وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ○

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔اللہ بے احتیاج ہے۔نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔ (الاخلاص:2تا5)

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف ہمارا اعتقاد ہمیں نہیں بچائے گا، نہ ہمارا اعتقاد انقلابی تبدیلیاں لائے گا بلکہ ہمارے عمل ہیں جو انقلاب لائیں گے
خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کیلئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تا کہ
وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے

40ویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی منعقدہ مورخہ 6و7/نومبر 2021 کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   و علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

اسلام آباد (یو.کے)

26-10-2021

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ جرمنی   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ جرمنی کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور اسے نیک نتائج سے نوازے۔ آمین!

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کیلئے بھیجا، ہم اُس کے ماننے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے چودہ سو سال کے عرصے میں جن اندھیروں نے دلوں پر قبضہ کر لیا تھا، اُنہیں روشنیوں میں بدلنا تھا۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ جو ہمارے بڑوں نے کئے، چاہے وہ صحابہ تھے یا اُن کے بعد ہونے والے احمدی تھے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے عمل اور اعتقاد میں کوئی تضاد تو نہیں؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد اور نعرے صرف وقتی جذبات تو نہیں؟ جن شرائط پر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اُن کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کیلئے ہم عملی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ نہیں؟ قرآنِ کریم میں نماز کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی اہمیت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ شرائط بیعت کی تیسری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ ”بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 564)

یہاں صرف یہی نہیں فرمایا کہ عہد کرو کہ نمازیں ادا کرو گے، بلکہ پنجوقتہ نماز اور ان کی ادائیگی موافق حکم خدا اور رسول ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف ہمارا اعتقاد ہمیں نہیں بچائے گا، نہ ہمارا اعتقاد انقلابی تبدیلیاں لائے گا بلکہ ہمارے عمل ہیں جو انقلاب لائیں گے انشاء اللہ۔ پس خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کیلئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تا کہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔

ایک احمدی نے اپنے عہد میں، عہدِ بیعت میں اس بات کا اقرار کیا ہوا ہے کہ اس نے تقویٰ میں ترقی کرنی ہے، تمام اعلیٰ اخلاق اپنانے ہیں، اس لئے آپ سب کو خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انصار اللہ ہیں۔ ایک ایسی عمر ہے جو نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا اعلان کرتے ہیں۔

عہدِ بیعت کا خلاصہ کیا ہے؟ شرک سے اجتناب کرنا، جھوٹ سے بچنا، لڑائی جھگڑوں اور ظلم سے بچنا، خیانت سے بچنا، فساد اور بغاوت سے بچنا، نفسانی جوش کو دبانا، پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کرنا، تہجد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا، استغفار دعاؤں اور درود کی طرف توجہ دینا، تسبیح و تحمید کرنا، تنگی اور آسائش ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے وفا کرنا، قرآنِ شریف کے احکامات پر عمل کرنا، تکبر تخوت سے پرہیز کرنا، عاجزی اور خوش خلقی کا اظہار کرنا، ہمدری خلق کا جذبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے اندر پیدا کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل اطاعت کا جوُا اپنی گردن پر ڈالنا۔ یہ ہے خلاصہ شرائطِ بیعت کا۔ اور یہ کم از کم معیار ہے جس کی ایک احمدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توقع فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم آپ کی توقعات اور تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں اور ہماری ایک کے بعد دوسری نسل توحید کے قیام اور عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرتی چلی جائے۔ آمین!

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(شکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17/دسمبر 2021ء)

سالانہ اجتماعات 2022ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 21، 22، 23/اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔   (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر ✡ یہ تو ہے سب شکل اُن کی ہم تو ہیں آئینہ دار

ساٹھ سے ہیں کچھ برس میرے زیادہ اس گھڑی ✡ سال ہے اب تیسواں دعوے پہ از روئے شمار

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں ✡ مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ ✡ وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

جہیز کی نمائش ایک غلط رسم ہے

”شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں، جیسے بری کو دکھانا یا وہ سامان جو دولہا والے دولہن کیلئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار، باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے۔ اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے، باقی سب فضول رسمیں ہیں۔ ایک تو بری یا جہیز کی نمائش سے اُن لوگوں کا مقصد جو صاحبِ توفیق ہیں صرف بڑھائی کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ دیکھ لیا ہمارے شریکوں نے بھائی بہن یا بیٹا بیٹی کو شادی پر جو کچھ دیا تھا ہم نے دیکھو کس طرح اس سے بڑھ کر دیا ہے۔ صرف مقابلہ اور نمود و نمائش ہے ......صرف رسموں کی وجہ سے، اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں، قرضوں میں نہ گرفتار کریں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں اور بیعت کی دس شرائط پر پوری طرح عمل کریں گے ......جبکہ بیعت کرنے کے بعد تو وہ یہ عہد کر رہا ہے کہ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت مکمل طور پر اپنے اوپر طاری کر لے گا۔ اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم رواج اور ہوا و ہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں، صفحہ 101 تا 103)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح ارشاد مرکزیہ قادیان)

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں قادیان دارالامان کی وسعت اور عمارات کی تعمیر وتجدید

(عطاءالٰہی احسن غوری، ناظم تعمیرات صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قادیان میں مبعوث فرمایا اُس وقت قادیان کی حالت ایسی تھی جس کا نقشہ خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پاکیزہ منظوم کلام میں کچھ اس طرح سے کھینچا ہے کہ ؎

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار

اس شعر کے مطابق قادیان کی کیفیت بالکل ایسی ہی تھی جیسی کہ کسی تاریک غار میں کوئی چیز دنیا کی نظروں سے بالکل مخفی اور پوشیدہ ہو۔ یہاں دنیا کی رنگینیوں میں سے کچھ بھی نہ تھا۔ پرانی وضع کے چند نیم پختہ اور کچے مکانوں پر مشتمل بستی تھی۔ گنتی کی دو چار دکانیں تھیں جہاں نمک مرچ ہلدی اور ریوڑیوں اور گُڑ کے علاوہ زندگی کی ضروریات میں سے کوئی چیز دستیاب نہ تھی۔ دو روپئے کا آٹا تک بھی تو نہ ملتا تھا۔ پان جیسی چھوٹی چیز بھی تو نہ ملتی تھی۔ یہاں ایک کچے مکان میں پرائمری سکول ہی یہاں کی سب سے بڑی درسگاہ تھی۔ ایک چھوٹی سی صندوقچی میں برانچ پوسٹ آفس کی ساری کائنات تھی۔ کوئی انبوہِ مردمان نہ تھا اور نہ ہی کسی قسم کی گہما گہمی۔ ایک سکون تھا مگر بے لُطف سا اور ایک سناٹا تھا اُکتا دینے والا۔ یہاں کی راتیں تو تھیں ہی راتیں لیکن یہاں کے دن بھی راتوں کو شرما دینے والے تھے۔ قادیان کی یہ بستی کیا تھی؟ زندگی کی ایک فرسودہ سی ڈگر پر چلتے ہوئے چند نفوس کا شب بسیرا!

لیکن اچانک آسمان پر خدا کی انگلی نے ایک دن اس بستی کی لوحِ تقدیر پر کچھ لکیریں پھیر دیں۔ کچھ مٹا دیا اور کچھ لکھ دیا۔ اب خدا کی مشیّت نے اس تاریک بستی کو تخت گاہِ مسیح آخرالزماں کے طور پر چُن لیا تھا چنانچہ یہاں پر اس زمانے کا اولوالعزم پیدا ہوا اور کائنات کے ذرّے ذرّے نے اس بستی کو یہ دعا دی کہ ؎

سدا سہاگن رہے یہ بستی جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی

جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے الٰہی حکم کے ماتحت گوشۂ گمنامی سے باہر آکر یہ اعلان فرمایا کہ میں ہی وہ موعود ہوں جس کا اقوامِ عالم مدّت سے انتظار کر رہی تھیں تو چاروں طرف سے سعید روحیں آپؑ کے اِردگرد جمع ہونے لگیں۔ لیکن ساتھ ہی آپؑ کی مخالفت کا وہ طوفان برپا ہوا جس نے ایک وقت میں قادیان میں آپؑ کیلئے ایسے حالات پیدا کردیئے کہ آپؑ قادیان سے ہجرت کا سوچنے لگے۔ آپؑ کے مریدوں میں سے بعض مخلصین نے اپنے اپنے علاقوں میں آپؑ کو رہنے کی دعوت دی اور آپؑ کی حفاظت کی ذمّہ داری بھی قبول کی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نوبت نہیں آئی کیونکہ خدا تعالیٰ نے 1882ء میں جب آپؑ اسلام کے دفاع کیلئے براہین احمدیہ لکھ رہے تھے آپؑ کو یہ تسلّی دلا دی تھی کہ حالات جو بھی ہیں وہ آپؑ کے حق میں ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یہ پیشگوئی براہین کے صفحہ 242 میں مرقوم ہے’’اِنِّیْ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ مَّا اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ‘‘

(سراج منیر، روحانی خزائن، جلد12، صفحہ 73)

ترجمہ ’’مَیں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور مَیں اپنی طرف سے محبت تیرے پر ڈالوں گا۔ یعنی بعد اس کے کہ لوگ دشمنی اور بغض کریں گے یک دفعہ محبت کی طرف لوٹائے جائیں گے جیسا کہ یہ مہدی موعود کے نشانوں میں سے ہے‘‘ اور پھر فرمایا کہ ’’جو لوگ تیرے پر ایمان لائیں گے ان کو خوشخبری دے کہ وہ اپنے ربّ کے نزدیک قدم صدق رکھتے ہیں اور جو مَیں تیرے پر وحی نازل کرتا ہوں تو اُن کو سنا۔ خلق اللہ سے منہ مت پھیر اور ان کی ملاقات سے مت تھک۔ اور اس کے بعد الہام ہوا۔ وَ وَسِّعْ مَكَانَكَ یعنی اپنے مکان کو وسیع کرلے۔ اس پیشگوئی میں صاف فرما دیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا۔ پس تُو اُس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور ...... اُس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی۔‘‘

(سراج منیر روحانی خزائن، جلد12، صفحہ 73)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے ...... اس وعدے کو پورا فرمایا بلکہ وَسِّعْ مَكَانَكَ کا حکم فرما کر خود ہی ہر لحاظ سے اسکی وسعت کے تمام لوازمات اور انتظامات بھی پورے فرمائے اور اس الہام کو آج بھی ہم ایک نئی شان سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں اور یہ الہام آپ کو صرف ایک مرتبہ نہیں ہوا بلکہ کئی مرتبہ ہوا اور ہر مرتبہ جب آپؑ کو یہ الہام ہوا تو اس کی وسعتوں کی شان بھی بڑھتی چلی گئی اور یہی آپؑ نے فرمایا ہے کہ متعدد مرتبہ ہونے کا مطلب ہی یہ تھا کہ وسعتوں کی شان بڑھتی چلی جائے گی ...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب یہ الہام ہوا تو یہ دعویٰ مسیحیت سے پہلے کا واقعہ ہے، آپؑ کے پاس بظاہر دنیاوی لحاظ سے کچھ بھی نہیں تھا۔ لیکن خدائی حکم تھا اس لئے پورا کرنا بھی آپؑ نے ضروری سمجھا اور آپؑ نے اُسے کس طرح پورا فرمایا؟ اس بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت درج فرمائی ہے۔ پیش کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ’’میاں عبداللہ سنوری صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضورؑ کو جب وَسِعْ مَكَانَكَ (یعنی اپنے مکان وسیع کر) کا الہام ہوا تو حضورؑ نے مجھ سے فرمایا کہ مکانات بنوانے کیلئے تو ہمارے پاس روپیہ ہے نہیں۔ اس حکم الٰہی کی اس طرح تعمیل کردیتے ہیں کہ دو تین چھپر (گھاس پھوس کے) بنوا لیتے ہیں۔ چنانچہ حضورؑ نے مجھے اس کام کے واسطے امرتسر، حکیم محمد شریف صاحب کے پاس بھیجا جو حضورؑ کے پرانے دوست تھے اور جن کے پاس حضورؑ اکثر امرتسر میں ٹھہرا کرتے تھے تاکہ مَیں ان کی معرفت چھپر باندھنے والے اور چھپر کا سامان لے آؤں ...... چنانچہ میں جاکر حکیم صاحب کی معرفت امرتسر سے آدمی اور چھپر کا سامان لے آیا اور حضرت صاحب نے اپنے مکان میں تین چھپر تیار کروائے۔ یہ چھپر کئی سال تک رہے پھر ٹوٹ پھوٹ گئے۔‘‘ تو یہ حالات تھے کہ مکانوں کی وسعت کیلئے رقم نہیں تھی۔ صرف طاقت تھی، توفیق تھی تو چھپر ڈالنے تک کی۔ یہ تو آپؑ کو یقین تھا کہ خدا تعالیٰ نے جب الہام کیا ہے تو سامان بھی پیدا فرمائے گا۔ لیکن اپنی طاقت کے مطابق اس الہام کے بعد فوری عمل بھی ضروری تھا۔ اس لئے جو موجود تھا اس سے ظاہری سامان آپؑ نے فوراً کردیا۔ لیکن یہ الہام کیونکہ آپؑ کو بار بار اور مختلف جگہ پر ہوا ہے اور مختلف مواقع پر ہوا ہے اس لئے ہر مرتبہ یہ الہام ہونے پر آپؑ اس یقین سے بھر جاتے تھے کہ اب ایک نئی شان سے اس الہام کے پورا ہونے کے سامان ہوں گے ...... جب اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو خوشخبری دیتا ہے اور حکم دیتا ہے تو اس کو پورا کرنے کے سامان بھی مہیا فرماتا ہے۔ اور آپ کے الہامات کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے ہم آج تک دیکھ رہے ہیں۔ کہاں تو آپؑ صرف چھپروں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی بات کو ظاہری رنگ میں پورا فرما رہے ہیں اور پھر وہ وقت بھی آیا جب آپؑ نے اپنی زندگی میں ہی دارالمسیح میں بھی اور قادیان میں بھی مکانیت میں وسعت پیدا کی۔ قادیان میں آنے والے مہمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور ان کی رہائش اور کھانے پینے کے انتظامات بھی آپؑ فرماتے رہے۔ اس میں وسعت پیدا ہوتی چلی گئی۔ پھر خلافت اولیٰ اور ثانیہ میں مکانیت میں بھی اور مساجد میں بھی وسعت ہوئی۔ پھر پارٹیشن کے بعد قادیان میں احمدیوں کیلئے حالات کچھ تھوڑے سے خراب ہوئے لیکن دارالمسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت کی جو پرانی جگہیں تھیں وہ بہرحال جماعت کے پاس ہی رہیں اور 1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دورہ کیا تو اس دورہ کے بعد وَسِّعْ مَكَانَكَ کا پھر ایک نیا دور شروع ہوا۔ جہاں احمدیوں کے مکانوں میں بھی اور جماعتی عمارات میں بھی خوب اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پھر 2005ء میں میرے دورے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مزید توفیق عطا فرمائی کہ قادیان میں جماعتی عمارات میں وسعت پیدا ہوئی اور جماعتی مرکزی عمارات کے علاوہ آسٹریلیا، امریکہ، انڈونیشیا، ماریشس وغیرہ نے وہاں اپنے بڑے وسیع گیسٹ ہاؤسز بنائے۔ جماعتی طور پر ایم ٹی اے کی خوبصورت بلڈنگ اور دفتر نشر واشاعت بن گیا۔ کتب کے سٹور بھی اس میں مہیا کئے گئے ہیں۔ بڑے بڑے ہال بنائے گئے ہیں۔ دو منزلہ نمائش ہال بنایا گیا۔ ایک بڑی وسیع تین منزلہ لائبریری بنائی گئی ہے۔ فضل عمر پریس کی تعمیر ہوئی۔ لجنہ ہال بنا۔ ایک تین منزلہ گیسٹ ہاؤس مرکزی طور پر بنایا گیا۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مزید توسیع ہوئی اور نئے بلاک بنے اور اس طرح بے شمار نئی تعمیر اور توسیع ہوئی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسجد اقصیٰ میں توسیع کی گئی ہے۔ جس میں صحن سے پیچھے ہٹ کے تقریباً تین منزلہ جگہ مہیا کی گئی ہے اور اس میں جو نئی جگہ بنی ہے اس میں تقریباً پانچ ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح قادیان میں کئی دوسری مساجد کی تعمیر ہوئی اور سب کی تفصیل کا تو بیان نہیں ہوسکتا اور نہ بغیر دیکھے اس وسعت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے جو ان نئی تعمیرات کی وجہ سے وہاں قادیان میں ہو رہی ہے۔ یہ چند تعمیرات جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے یہ گزشتہ تین چار سال کے عرصہ میں ہوئی ہیں تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کرنا کہ ہر روز ہم اس الہام کی شان دیکھ رہے ہیں اور نہ صرف قادیان میں بلکہ دنیا میں ہر جگہ حتی کہ پاکستان میں بھی نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے۔ ہمارے مخالفین سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کرنا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن جہاں تک اسکے وَسِّعْ مَكَانَكَ کا سوال ہے اللہ تعالیٰ ہر روز ہمیں ایک شان سے اسے پورا ہوتا دکھا رہا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 12/جون 2009ء)

پس وِسّع مکانك کا الہام خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں پوری شان وشوکت سے پورا ہوا ہے بلکہ پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ قادیان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں جس قدر بھی تعمیرات ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں ان سب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی راہنمائی شامل ہے۔ محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ برائے امور بھارت، نیپال، بھوٹان اس سلسلہ میں ہر چھوٹے بڑے اَمر میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی حاصل کر کے ہمیں پہنچاتے ہیں۔ اس طرح سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں تمام کام انجام پذیر ہو رہے ہیں۔ قادیان

دارالامان میں گزشتہ سالوں میں جو تعمیراتی کام ہوئے ہیں ان کی ایک جھلک ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

بہشتی مقبرہ قادیان

(I) قادیان کی سرزمین کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہ مسیح آخرالزماں کی آخری آرام گاہ بھی ہے۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تھی تو تدفین کے بعد ابتداء میں حضرت اقدس کا مزار مبارک بالکل کچا رکھا گیا تھا اور محض شناخت کیلئے قبر کے سرہانے چونے کی دیوار پر سیاہی سے عارضی طور پر یہ الفاظ لکھ دیئے گئے ”جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رئیس قادیان مسیح موعود ومجدد صدی چہاردہم تاریخ وفات 26/مئی 1908ء۔“ خلافت ثانیہ میں جب کہ بارشوں کی وجہ سے دیوار کی سیاہی کے الفاظ ڈھل گئے تو سنگ مرمر کا مستقل کتبہ نصب کیا گیا جس پر یہ الفاظ درج کئے گئے: مزار مبارک حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ وعلیٰ مطاعہ محمد الصلوٰۃ والسلام تاریخ وفات 24/ربیع الثانی 1326ھ بمطابق 26/مئی 1908۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سن 2017 میں یہ سنگ مرمر کافی پیلا پڑ چکا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری وراہنمائی سے مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، مزار حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور یادگار حضرت اماں جانؓ کے کتبہ جات کے پتھر تبدیل کئے گئے۔ نئے اور سفید سنگ مرمر میں عبارات کو سیاہ پتھر سے Stone Inlay تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے لکھوایا گیا اور نئے پتھروں کو کتبہ جات میں نصب کیا گیا۔ اسی طرح سنگ مرمر کا چپس بھی قبور پر ڈالا گیا۔ یہ تمام کام 2019 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

(II) احاطہ خاص کی چاردیواری جو کہ خلافت ثانیہ میں نومبر 1925 میں تعمیر ہوئی تھی، گو کہ مضبوط تھی لیکن گارے کی چنائی ہونے کی وجہ سے اس میں سیلن بہت زیادہ ہو جاتی تھی جس وجہ سے پینٹ تھوڑے ہی عرصہ میں خراب ہو جاتا تھا اور یوں دیوار معیوب نظر آتی تھی۔ سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات ومنظوری سے سن 2019 میں احاطہ خاص کے اِردگرد RCC کی مضبوط چاردیواری تعمیر کی گئی۔ اسی طرح نئے داخلی گیٹ نصب کئے گئے۔ داخلی گیٹ کی پیشانی پر سنگ مرمر میں سیاہ پتھر سے Inlay کے ذریعہ عبارات لکھوائی گئیں۔ مختلف زبانوں میں بہشتی مقبرہ کا تعارف اور وہ دعائیں جو حضور علیہ السلام نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کیلئے کی ہیں آویزاں کی گئیں۔ یہ تمام کام سن 2019 میں مکمل ہوا۔ الحمدللہ۔

(III) بہشتی مقبرہ میں موجود قبور کے کتبہ جات مختلف شکلوں اور مختلف پیمائشوں کے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی و منظوری سے تمام کتبہ جات کو محراب نما بنا کر ایک جیسی شکل دی گئی اور قطعہ جات میں کتبہ جات کے مختلف سائز کو ایک جیسا کیا گیا۔ تمام کتبہ جات کی تعارفی پلیٹس کو تبدیل کرتے ہوئے نئی پلیٹس لگوائی گئیں۔ یہ تمام کام سن 2016 میں مکمل ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب 1991 میں قادیان دارالامان تشریف لائے تھے تو مورخہ 20/دسمبر 1991 کو بہشتی مقبرہ میں قبور کے کتبہ جات کے مختلف سائزز اور شکلیں دیکھ کر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ”یہ ایک ہی سائز میں ہونے چاہئیں۔“ (کتاب دورہ قادیان 1991 صفحہ 53) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ خواہش حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ مبارک میں پوری ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(IV) بہشتی مقبرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تعمیر کردہ ایک مکان بھی موجود ہے جسے مکان حضرت اماں جانؓ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ 1905 میں زلزلے کے بعد جب حضور علیہ السلام نے بہشتی مقبرہ میں مع اہل خانہ قیام فرمایا تھا تو یہ مکان بھی انہیں دنوں میں حضور علیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا۔ پھر یہ مکان اس لحاظ سے بھی تاریخی ہے کہ اسی مکان کے درمیانی کمرے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپؑ کا جسد اطہر لاہور سے لاکر رکھا گیا تھا جہاں احباب جماعت نے آپؑ کا آخری دیدار کیا تھا۔ سن 2013 میں اس مکان کی حالت بہت خستہ ہو چکی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی ومنظوری سے اس مکان کو اسکی اصل حالت پر رینوویٹ کیا گیا۔ یہ کام سن 2014 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

(V) بہشتی مقبرہ میں ہی وہ بابرکت مقام بھی ہے جسے شاہ نشین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جہاں حضور علیہ السلام اپنے خدام کے ساتھ جب باغ میں تشریف لاتے تو اس مقام پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ اسی جگہ محفل عرفان منعقد ہوتی اور حضور علیہ السلام خدام کے ہمراہ باغ کے پھل بھی تناول فرماتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی راہنمائی و منظوری سے اس جگہ سنگ مرمر کی ایک خوبصورت بارہ دری تعمیر کی گئی ہے۔ شاہ نشین کے اصل مقام پر سنگ مرمر کا ایک بینچ بھی رکھا گیا ہے۔ باغ بہشتی مقبرہ کے درمیان سنگ مرمر کی یہ بارہ دری نہایت ہی خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ بارہ دری کی تعمیر کا کام سن 2015ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

(VI) اسی طرح بہشتی مقبرہ کی تمام چاردیواری کی مرمت کر کے اس کو اندر وباہر سے پلستر کر کے پینٹ کیا گیا۔ بہشتی مقبرہ کے راستوں کی مرمت کی گئی۔ بے ترتیب درختوں کو ختم کر کے ایک ترتیب کے ساتھ پھول بوٹے اور درخت لگائے گئے اور بہشتی مقبرہ کی تزئین میں اضافہ کیا گیا۔ بہشتی مقبرہ کے تمام راستوں میں LED Lights لگا کر اسے روشن کیا گیا۔ یہ تمام کام سن 2014 اور 2015 میں مکمل کئے گئے۔ الحمدللہ۔

یادگار مقام ظہور قدرت ثانیہ و پارک بہشتی مقبرہ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008 کے موقع پر بہشتی مقبرہ قادیان میں ایک یادگاہ تعمیر کی گئی تھی جس میں شیشے کی پلیٹس نصب کی گئی تھیں۔ لیکن شدید گرم موسم کی وجہ سے یہ شیشہ بار بار ٹوٹ رہا تھا اور اس کی Layers بھی کھل رہی تھیں۔ لہٰذا ماہرین سے مشورہ کرنے کے بعد سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی حاصل کی گئی اور پھر شیشوں کو ہٹا کر سنگ مرمر کی ایک خوبصورت یادگار تعمیر کی گئی۔ اس یادگار میں سفید سنگ مرمر میں نیلے رنگ کے پتھر سے قرآنی آیات، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات Inlay تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے لکھوائے گئے۔ یادگار میں فاؤنٹین بھی لگائے گئے اور لائیٹس بھی نصب کی گئیں۔ یہ پراجیکٹ سن 2016 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

اسی طرح بہشتی مقبرہ میں مقام ظہور قدرت ثانیہ کے قریب ہی خالی جگہ پر ایک پارک کی بھی تعمیر کی گئی جس کے درمیان میں ایک فوارہ بھی نصب کیا گیا۔ یہ پراجیکٹ سن 2015 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

مسجد اقصیٰ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر مسجد اقصیٰ کی چوتھی مرتبہ توسیع کی گئی۔ جس عمارت کو گرا کر مسجد اقصیٰ کی توسیع کی گئی اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد میں ایک متعصب اور مخالف نے تعمیر کیا تھا جو آنے جانے والے احمدی احباب سے گالی گلوچ کیا کرتا تھا اور ان کو تکلیف پہنچایا کرتا تھا۔ جب احباب جماعت نے اپنی تشویش کا اظہار کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ”یہ کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ شاہی کیمپ کے پاس کوئی شخص نہیں ٹھہر سکتا۔“

(الفضل، 3/مئی 1932)

اسکے بعد ہی مالک مکان پر پے در پے مصیبتیں آنے لگیں اور اس نے عمارت کو منحوس خیال کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو فروخت کر دیا۔ یہ عمارت ایک لمبے عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ پھر اسے منہدم کر کے مسجد اقصیٰ کی توسیع کی گئی۔ مسجد کی تین منزلہ جدید عمارت کا سنگ بنیاد مورخہ 7/جون 2008 کو مرکزی نمائندہ محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ لندن نے ناظران، وکلاء و ممبران صدر انجمن احمدیہ ودرویشان قادیان کے ہمراہ رکھا۔ مسجد کی توسیع کا کام 2011 میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ پھر 2017 میں مسجد اقصیٰ کے جدید حصہ میں عمدہ قسم کی لکڑی کے کھڑکی دروازے لگائے گئے اور اعلیٰ قسم کی پالش سے انہیں مزین کیا گیا۔ اسی طرح نمازیوں کی سہولت کیلئے لفٹ بھی لگائی گئی۔

اسی طرح مسجد اقصیٰ کے قدیمی حصہ میں بھی حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی راہنمائی میں رینوویشن کے کام کئے گئے۔ قدیمی حصہ کو ریٹروفٹنگ کے ذریعہ مضبوطی دی گئی۔ پرانی بالوں والی چھت کو تبدیل کر کے RCC کی چھت ڈالی گئی۔ قدیمی حصہ والے گنبدوں کی طرز پر مسجد اقصیٰ کی چھت پر دوسری جانب بھی بالکل ویسے ہی گنبد بنائے گئے۔ مسجد اقصیٰ کے قدیمی حصہ کے بیرونی دَر کو محرابوں سے مزین کرتے ہوئے ان میں لکڑی کے خوبصورت دروازے لگائے گئے اور درمیان میں ایک وسیع داخلی گیٹ بنایا گیا جس پر گنبد اور مینارے تعمیر کئے گئے۔ یہ تمام کام سن 2017 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

مسجد مبارک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں مسجد مبارک کی بھی رینوویشن ہوئی۔ یہ وہی مبارک مسجد ہے جو کہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو کہ خدا کے کلام والہام میں مبارک کہلائی۔ اس میں ہر آنے والا مبارک کہلایا اور ہر ہونے والا کام بھی مبارک کہلایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی وتوجہ کے طفیل سن 2014 میں اس مسجد کی رینوویشن پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ قدیمی حصہ کے مینارے جو بعد کی زائد تعمیرات میں مدغم ہو گئے تھے انہیں ان کی اصل حالت پر دوبارہ قائم کیا گیا۔ مسجد کی سیڑھیوں کو کشادہ اور وسیع کیا گیا۔ چھت کی مرمت ہوئی۔ چھت پر جس جگہ شاہ نشین ہوا کرتا تھا جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما ہوتے تھے اور دربارِ شام لگا کرتا تھا اس جگہ سنگ مرمر کا ایک بینچ رکھا گیا تا کہ یادگار رہے اور بعد کی نسلیں دیکھ سکیں کہ کس جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما ہوتے تھے۔ مسجد کے اندرونی جانب بھی مرمتی کام ہوئے۔ مسجد کو ساؤنڈ پروف بنایا گیا اور جدید ساؤنڈ سسٹم لگایا گیا۔ مسجد کے کھڑکی دروازوں کو عمدہ طریق پر پالش کیا گیا اور سامنے سے مسجد کے ایلیویشن کو بھی مزید خوبصورت بنایا گیا۔ اسی طرح مسجد مبارک کیلئے لفٹ بھی لگائی گئی۔ الحمدللہ۔

دارالمسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورِ خلافت میں دارالمسیح کے تمام مکانات کی رینوویشن کی گئی ہے جس میں سب سے اوّل تو ”الدار“ ہے جس میں خدا کے اس رسول کی پیدائش سے لے کر جوانی اور پھر نبوت کا سارا زمانہ اسی درودیوار کو برکتیں بخشتے ہوئے گزرا۔ الدار میں کمرہ پیدائش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، دالان حضرت اماں جانؓ، کمرہ پیدائش حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، گول کمرہ اور دیگر تمام حصوں کی رینوویشن ہوئی۔ چونکہ یہ دیواریں بہت قدیم ہیں اور اکثر میں چھوٹی اینٹ کے ساتھ چونے اور گارے کا استعمال ہوا ہے اس لئے ان دیواروں میں سیلن کے بہت مسائل تھے۔ چنانچہ تمام دارالمسیح میں واٹر پروفنگ کر کے دوبارہ پلستر کیا گیا تا کہ دیواروں میں سیلن باقی نہ رہے۔ اسی طرح اکثر مقامات پر ریٹروفٹنگ کے ذریعہ اصل دیواروں کو متاثر کئے بغیر مکانات کو مضبوطی دی گئی۔ رینوویشن کے دوران دارالمسیح کو حتی المقدور

اصل نقشہ کے مطابق Restore کیا گیا ہے۔

الدار کے علاوہ دیگر مکانات بھی ہیں جن میں مکان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ، مکان حضرت اُم طاہرؓ، مکان حضرت اُم وسیمؓ، مکان حضرت اُم متینؓ، مکان حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ، مکان حضرت مرزا رشید احمد صاحبؓ، مکان حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ اور قصرِ خلافت شامل ہیں، جن کی عمدہ رنگ میں رینوویشن کی گئی اور اُن کو ان کی اصل حالت میں محفوظ کیا گیا۔ اسی طرح دار المسیح میں مکان حضرت اُم طاہرؓ سے ملحق گلشن احمد میں ایک خوبصورت پارک کی تعمیر کی گئی ہے۔ اس طرح سے پورے دار المسیح کو رینوویٹ کیا گیا ہے اور اس کی خوبصورتی قابل دید ہے۔ یہ تمام کام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ سعید میں ہی مکمل ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

عمارت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

دار المسیح کے سامنے تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور مدرسہ احمدیہ کی پرانی عمارت تعمیر شدہ تھی۔ اس کا کچھ حصہ تو بہت ہی خستہ ہو چکا تھا اور کچھ حصہ کی رینوویشن ہونے والی تھی۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی و منظوری سے زیادہ خستہ حصہ کو منہدم کیا گیا اور بقیہ حصہ کو رینوویٹ کر کے ایک خوبصورت عمارت کی شکل دی گئی۔ عمارت کے صحن میں پھول پودے لگا کر اس پورے احاطہ کو خوشنما بنایا گیا۔ یہ تمام کام سن 2015 میں مکمل ہوئے۔ اس عمارت کے تیار ہونے سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید و وقف جدید کا انتظام بہت بہتر ہو گیا ہے۔ الحمدللہ۔

دفتر نشر و اشاعت کی عمارت ''البلاغ'' کی تعمیر

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں دفتر نشر و شاعت کیلئے ایک وسیع و عریض عمارت تعمیر کی گئی ہے جسکا نام سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''البلاغ'' منظور فرمایا ہے۔ اس کے گراؤنڈ فلور میں دفتر نشر و اشاعت اور شعبہ سمعی بصری قائم ہے۔ اسی طرح نظارت نشر و اشاعت کیلئے کتب کا ایک وسیع و عریض گودام بھی بنایا گیا ہے جہاں کتب کے Stocks کو رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح اسی عمارت کے فرسٹ فلور پر شعبہ نور الاسلام، نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ، نظارت دعوۃ الی اللہ شمالی و جنوبی ہند، نظارت تعلیم و دیگر کئی دفاتر قائم ہیں۔ اسی طرح مخزن تصاویر قادیان اور قرآن نمائش بھی اسی عمارت کے دو Halls میں قائم کی گئی ہیں۔ اس عمارت کی تعمیر کا کام سن 2009 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ہی قادیان دارالامان میں پریس قائم ہو چکا تھا پھر خلافت اولیٰ و ثانیہ کے بابرکت ادوار میں یہ پریس ترقی کرتا رہا۔ تقسیم ملک کے بعد ایک لمبے عرصہ تک قایان میں پریس بند رہا اور پھر خلافت ثالثہ میں 1979 میں فضل عمر پریس کے نام سے قادیان میں پریس کی دوبارہ شروعات ہوئی۔ ایک لمبے عرصہ تک یہ پریس بہت ہی محدود پیمانے پر کام کرتا رہا اور اکثر کتب جالندھر اور امرتسر سے ہی شائع کروانی پڑتی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں فضل عمر پریس کیلئے ایک وسیع و عریض عمارت تعمیر کی گئی جس کی تعمیر کا کام سن 2009 میں مکمل ہوا اور پریس کو نئی عمارت میں منتقل کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضور انور کی منظوری سے اندرون و بیرون ملک سے جدید پرنٹنگ و بائینڈنگ کی مشینری بھی یہاں لائی گئی۔ چنانچہ اب یہاں فور کلر مشین کے ساتھ ساتھ سنگل کلر پرنٹنگ کی کئی مشینیں ہیں۔ اسی طرح پلیٹ میکنگ اور بائینڈنگ کی جدید مشینری یہاں موجود ہے اور طباعت کے تمام کام جماعتی پریس میں سرانجام دیئے جاتے ہیں اور یہاں سے شائع شدہ کتب پوری دنیا میں بھجوائی جاتی ہیں۔ الحمدللہ۔

نور الدین لائبریری

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی و منظوری سے قادیان میں ایک وسیع و عریض لائبریری بھی تعمیر کی گئی ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''نور الدین لائبریری'' مقرر فرمایا ہے۔ یہ عمارت دو منزلہ ہے جس میں سلسلہ کی کتب و اخبارات کے علاوہ دیگر دنیوی علوم کے sections بھی موجود ہیں۔ اس عمارت کی تعمیر کا کام سن 2009 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا اور پھر سن 2018 میں اس عمارت کی رینوویشن بھی عمل میں لائی گئی۔ الحمدللہ۔

عمارت دفتر نظارت اُمور عامہ و خارجہ

دفتر نظارت امور عامہ و خارجہ کی عمارت بہت ہی خستہ ہونے کے باعث سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی و منظوری سے اس عمارت کو منہدم کر کے اسکی جگہ پر دو منزلہ عمارت تعمیر کی گئی جس میں گراؤنڈ فلور پر دفتر نظارت امور عامہ قائم ہے جب کہ فرسٹ فلور پر دفتر نظارت امور خارجہ قائم ہے۔ سن 2016 میں اس عمارت کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

عمارت دفتر نظامت تعمیرات

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے دفتر تعمیرات کیلئے ایک علیحدہ دو منزلہ عمارت دار المسیح کے قریب ہی تعمیر کی گئی ہے۔ اب اس عمارت کے بننے سے دفتر تعمیرات کے تمام انجینئرز، کارکنان و سپروائزرز کے بیٹھنے کا عمدہ انتظام ہو گیا ہے۔ اس عمارت کی تعمیر کا کام سن 2020 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

مساجد قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں قادیان کی تمام تاریخی مساجد کی بھی رینوویشن کی گئی ہے۔ جن کا ذیل میں مختصراً ذکر کیا جاتا ہے:

مسجد رحمٰن

اس مسجد کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعاؤں کے ساتھ مورخہ 2/اپریل 1927ء کو اپنے دست مبارک سے رکھی تھی۔ اس مسجد کیلئے ایک کنال زمین خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقف کی تھی۔ تقسیم ملک کے فسادات میں اس مسجد کے دو میناروں کو توڑ کر گرا دیا گیا تھا اور مسجد کا نشان ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد ایک لمبا عرصہ تک یہ مسجد غیر آباد رہی۔ پھر خلافت خامسہ کے دور میں محلہ دار الرحمت میں احمدی آبادی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے 2004 میں باقاعدہ نمازیں ادا کی جانے لگیں۔ ابتداء سے لے کر جنوری 2016 تک اس مسجد کا نام محلہ دار الرحمت کے نام پر مسجد دار الرحمت چلا آرہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سن 2016 میں اس مسجد کا نام مسجد رحمٰن منظور فرمایا۔ اس مسجد کی خستہ حالی کے پیش نظر اس کو منہدم کر کے ازسرِ نو بنانے کی تجویز پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ''انہیں بنیادوں پر بنائیں تبھی اس کی تاریخی اہمیت برقرار رہے گی۔'' چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق مسجد رحمٰن کو اس کی پرانی بنیادوں پر ہی تعمیر کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ایک کوارٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ تعمیر نو کے مکمل ہونے پر مورخہ 3/نومبر 2019 کو محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ برائے امور بھارت، نیپال، بھوٹان نے ممبران و ناظران صدر انجمن احمدیہ، وکلاء تحریک جدید، ناظمین وقف جدید اور افسران صیغہ جات کی موجودگی میں اس مسجد کا افتتاح کیا۔ الحمدللہ۔

مسجد سبحان

اس مسجد کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعاؤں کے ساتھ مورخہ 18/فروری 1935ء کو اپنے دست مبارک سے رکھی تھی۔ اس مسجد کیلئے ایک کنال زمین خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقف کی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد اس مسجد کو عارضی طور پر بند کر دیا گیا تھا جب محلہ دار البرکات میں احمدی آبادی کا اضافہ ہوا تو سن 2003 میں اسے دوبارہ نمازیوں کیلئے کھول دیا گیا۔ ابتداء سے لے کر جنوری 2016 تک اس مسجد کا نام محلہ دار البرکات کے نام پر مسجد دار البرکات چلا آرہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سن 2016 میں اس مسجد کا نام مسجد سُبحان منظور فرمایا۔ اس مسجد کی خستہ حالی کے پیش نظر اس کو منہدم کر کے ازسرِ نو بنانے کی تجویز پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ''انہیں بنیادوں پر بنائیں تبھی اسکی تاریخی اہمیت برقرار رہے گی۔'' چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق مسجد رحمٰن کو اس کی پرانی بنیادوں پر ہی تعمیر کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ایک کوارٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ تعمیر نو کے مکمل ہونے پر مورخہ 2/نومبر 2019 کو محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ برائے امور بھارت، نیپال، بھوٹان نے ممبران و ناظران صدر انجمن احمدیہ، وکلاء تحریک جدید، ناظمین وقف جدید اور افسران صیغہ جات کی موجودگی میں اس مسجد کا افتتاح کیا۔ الحمدللہ۔

مسجد ممتاز

اس مسجد کی تعمیر کا آغاز 1935ء میں ہوا۔ بعض معاندین احمدیت نے رُکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی مگر عارضی رُکاوٹ کے بعد 1936 میں اس کی تکمیل ہوئی اور مورخہ 23/مارچ یوم مسیح موعودؑ کے بابرکت دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصر کی نماز اس مسجد میں پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ تقسیم ملک کے وقت یہ مسجد عارضی طور پر بند کر دی گئی تھی۔ ریتی چھلہ میں نور ہسپتال کی جدید عمارت کی تعمیر کے بعد اسے دوبارہ کھول دیا گیا۔ پہلے یہ مسجد دار الفتوح کے نام سے موسوم تھی۔ سن 2016 میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام ''مسجد ممتاز'' منظور فرمایا۔ اس مسجد کی خستہ حالی کے پیش نظر اس مسجد کی رینوویشن عمل میں لائی گئی اور اس کو اس کی اصل حالت میں رینوویٹ کیا گیا۔ مسجد کے احاطہ میں دو کوارٹرز بھی تعمیر کئے گئے۔ یہ تمام کام سن 2022 میں پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ الحمدللہ۔

مسجد نور

یہ وہ تاریخی مسجد ہے جس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 5/مارچ 1910 کو بعد نماز فجر اپنے دست مبارک سے رکھی۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ایک اینٹ لے کر اپنے ہاتھ سے گارا لگا کر متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ رکھی اور اینٹوں کے ایک ڈھیر پر بیٹھ کر عمارتوں اور مسجدوں کے حقیقی فلسفہ پر ایک پُر معارف تقریر فرمائی۔ 23/اپریل 1910 کو جب کہ ایک کمرہ تیار ہو چکا تھا آپ نے نماز عصر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خدا نے جو عام لوگوں کے نفوس میں رؤیا اور کشف اور الہام کی کچھ کچھ تخم ریزی کی ہے وہ محض اس لئے ہے کہ وہ لوگ اپنے ذاتی تجربہ سے انبیاء علیہم السلام کو شناخت کر سکیں اور اس راہ سے بھی اُن پر حجت پوری ہو اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔ (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 226)

طالب دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ ترپیور، صوبہ تامل ناڈو)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 375)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ درس کے دوران آپ نے فرمایا:

’’میں نے اس مسجد کی بنیاد اللہ کی رضا کیلئے رکھی ہے اور تقویٰ پر رکھی ہے اور جس مسجد کی بنیاد اللہ کی رضا پر ہو وہ بڑی پکی مسجد ہوتی ہے۔‘‘

مسجد نور کی تعمیر پر پانچ ہزار روپیہ کے قریب صرف ہوا۔ 1912 میں اس مسجد کا وسیع صحن تیار کروایا گیا اور جلسہ سالانہ یہیں منعقد ہونے لگا۔ خلافت ثانیہ کا انتخاب بھی یہیں ہوا۔ اس لحاظ سے یہ مسجد غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس مسجد کی رینوویشن کروائی گئی۔ یہ پراجیکٹ 2017 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

❁ مذکورہ بالا مساجد کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں قادیان میں کوٹھی دارالسلام میں ایک خوبصورت اور نئی مسجد ’’مسجد مسرور‘‘ کے نام سے تعمیر ہوئی ہے۔ اسی طرح مسجد ناصر آباد کی رینوویشن عمل میں لائی گئی۔ نیز موضع ننگل و کاہلواں میں کئی محلائی مساجد تعمیر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان دارالامان میں اس وقت مساجد کی کل تعداد 15 ہے۔

کوٹھی دارالسلام میں مکان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رینوویشن

کوٹھی دارالسلام بھی قادیان کے اہم اور تاریخی مقامات میں سے ہے کہ اس جگہ حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکانات بنوائے۔ پھر اسی جگہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی بھی رہائش رہی اور انہیں مکانات کے ایک حصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بھی آخری ایام میں رہائش رہی اور اسی جگہ آپ کی وفات بھی ہوئی۔ پس کوٹھی دارالسلام حضرت خلیفہ اوّلؓ کے بار ہا وہاں جانے، مرض الموت میں وہاں قیام رکھنے، خلافت کے قیام کے متعلق مشوروں نیز حضرت مصلح موعودؓ اور نونہالان خاندان مسیح موعود کی آمد و رفت، سیدہ موصوفہ (حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ) کے لمبے قیام ہونے سے بابرکت ہوتا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں کوٹھی دارالسلام کے اُس حصہ کی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی تھی، رینوویشن کی گئی اور اس کو اس کی اصل حالت میں قائم کیا گیا۔ اب اس میں جماعتی تاریخ پر مشتمل ’’النور نمائش‘‘ قائم ہے۔ یہ تمام کام سن 2014 میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اسی طرح اس مکان کے دوسرے حصہ کی رینوویشن سن 2018 میں پایہ تکمیل کو پہنچی اور اس جگہ اسلام امن عالم نمائش قائم کی گئی ہے۔ الحمدللہ۔

مکان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مکان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے 1891 میں تعمیر کروانا شروع کیا تھا۔ بعد ازاں سن 1893 میں اس میں رہائش شروع کی تھی۔ اس مکان کی خستہ حالی کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی و منظوری سے اس کے تاریخی حصہ کی جس میں حضورؓ کی آخری سالوں میں رہائش رہی رینوویٹ کیا گیا اور بعد کی زائد تعمیرات کو منہدم کرتے ہوئے صحن کے احاطہ میں ایک نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اسکے ایک ہال میں نظارت نشر و اشاعت کے تحت شائع ہونے والی کتب کی نمائش لگائی گئی ہے جب کہ دوسرے ہال میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر نمائش لگانے کی تیاری کی جارہی ہے۔ اس مکان کی رینوویشن سن 2021 میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ الحمدللہ۔

دارالضیافت

دارالضیافت کی عمارت کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور میں حضور انور کی راہنمائی و منظوری سے مختلف Stages میں ازسرِ نو تعمیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے 2008 میں ایک پورشن کی ازسرِ نو تعمیر کی گئی۔ پھر سن 2014 میں دارالضیافت میں دو منزلہ ٹائلٹ بلاک تعمیر کیا گیا۔ پھر 2017 میں دارالضیافت کے بقیہ پورشن کی ازسرِ نو تعمیر کی گئی۔ قادیان دارالامان میں مہمانان کرام کی بسہولت رہائش کیلئے اب بہت بہتر انتظامات ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ۔

سرائے وسیم

دارالضیافت کے علاوہ مہمانوں کی رہائش کیلئے ایک تین منزلہ عمارت بھی تعمیر کی گئی ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’سرائے وسیم‘‘ مقرر فرمایا ہے۔ اس عمارت میں مہمانوں کی رہائش کیلئے کل 35 کمرے، ڈائننگ ہال، ڈرائنگ ہال، کانفرنس روم، سٹنگ رومز وغیرہ شامل ہیں۔ جلسہ سالانہ، اجتماعات اور شوریٰ اور دیگر اہم مواقع پر یہ گیسٹ ہاؤس مہمانوں کی رہائش کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اس عمارت کی تعمیر کا کام سن 2009 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

سرائے خدمت

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سرائے خدمت کے نام سے بھی ایک عمارت تعمیر کی گئی ہے جس میں دو منزلہ وسیع ہال ہیں۔ یہ ہال مہمانوں کی رہائش کے ساتھ ساتھ پروگراموں کے انعقاد کیلئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس عمارت کی تعمیر سن 2005 میں ہوئی تھی اور پھر سال 2018 میں اس عمارت کی مکمل رینوویشن کر کے اسے رہائش کے ساتھ ساتھ اہم پروگراموں کے انعقاد کے مناسب حال بھی بنایا گیا۔ نیز دو منزلہ ٹائلٹ بلاک علیحدہ سے تعمیر کیا گیا۔ الحمدللہ۔

آسٹریلیا گیسٹ ہاؤس، ماریشس گیسٹ ہاؤس، میانمار (برما) گیسٹ ہاؤس

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ سعید میں آسٹریلیا کی جماعت، ماریشس کی جماعت اور میانمار (برما) کی جماعتوں کو اپنے ممالک کے گیسٹ ہاؤسز بنانے کی توفیق ملی۔ آسٹریلیا جماعت کا گیسٹ ہاؤس سن 2009 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا اور اس کی رینوویشن 2018 میں کی گئی۔ اسی طرح ماریشس جماعت کے گیسٹ ہاؤس کا گراؤنڈ فلور 2005 میں تعمیر ہوا تھا اور فرسٹ فلور 2008 میں تعمیر کیا گیا اور سن 2018 میں اس کی رینوویشن کی گئی۔ اسی طرح برما جماعت کا گیسٹ ہاؤس 2017 میں تعمیر کیا گیا۔ اس وقت انڈونیشیا جماعت کا گیسٹ ہاؤس زیر تعمیر ہے۔ انشاء اللہ اس سال اس گیسٹ ہاؤس کا کام بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اسی طرح حضور اقدس کے دور میں امریکا، جرمنی، یوکے اور کینیڈا کے گیسٹ ہاؤسز کی مکمل رینوویشن کی گئی۔ اب اس عمارت میں نصرت گرلز اسکول و اقراء کنڈر گارٹن جاری ہیں۔ نیز جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہ عمارت مہمانوں کی رہائش کیلئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ الحمدللہ۔

اسی طرح احاطہ گیسٹ ہاؤس میں ہی 50 (پچاس) ٹائلٹس پر مشتمل Toilet Block بھی تعمیر کیا گیا ہے تاکہ جلسہ سالانہ اور دیگر اجتماعات کے موقع پر مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت ہو۔ موسم سرما میں گرم پانی کی سہولت بھی مہیا کروائی گئی ہے نیز اس میں وضوء خانے بھی بنائے گئے ہیں۔ ٹائلٹ بلاک کی تعمیر کا کام سن 2018 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی جدید عمارت

سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی و منظوری سے تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی ضروریات کے پیش نظر موجودہ عمارت کی رینوویشن کے ساتھ ساتھ ایک نئی عمارت بھی تعمیر کی گئی ہے جس میں فرسٹ فلور پر سینئر سیکنڈری سکول کی کلاسز اور Laboratories قائم کی گئی ہیں اسی طرح گراؤنڈ فلور پر پرائمری سیکشن کی کلاسز بنائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید سہولیات کے ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول ترقیات کی نئی منازل طے کر رہا ہے۔ طلباء کیلئے Smart Class Rooms بنائے گئے ہیں جن میں جدید Smart Boards سے طلباء کو تعلیم دی جاتی ہے۔ سائنس، آرٹس اور کامرس اور دیگر سبھی مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی طلباء کیلئے کھیل کے میدان بھی موجود ہیں۔ اسکول کی نئی عمارت اور پرانی عمارت کی رینوویشن کا کام سن 2018 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

جلسہ گاہ بُستان احمد

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و راہنمائی سے جلسہ گاہ قادیان میں مستقل انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس پورے احاطہ کا نام سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’بستان احمد‘‘ منظور فرمایا ہے۔ اس پورے احاطے کی چاردیواری کر کے اسکو محفوظ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی شعبہ سمعی بصری، شعبہ ترجمانی، شعبہ بجلی و دیگر اہم شعبوں کیلئے زنانہ و مردانہ جلسہ گاہ میں مستقل Cabins بنائے گئے ہیں اور بجلی کا مستقل انتظام کیا گیا ہے۔ اسی طرح تمام اراضی میں بڑی LED Lights نصب کر کے اسے مستقل روشن کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ پختہ سٹیج تعمیر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ میں کل 60 عدد مستقل ٹائلٹس تعمیر کئے گئے ہیں۔ سال بھر اس پورے احاطہ کی مینٹننس اور گھاس وغیرہ کی کٹنگ کی جاتی ہے اور اسے عام دنوں میں کھیل کے میدان کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا انعقاد بھی یہیں کیا جاتا ہے اسی طرح فٹ بال، کرکٹ اور والی بال وغیرہ کے ٹورنامنٹ بھی کروائے جاتے ہیں۔ الحمدللہ۔

روٹی پلانٹ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص راہنمائی اور منظوری سے قادیان میں روٹی پلانٹ بھی لگایا گیا ہے جس میں ملک لبنان سے روٹی پکانے کی Automatic مشین لا کر نصب کی گئی ہے جس میں کم و بیش 8000 (آٹھ ہزار) روٹی ایک گھنٹہ میں تیار ہو جاتی ہے۔ اس روٹی پلانٹ کیلئے ایک وسیع و عریض عمارت بھی تیار کی گئی ہے۔ اس پلانٹ میں آئندہ کی ضروریات کیلئے مزید پلانٹ نصب کرنے کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس عمارت کا کام اور روٹی پلانٹ کی تنصیب کا کام سن 2012 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

احمدی مومن اور مومنہ میں دین میں بڑھنے کیلئے مسابقت کی روح ہونی چاہئے نہ کہ دنیاوی چیزوں کیلئے

(مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے تاکہ نیکیوں میں توفیق ملے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو

(مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019)

طالب دعا: محمد پرویز حسین اینڈ فیملی (گوروپالی-ساؤتھ) شانتی نکیتن (جماعت احمدیہ بیر بھوم، بنگال)

سرائے طاہر

سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) کی عمارت جسے مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب آف امریکا نے اپنے خرچ پر تعمیر کروایا تھا کا افتتاح بھی سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سن 2005 میں فرمایا تھا۔ اس میں اب جامعہ احمدیہ قائم ہے۔ اس عمارت کی بھی ان دنوں رینوویشن کی جارہی ہے جو کہ قریب الاختتام ہے۔ اس رینوویشن میں اسے طلباء کی کلاسز و رہائش کے اعتبار سے مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ الحمدللہ۔

نور ہسپتال

نور ہسپتال کی نئی عمارت کا افتتاح بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سن 2005 میں فرمایا تھا۔ اب ان دنوں اس عمارت کی رینوویشن کا کام جاری ہے جو کہ انشاء اللہ اس سال پایۂ تکمیل کو پہنچے گا اس سے عمارت میں بہتری پیدا ہوگئی ہے اور مریضوں کی سہولت کیلئے اعلیٰ انتظامات کئے گئے ہیں۔ یہ تمام کام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص راہنمائی میں کئے جا رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

دار البیعت لدھیانہ

لدھیانہ میں دار البیعت کی عمارت کی حالت کافی خستہ ہو چکی تھی جہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 23 مارچ 1889 کو پہلی بیعت لی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی راہنمائی میں اس عمارت کی مکمل رینوویشن کی گئی۔ تاریخی حصہ کی رینوویشن کے ساتھ ساتھ غیر تاریخی حصہ کو منہدم کر کے اس کی جگہ ایک دو منزلہ عمارت تعمیر کی گئی جس میں مرکزی گیسٹ ہاؤس اور مربی ہاؤس تعمیر کیا گیا۔ اس پراجیکٹ کی تکمیل سن 2017 میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ الحمدللہ۔

ہوشیار پور

ہوشیار پور میں وہ تاریخی مکان جس میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چالیس دن متواتر دنیا سے منقطع ہو کر عبادات بجالائیں اور اللہ تعالیٰ سے اسلام کی برتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اثبات کیلئے ایک روشن نشان طلب فرمایا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود کی پیشگوئی سے نوازا، اس بابرکت مکان کی رینوویشن بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ مبارک اور خصوصی راہنمائی کے نتیجہ میں عمل میں لائی گئی۔ اس پورے مکان کو اس کی اصل شکل میں محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو ہر طرح سے مضبوط بھی کیا گیا ہے اور زائرین کی سہولت کے بھی تمام انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس پراجیکٹ کی تکمیل سن 2017 میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

یہ تو مختصراً چند عمارات کا تذکرہ ہے اس کے علاوہ بھی قادیان میں کئی تعمیرات ہوئی ہیں اور پرانی عمارات کو رینوویٹ کیا گیا ہے۔ مثلاً جلسہ سالانہ کے دفاتر کی رینوویشن، دفتر صدر عمومی کی رینوویشن اور لنگر خانوں کی تعمیر و رینوویشن وغیرہ جن کا ذکر یہاں موجب طوالت ہے۔ اسکے علاوہ واقفین زندگی اور کارکنان کیلئے بڑی تعداد میں مکانات اور فلیٹس تعمیر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورِ سعید میں **وسع مکانک** کا الہام بار بار نئی سے نئی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ الہام آپؑ کو صرف ایک مرتبہ نہیں ہوا بلکہ کئی مرتبہ ہوا اور ہر مرتبہ جب آپؑ کو یہ الہام ہوا تو اس کی وسعتوں کی شان بھی بڑھتی چلی گئی اور یہی آپؑ نے فرمایا ہے کہ متعدد مرتبہ ہونے کا مطلب ہی یہ تھا کہ وسعتوں کی شان بڑھتی چلی جائے گی۔ اس لئے آپ بھی ہر لحاظ سے اس وسعت کے لئے ظاہری طور پر کوشش کرتے چلے جائیں اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑیں اور آپؑ یہی کرتے تھے۔ یہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اپنے وعدے پورے کرے گا۔“

(خطبہ جمعہ 12 جون 2009)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں اس الہام کو پہلے سے بڑھ کر اور بار بار پورا ہونے کے سامان پیدا فرماتا رہے۔ آمین اور اس غرض کیلئے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں بھی پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

Mob: 9647960851 9082768330

طالب دعا : جان عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جنوری 2022ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں مسرور ہال کے سامنے تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ بلقیس سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر علی گجر صاحب مرحوم (حلقہ بیت الفتوح، یو۔کے)

یکم جنوری 2022ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ انتہائی نیک، دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت ملنسار، غرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کیساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم سمیع اللہ خان صاحب
ابن مکرم مہر فضل کریم سیال صاحب مرحوم (ربوہ)

4 دسمبر 2021ء کو 64 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے جماعت سوبھاگہ ضلع سرگودھا میں صدر جماعت کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، صابر و شاکر ایک متوکل علی اللہ اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے دلی وابستگی رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرمہ نصرت منعم صاحبہ اہلیہ مکرم منعم باللہ صاحب (سابق امیر چٹاگانگ، بنگلہ دیش)

18 دسمبر 2021ء کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ، غریب پرور، مہمان نواز اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم محمد امین بھٹی صاحب
ابن مکرم بہادر علی صاحب مرحوم (دارالعلوم جنوبی ربوہ)

یکم دسمبر 2021ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنے گاؤں شمس آباد میں قائد خدام الاحمدیہ کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بے ضرر اور نہایت شریف النفس انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم امجد بلال صاحب (مربی سلسلہ) نظارت امور عامہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب (مبلغ سلسلہ Accra، گھانا) کے سسر تھے۔

(4) مکرم چودھری مبارک احمد صاحب
ابن مکرم ماسٹر عطاء اللہ صاحب مرحوم (جرمنی)

5 دسمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے شعبہ ضیافت یو کے کے تحت لمبا عرصہ مسجد فضل لندن کے کچن میں خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، سادہ مزاج، مہمان نواز ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ بچوں اور آئندہ نسلوں کو بھی خلافت کے ساتھ گہری وابستگی کی تلقین کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(5) مکرمہ راحیلہ نشاط صاحبہ (ربوہ)

16 نومبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، نفاست پسند، مہمان نواز، صابرہ و شاکرہ، روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ سلسلہ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

یہ بھی دیکھیں کہاں کہاں تربیت کی کمزوریاں ہیں جس کو ہم نے ختم کرنا ہے یا اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرنی ہے، اس کیلئے علیحدہ ایک پلان بنانا چاہئے، ہر علاقے کیلئے اُن کی نفسیات کے مطابق، ان کے مسائل کے مطابق تربیت کا ایک خصوصی پروگرام بننا چاہئے

قادیان کے خدام اور اطفال کی تربیت باقیوں کی نسبت اعلیٰ اور معیاری ہونی چاہئے، اس طرف خاص توجہ دیں

قادیان کی مجلس ایک ماڈل مجلس بنی چاہئے تا کہ لوگ جب باہر سے آئیں تو آپ کو دیکھ کے کہیں کہ ہاں یہ خدام اور اطفال ہمارے لئے ماڈل ہیں، ہم نے ان کی نقل کرنی ہے

ہمارا اپنے اطفال کا خیال رکھنا اور ان کی راہنمائی کرنا سب سے اہم اور نتیجہ خیز کام ہے، اگر ہم اپنے بچوں کا اچھی طرح خیال رکھنے والے ہوں گے تو آگے چل کر وہ خدام الاحمدیہ کے فعال ممبر ہوں گے اور جماعت کے مفید وجود بھی بنیں گے، اس لیے اطفال الاحمدیہ کی نگرانی ایک غیر معمولی اہمیت کی حامل ذمہ داری ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کی (آن لائن) ملاقات

مورخہ 10/اپریل 2021ء کو امام جماعت احمدیہ عالمگیر امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو آن لائن ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس بستی قادیان دارالامان کے کسی وفد سے آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور نے اس ملاقات کی صدارت اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے فرمائی جبکہ مجلس عاملہ کے ممبران نے قرآن کریم کی نمائش کے ہال واقع قادیان سے اس مبارک تقریب میں شرکت کی۔ 65 منٹ تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں جملہ ممبران عاملہ کو اپنے شعبہ جات کے حوالہ سے انفرادی رپورٹ پیش کرنے اور حضور انور سے کئی معاملات میں ہدایات اور راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معتمد صاحب کو رپورٹس کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے فرمایا: آپ کو تو proper planning کرنی چاہیے کس طرح آپ نے قائدین کو تیز کرنا ہے۔ اگر مقامی قائد کام نہیں کر رہا تو ضلعی قائد کے پیچھے پڑیں اور مقامی قائد سے کام کروائیں۔ اگر ضلعی قائد کام نہیں کر رہا تو علاقہ قائد کو کہیں کہ پیچھے پڑ کے ان سے کام لو۔ تو رپورٹوں کا ایسا کوئی باقاعدہ نظام ہونا چاہیے اور رپورٹ صرف رپورٹس کیلئے نہ ہو بلکہ کام بھی ہو رہا ہو۔ تو اگر آج کل covid کی وجہ سے دورے نہیں ہو سکتے تو مقامی نمائندے، علاقہ قائد کو کہیں کہ وہاں کم از کم علاقوں کے قریب قریب جگہوں کے دورے کر کے ان کو تیز کرو۔ آپکا سارا تبصرہ جو اچھا کام کر رہے ہیں ان کا بھی اور جو اچھا کام نہیں کر رہے ان کا بھی، جو رپورٹس نہیں بھجواتے وہ بھی یہ ایک جائزہ ہر مہینہ علاقہ اور ضلع قائد کو بھی اپنے اپنے علاقہ کا جانا چاہیے تا کہ ان کو پتہ لگے کہ انہوں نے اپنے قائدین کو کس طرح تیز کرنا ہے۔ ایک تو آپ کا ہر مقامی قائد سے رابطہ ہونا چاہیے۔ پھر ان کے کاموں کو oversee کرنے کیلئے ان قائدین کے بھی پیچھے پڑیں۔

حضور انور نے مہتمم صاحب تجنید کو covid کے حالات کے باوجود تجنید کو مکمل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: کووڈ کی وجہ سے پہلے کون سا گھر جاتے تھے، فون کر کے معلومات لے لیتے ہیں۔ اکثر چھوٹی چھوٹی مجالس ہیں۔ مقامی قائد کو پتہ ہے کہ میری قیادت میں اتنے گھر ہیں اور ان گھروں میں اتنے خدام رہنے والے ہیں تو اگر ان کا ڈیٹا (data) وہیں سے پوری طرح لے لیا جائے تو آپ کو ساری معلومات مل جاتی ہیں۔ تجنید کی معلومات گراس روٹس لیول (grassroots level) پر لیا کریں۔ ہر مقامی جماعت سے، ہر مقامی مجلس سے تجنید اکٹھی کریں۔ اسکے اوپر rely نہ کریں کہ جماعت کا یہ aims card بنا ہوا ہے تو ہم نے aims کے اوپر rely کرنا ہے۔ جماعت کا اپنا نظام ہے اور آپ کا اپنا نظام ہے۔ بعض دفعہ خدام الاحمدیہ، لجنہ اور انصار کا نظام جماعتی نظام سے مختلف ہوتا ہے بلکہ آپ انفارمیشن دیتے ہیں جماعت کو۔ اس لیے آپ نے ان کے اوپر rely نہیں کرنا۔ خدام الاحمدیہ کی اپنی انفارمیشن علیحدہ ہونی چاہیے اور ہر سال ہر لیول پر آپ کا فارم پُر کرا کے آنا چاہیے۔

حضور انور نے مہتمم صاحب سے استفسار فرمایا کہ کیا ہر سال مقامی قائدین سے فارم موصول ہوتا ہے کہ کتنے نئے خدام شامل ہوئے اور کتنے انصار چلے گئے؟ نیز فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ ایک تو ماہوار رپورٹ میں تجنید کا ذکر ہوتا ہے۔ ایک ہے جو آپ سال کے شروع میں تجنید فارم فِل کرواتے ہیں، آپ کے متعلقہ منتظم تجنید یا ناظم تجنید ہر گھر کا ڈیٹا آپ کو فِل کر کے بھجواتا ہے کہ نئے کتنے آئے اور پرانوں میں سے کتنے انصار اللہ میں شامل ہوئے۔

اس فارم کے حوالہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا وہ مجالس سے آئے ہیں؟ اس پر مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ وہ فارم نہیں آئے۔ چنانچہ حضور انور نے فرمایا: اس لیے آپ تجنید فارم کے اوپر زیادہ زور نہیں دیتے، اس لیے ماہانہ رپورٹ پر زیادہ rely کر رہے ہیں۔ آپ کا بنیادی کام یہ ہے کہ آپ کو سال کے شروع میں یہ زور دینا چاہیے کہ ہر مجلس سے تجنید فارم فِل ہو کر آئے تو آپ کی مکمل تجنید ہو اور پورا زور لگا کر 973 کی 973 مجالس سے تجنید لیا کریں پھر آپ کو صحیح ڈیٹا ملے گا۔ پھر آپ صحیح پلاننگ کر سکیں گے۔ تو یہ تجنید کا کام بڑا اہم کام ہے۔ آپ کا کام ہے کہ پہلے دو مہینے ہر گھر کی تجنید ہر مجلس سے آ جانی چاہیے۔ ٹھیک ہے؟ اور اس کے بعد رپورٹیں پوری آئیں یا نہ آئیں فرق نہیں پڑتا۔ آپ کا ایک تجنید فارم علیحدہ آنا چاہیے۔ تجنید کی رپورٹ کا ماہانہ رپورٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سال کے شروع کے دو مہینے اسی پہ زور دینا چاہیے۔

حضور انور نے مہتمم صاحب تربیت کو تمام مجالس سے رابطہ کرنے کی ہدایت فرمائی اور اس سلسلہ میں ضلعی و مقامی قائد کی مدد حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز فرمایا کہ تربیت کا پروگرام آپ کا بڑا اہم پروگرام ہے۔ اس کو آپ لاگو کر دیں تو بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ چھوٹی چھوٹی شکایتیں، جھگڑے اس قسم کی باتیں سامنے آتی رہتی ہیں وہ سب ختم ہو جائیں گی۔ ایک تو آپ نے قادیان بیٹھ کے یہاں کا ایک plan بنا لیا۔ ایک بات یہ ہے کہ آپ کا انڈیا بہت وسیع ملک ہے اور ہر علاقے کی اپنی نفسیات ہے اور اپنے مسائل ہیں، ان کا اپنا کلچر ہے۔ مختلف کلچر بھی وہاں ہیں۔ یہ بھی دیکھیں اس کے حساب سے اس معاشرے میں رہنے والوں کیلئے کہاں کہاں تربیت کی کمزوریاں ہیں جس کو ہم نے ختم کرنا ہے یا اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اس کیلئے علیحدہ ایک پلان بنانا چاہیے۔ تربیت کا ایک عمومی پروگرام ہے، ہر علاقے کیلئے ان کی نفسیات کے مطابق، ان کے مسائل کے مطابق ایک خصوصی پروگرام بننا چاہیے۔ وہ بھی آپ علیحدہ بنائیں۔ خدام الاحمدیہ اس نہج پہ کام کر کے اگر ان کو سنبھال لے تو آئندہ کی نسل سنبھالی جا سکتی ہے۔ اور پھر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد ہے اسکو ایک موٹو (motto) بنائیں اور اس سے پھر ان کو پتہ ہو کہ ہم نے دین سیکھنا ہے۔ مقدم تو تبھی کریں گے جب آپ کو پتہ ہوگا۔ جب آپ کو پتہ ہی نہیں دین کیا چیز ہے، بعض روایات کا نہیں پتہ، بعض دینی تعلیمات کا نہیں پتہ، تو پھر کس طرح آپ ان کی تربیت کریں گے یا وہ کس طرح اپنی بہترین صلاحیتوں کو آپ کے، جماعت کے کام میں لا سکیں گے۔ تو اس لحاظ سے بھی ایک پلان کریں کہ کس طرح ہم نے مختلف علاقوں میں مختلف تربیتی پروگرام دینے ہیں۔ ایک عمومی پروگرام ہے جو مرکزی ہے، اس کے علاوہ۔ صرف وہی ایک ٹکسالی باتیں نہ کرتے رہیں کوئی نئی نئی چیزیں ایجاد کیا کریں۔ نوجوان ذہن ہے تو نوجوان زرخیز ذہن کو استعمال کریں۔

حضور انور نے ایڈیشنل مہتمم تربیت برائے رشتہ ناطہ کو ہدایت فرمائی کہ رشتہ ناطہ کا یہ بھی کام، تربیت کے شعبے کا بھی ساتھ ہی کہ خدام میں یہ بھی عادت ڈالیں کہ وہ دین کو مقدم کرنے والے ہوں۔ لڑکیوں کے دین کو بھی دیکھیں اور اپنے دین کی بھی اصلاح کریں اور دنیاداری کے پیچھے نہ پڑیں۔ جہیز اور پیسہ کی طرف جانے کی بجائے یہ دیکھیں کہ لڑکی میں دین ہے کہ نہیں اور وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے خدام میں خود دینی پہلو زیادہ نمایاں ہوگا۔

مہتمم صاحب تربیت نومبائعین جن کی ذمہ داری جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کی تعلیم و تربیت ہے، سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس میں یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ مختلف قوموں کے لوگ جو شامل ہوتے ہیں ان کی بنیادی تعلیم، بنیادی علم کے مطابق بھی ان کیلئے پروگرام بنانا چاہیے۔ اگر کوئی عیسائیت میں سے آیا ہے، ہندوازم میں سے آیا ہے، سکھوں میں سے آیا ہے یا دہریہ تھا وہ آیا ہے یا مسلمانوں میں سے آیا ہے تو ان کیلئے علیحدہ ذاتی پروگرام بھی ہونا چاہیے۔ اس لیے اگر ذاتی طور پر ان سے علیحدہ پروگرام بنا کر بھی توجہ دیں تو وہ زیادہ مضبوط ایمان ہو سکتے ہیں۔

مہتمم صاحب نے حضور انور کو بتایا کہ رسالہ راہ ایمان نومبائعین کیلئے مجلس کی طرف سے جاتا ہے۔ اس میں مضامین ہر ایک طبقے کو دیکھ کر بنائے جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بڑی اچھی بات ہے۔ پھر feedback بھی لیں۔ اور feedback ایک دفعہ دے دینا تو کوئی کمال نہیں ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ جو چیز دی ہے وہ اگلے تک پہنچی؟ اور اگر وہ پہنچی تو اس سے اگلے نے استفادہ کیا؟ اور اگر استفادہ کیا تو اسکے بعد کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں؟ یہ feedback ہونا چاہیے۔ ٹھیک ہے! یہ feedback بھی آپ کو آنا چاہیے۔ اگر خدام الاحمدیہ کے پاس یہ feedback آ جائے تو آپ سمجھیں آپ نے نومبائعین میں انقلاب پیدا کر دیا ہے اور وہ نومبائعین پھر بڑے مضبوط نومبائعین بن جائیں گے۔ یہ بھی آپ کے پاس معلومات آنی چاہئیں کہ اس تربیت کے نتائج کیا نکلے۔

مزید فرمایا کہ کہہ دینا، وعظ کر دینا تو کوئی بات نہیں۔ میں یہاں بیٹھے خطبہ دے دیتا ہوں۔ ساری دنیا، اکثر سن ہی لیتے ہیں۔ اب مجھے جب تک یہ نہ پتہ لگے کہ میرے خطبہ کا اثر کس پہ ہوا ہے تو اس کا فائدہ کیا ہوا؟ اسی طرح آپ لوگوں کے مضامین ہیں۔ جب تک ان کا اثر آپ کو واپس نہیں ملتا۔ اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں۔ تو یہ فیڈ بیک کا نظام بھی مؤثر کریں۔

حضور انور نے مہتمم صاحب مقامی کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: قادیان کے خدام اور اطفال کی تربیت باقیوں کی نسبت اعلیٰ اور معیاری ہونی چاہیے۔ اس طرف خاص توجہ دیں۔ ہدایات میں دے چکا ہوں اس کے مطابق دیکھیں کہ آپ نے اس پروگرام کو اپنے قادیان میں کس طرح لاگو کرنا ہے اور کس طرح بہتر رنگ میں لاگو کرنا ہے۔ قادیان کی مجلس ایک ماڈل مجلس بنی چاہیے تا کہ لوگ جب باہر سے آئیں تو آپ کو دیکھ کے کہیں کہ ہاں یہ خدام اور اطفال ہمارے لیے ماڈل ہیں۔ ہم نے ان کی نقل کرنی ہے۔ نہ یہ کہ جب وہ باہر سے آئیں تو یہ دیکھیں کہ ان کے تو اپنے اخلاق ٹھیک نہیں یا اپنی تربیت ٹھیک نہیں۔ نمازوں میں یہ سست ہیں، قرآن کریم پڑھنے میں یہ سست ہیں، السلام علیکم کہنے میں یہ سست ہیں، بنیادی اخلاق میں یہ سست ہیں تو پھر وہ اچھا اثر لینے کی بجائے برا اثر لیتے ہیں۔ تو آپ لوگوں کو اس نہج سے بھی سوچنا چاہیے کہ آپ نے دنیا کے سامنے نمونہ قائم کرنا ہے خاص طور پر اپنے ملک کے خدام اور اطفال کے سامنے۔ تو اس طرف خاص توجہ دیں۔

حضور انور کے استفسار پر مہتمم صاحب عمومی نے بتایا کہ تمام مساجد میں جمعے کے دن اور دیگر جماعتی پروگرامز پر باقاعدگی سے ڈیوٹی دی جاتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: پندرہ سولہ سال کے بچے نہ کھڑے کر دیا کریں، sensible اور بالغ اور عاقل قسم کے خدام

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

انصاراللہ کا کام یہ ہے کہ اپنے گھروں کی بھی نگرانی رکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ ان کے بیوی بچے باقاعدہ نماز میں شامل ہوتے ہیں کہ نہیں

قیام نماز تو تبھی ہوگا کہ جب مرد، خدام ہوں یا بچے ہوں یا انصار ہوں تمام زیادہ سے زیادہ نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں

انصار میں بھی ایک رجحان پیدا ہوگیا ہے کہ گھروں میں لڑائیاں بہت ہوتی ہیں تو انصار کی یہ تربیت بھی کریں کہ ذرا بیویوں سے حسن سلوک کیا کریں

نو مبائعین کو جماعتی نظام کا پتہ ہونا چاہیے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کا پتہ ہونا چاہیے، خلافت کا نظام، جماعتی نظام کا پتا ہونا چاہئے پھر ان کو کچھ نہ کچھ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کریں

آپ کو تبلیغ کیلئے مخصوص ٹارگٹ رکھنے چاہئیں پھر ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ملکی سطح پر بھی ٹارگٹ سیٹ کریں اور لوکل سطح پر بھی،

جب آپ نے ایک ہدف اور ٹارگٹ رکھا ہوگا تو آپ قدرتی طور پر زیادہ محنت کریں گے، لیکن اگر کوئی مخصوص ہدف نہ ہوا تو پھر سستی اور کمزوری آجاتی ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عاملہ انصاراللہ بھارت کی (آن لائن) ملاقات

مورخہ 11؍اپریل 2021ء کو امام جماعت احمدیہ عالمگیر امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ بھارت کو آن لائن ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور انور نے اس ملاقات کی صدارت اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے فرمائی جبکہ مجلس عاملہ کے ممبران نے قرآن کریم کی نمائش کے ہال واقع قادیان سے اس مبارک تقریب میں شرکت کی۔ حسب روایت ملاقات کا آغاز دعا سے ہوا جس کے بعد جملہ ممبران نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ بھارت نے اپنا اپنا تعارف کروایا اور شعبہ جات کے حوالہ سے اپنی مساعی کی رپورٹ پیش کر کے حضور انور سے راہنمائی حاصل کی۔

دوران ملاقات حضور انور نے صفِ دوم کے انصار کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ انہیں مستقل ورزش کرنی چاہیے اور سائیکل چلانی چاہیے خاص طور پر قادیان میں (جہاں زیادہ فاصلے پر نہیں جانا ہوتا) حضور انور نے فرمایا کہ یہ نہ صرف انصار کی صحت کیلئے بہتر ہے بلکہ ماحولیاتی آلودگی کو بھی کم کرے گا اور کاربن کے مضر اثرات میں بھی کمی آئے گی۔

قائد صاحب تربیت کو ہدایات سے نوازتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ قیام نماز کے پروگرام میں، آپ نے یہ شامل کیا ہے کہ انصار اپنے گھروں کی بھی نگرانی کریں کہ ان کے بچے بھی قیام نماز کر رہے ہیں کہ نہیں۔ انصاراللہ کا کام یہ ہے کہ اپنے گھروں کی بھی نگرانی رکھیں۔ اور یہ بھی دیکھیں کہ ان کے بیوی بچے باقاعدہ نماز میں شامل ہوتے ہیں کہ نہیں۔ یا گھروں میں نماز ادا کرتے ہیں کہ نہیں اور اگر لڑکے ہیں تو لڑکوں کی نگرانی رکھیں کہ جہاں تک اجازت ہے مسجد جانے کی وہ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں کہ نہیں۔ قیام نماز تو تبھی ہوگا کہ جب مرد، خدام ہوں یا بچے ہوں یا انصار ہوں تمام زیادہ سے زیادہ نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں اور اگر حالات کی وجہ سے مسجد میں restriction ہے کہ اس سے زیادہ نمازی نہیں آسکتے تو پھر گھروں میں باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ اسی طرح دوسرے یہ کہ تربیت میں یہ بھی رکھیں انصار میں بھی ایک رجحان پیدا ہوگیا ہے کہ گھروں میں لڑائیاں بہت ہوتی ہیں تو انصار کی یہ تربیت بھی کریں کہ ذرا بیویوں سے حسن سلوک کیا کریں۔

حضور انور نے قائد صاحب تربیت نو مبائعین کو مختلف قوموں سے جماعت احمدیہ میں نئے شامل ہونے والے افراد کی تربیت کے حوالے سے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ جو تو غیر مسلم ہیں ان کی تربیت ان کو نماز، سورت فاتحہ، پھر سورت فاتحہ کا ترجمہ سکھانے سے شروع کریں تاکہ نماز میں وہ پڑھ سکیں۔ نماز میں سورت فاتحہ پڑھنا انتہائی ضروری ہے۔ اس لیے سورت فاتحہ ان کو سکھائی جائے اور بہت سارے مسلمان بھی ایسے ہیں جن کو مشکل سے کلمہ ہی شاید آتا ہو، سورت فاتحہ بھی نہیں آتی نماز بھی نہیں آتی تو ان میں سے خاص طور پر دیہات میں رہنے والوں کیلئے بھی ایسا پروگرام بنائیں کہ تربیت ہو۔ پھر ان کو جماعتی نظام کا پتہ ہونا چاہیے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کا پتہ ہونا چاہیے، خلافت کا نظام، جماعتی نظام، یہ چیزیں بھی ان کو بتائیں آہستہ آہستہ ایک حصہ بنیں۔ پھر ان کو کچھ نہ کچھ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کریں چاہے وہ وقفِ جدید میں ہوں، تحریکِ جدید میں ہوں اگر باقاعدہ نہیں ہیں۔ تو پھر وہ مین سٹریم (main stream) میں شامل ہو جائیں گے۔ اس کا فیڈ بیک بھی لیا کریں۔ صرف توجہ نہ دلایا کریں یہ دیکھیں کہ اس کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے۔

قائد صاحب تبلیغ سے گفتگو فرماتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو تبلیغ کیلئے مخصوص ٹارگٹ رکھنے چاہئیں پھر ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ملکی سطح پر بھی ٹارگٹ سیٹ کریں اور لوکل سطح پر بھی۔ جب آپ نے ایک ہدف اور ٹارگٹ رکھا ہوگا تو آپ قدرتی طور پر زیادہ محنت کریں گے۔ لیکن اگر کوئی مخصوص ہدف نہ ہوا تو پھر سستی اور کمزوری آجاتی ہے۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے اس بات پر زور دیا کہ صرف مروجہ طریقے اور ذرائع ہی زیر استعمال نہ لائے جائیں بلکہ نئے نئے اور جدید ذرائع کو بروئے کار لایا جائے تاکہ اسلام کے پیغام اور تعلیمات کا زیادہ سے زیادہ پرچار کیا جاسکے اور احمدی مسلمانوں کی اخلاقی اور روحانی حالتوں کو بہتر کیا جاسکے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے تو مختصر سی باتیں کی ہیں۔ باقی خود سوچیں اور خود نئے نئے رستے نکالا کریں۔ یہ نہیں ہے کہ جو ہم نے ایک ٹکسالی قسم کا پروگرام بنا لیا ہوا ہے اسی کے اوپر عمل کرنا ہے۔ خود دیکھیں کہ کس طرح improve کرنے کے نئے رستے ہم نکال سکتے ہیں۔ اپنے دماغوں کو لڑایا کریں اور اس کو استعمال کیا کریں۔ ماشاء اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کافی اچھے ذہن دیے ہوئے ہیں۔ ان کو ذرا اس کام کی طرف لانے کیلئے ہمت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔

(بشکریہ اخبار بدر الفضل انٹرنیشنل 16؍جولائی 2021)

......☆......☆......☆......

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر 15

اکٹھے ہونے چاہئیں کہ اگر کوئی ہنگامی حالت پیدا بھی ہو جائے تو ان میں کوئی فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی ہو یا کس طرح ہینڈل کرنا ہے situation کو اور کس طرح اپنے انچارج کو بتانا ہے۔ یہ ساری تربیتی ہدایات بھی ان کے سامنے ہونی چاہئیں۔

مہتمم صاحب نے بتایا کہ اس حوالہ سے تمام مجالس کو سرکلر بھجوائے جاتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: وقتاً فوقتاً چیک کر لیا کریں کہ ڈیوٹی دینے والوں نے ان کو پڑھا بھی ہے کہ نہیں۔ اور یہاں بھی خدام کو ٹریننگ صحیح طرح دیا کریں اور مجموعی طور پر قادیان کے عمومی ماحول پر بھی نظر رکھیں۔ مختلف قسم کے لوگ یہاں ہیں۔ مختلف طبائع کے لوگ یہاں ہیں۔ جو بھی صورتِ حال، نئی نئی ڈویلپمنٹس ہوتی ہیں وہ آپ لوگوں کو پتہ ہے وہ خاص طور پر نظر رکھ کر دیکھیں اور اس کی ایک ہفتہ وار رپورٹ باقاعدہ صدر صاحب کو دینی چاہیے۔

نیز فرمایا کہ روزانہ قادیان کے عمومی ماحول پر نظر رکھیں اور اسی طرح جہاں جہاں دیکھیں کمزوریاں ہیں وہاں صدر صاحب کو بتائیں اور صدر صاحب پھر مہتمم تربیت اور باقی نظام کو فعال کر کے ان کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ کوشش تو یہ ہونی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اٹیچ کریں تربیت کا یہی فائدہ ہے اور تربیت کا شعبہ اگر فعال ہو جائے تو باقی سارے شعبے بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ بہرحال عمومی طور پر نگرانی رکھیں۔ مسجدوں کی نگرانی اور قادیان کے عمومی ماحول کی نگرانی اور بہشتی مقبرے کی ڈیوٹی ہے آپ کی، وہ دینی ہے۔ دارالمسیح کی ڈیوٹی ہے وہ دینی ہے یہ ساری ڈیوٹیاں خاص طور پر رکھیں۔

مہتمم صاحب تعلیم کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ چھوٹی مجالس کو خاص طور پر تربیتی امور کے حوالہ سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے اس طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔ شہری مجالس کے اپنے مسائل ہوتے ہیں اور اسی بنا پر ان کے دینی اور اخلاقی تعلیم کے الگ پروگرام بنانے کی ضرورت ہے اور الگ طریقوں سے انہیں سکھانے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ کئی جگہوں پر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو زیادہ پڑھے لکھے ہوتے ہیں، پھر بعض دوسری جگہوں پر بعض اَن پڑھ بھی ہوتے ہیں۔ بعض لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو نہیں سمجھ سکتے کیونکہ انہیں پڑھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جہاں آسان اردو زبان استعمال ہوئی ہے، وہاں بھی بعض ایسے الفاظ آجاتے ہیں جن کا سمجھنا آسان نہیں ہے۔ تو آپ کو کسی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ سمجھا سکے۔ آڈیو کتابیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔ آپ کو ایسا پلان بنانا چاہیے کہ 100 فیصد خدام کو اس میں شامل کریں اور (ان کتب کو) پڑھائیں۔

بعد ازاں مہتمم صاحب اطفال کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ کتنے اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ کی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہمارا اپنے اطفال کا خیال رکھنا اور ان کی راہنمائی کرنا سب سے اہم اور نتیجہ خیز کام ہے۔ اگر ہم اپنے بچوں کا اچھی طرح خیال رکھنے والے ہوں گے تو آگے چل کر وہ خدام الاحمدیہ کے فعال ممبر ہوں گے اور جماعت کے مفید وجود بھی بنیں گے۔ اس لیے اطفال الاحمدیہ کی نگرانی ایک غیر معمولی اہمیت کی حامل ذمہ داری ہے۔ اس کو معمولی کام نہ سمجھیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ چند پروگرام بنا لینے پر تسلی اور اطمینان سے نہ بیٹھیں بلکہ یہ دیکھیں کہ ان کا اثر کیا ہوا ہے اور وہ کتنے مؤثر تھے اور کتنے لوگ اس میں شامل ہوئے۔ اپنی کمزوریوں پر دیانتداری سے نظر رکھیں اور ان کمزوریوں سے آئندہ بچنے کیلئے سوچیں کہ ان پروگراموں میں کیا تبدیلی کرنی چاہیے۔ اطفال الاحمدیہ کا خیال رکھنا ایک نہایت اہمیت کی حامل ذمہ داری ہے۔ آپ کو اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو فرمایا: میری ساروں سے باتیں ہوگئی ہیں اور اس وقت تو اتنی ہی باتیں ہو سکتی تھیں۔ اس سے زیادہ باتوں کا وقت نہیں ہے اور میَں نے باقی مہتممین کو باتیں کہی ہیں وہی باتیں آپ کیلئے ہیں اور میرا خیال ہے آپ کا قلم کافی تیزی سے چل رہا تھا، نوٹ کر لیا ہوگا آپ نے تو بس ان پہ اب کام آپ کر رہے ہیں ان کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ میری باتوں سے جو آپ سمجھتے ہیں کہ نہیں کر رہے ان کو کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ اللہ حافظ و ناصر ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(بشکریہ اخبار بدر الفضل انٹرنیشنل 13؍جولائی 2021)

مَیں نے حضرت عمرؓ سے زیادہ کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور اللہ کے دین کو سمجھنے والا اور آپؓ سے اچھا اس کی درس و تدریس کرنے والا کوئی نہیں دیکھا

مجھے بھلائی کا حکم دیکر، برائی سے روک کر اور مجھے نصیحت کر کے میری مدد کرو، مجھے خوف ہے کہ مَیں غلطی کروں اور میرے ڈر سے کوئی مجھے سیدھا راستہ نہ دکھائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور آپؐ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26 ؍نومبر 2021 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت عمرؓ کے دربار میں قرآن کا علم رکھنے والوں کی کیا عزت تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ کے دربار میں قرآن کا علم رکھنے والوں کا بڑا مقام تھا چاہے وہ چھوٹی عمر کے نوجوان ہوں یا بچے ہوں یا بڑے۔ حضرت عمر ان لوگوں کو اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے اور ان سے مشورے لیتے تھے۔ ایک موقع پر حضرت عمرؓ ایک شخص کی بات سے ناراض ہوئے اور قریب تھا کہ اُسے کچھ کہتے لیکن اتنے میں حُر بن قیس نے آیت خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (الاعراف: 200) کی تلاوت کی اس پر حضرت عمر خاموش ہو گئے۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ بچوں کی تربیت کس طرح کیا کرتے تھے؟

جواب یوسف بن یعقوب سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے مجھے اور میرے بھائی کو اور میرے چچا کے بیٹے کو جبکہ ہم کم سن بچے تھے کہا تم اپنے آپ کو بچہ ہونے کی وجہ سے حقیر نہ سمجھنا کیونکہ حضرت عمرؓ کو جب کوئی معاملہ درپیش آتا تو آپ بچوں کو بلاتے اور ان سے بھی اس غرض سے مشورہ لیتے کہ آپ ان کی عقلوں کو تیز کرنا چاہتے تھے۔

سوال جنگ احد میں جب ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کی موت کا اعلان کیا تو حضرت عمرؓ نے جوش میں انہیں کیا جواب دیا تھا؟

جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو کہا: اے اللہ کے دشمن! بخدا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ جن کا تم نے نام لیا ہے وہ سب زندہ ہیں اور جو بات ناگوار ہے اس میں سے ابھی تیرے لیے بہت کچھ باقی ہے۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت المال کے اموال کی حفاظت میں کس حد تک محتاط تھے؟

جواب ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی نے زکوٰۃ کے جانور کا دودھ پلا دیا۔ جب حضرت عمر کو پتا لگا تو آپؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کر کے اس کو نکال دیا۔ ایک بار جبکہ آپ بیمار تھے آپ کی اس بیماری کے لیے شہد تجویز کیا گیا۔ بیت المال میں شہد کا برتن موجود تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر آپ لوگ مجھے اجازت دیں تو میں اسے لے لیتا ہوں ورنہ یہ مجھ پر حرام ہے تو لوگوں نے اس بارے میں آپ کو اجازت دے دی۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف کے متعلق حضور انور نے کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک یہودی اور ایک مسلمان لڑتے ہوئے آئے۔ حضرت عمرؓ کو یہودی کی طرف حق معلوم ہوا تو انہوں نے اس کے موافق فیصلہ کیا۔ پھر یہودی بولا اللہ کی قسم! تم نے سچا فیصلہ کیا ہے۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف سے متعلق حضور انور نے دوسری کونسی روایت بیان فرمائی؟

جواب حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مصر کا ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور اس نے کہا اَے امیر المومنین! مَیں نے عمرو بن عاصؓ کے بیٹے کے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کیا اور میں اس سے آگے نکل گیا۔ اس پر وہ مجھے کوڑے مارنے لگا اور کہا میں معزز فرد کا بیٹا ہوں تمہیں یہ جرأت کس طرح ہوئی کہ میرے سے آگے نکلو۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن عاصؓ کو خط لکھا اور انہیں اپنے بیٹے کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیا۔ دونوں حاضر ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے مصری کو فرمایا کوڑا لو اور عمرو بن عاصؓ کے لڑکے کو مارو۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اس نے اسے مارا اور ہم اس کے مارنے کو پسند کر رہے تھے۔ وہ اسے مسلسل کوڑے مارتا رہا یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ اب چھوڑ دے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس مصری شخص سے کہا کہ عمرو بن عاصؓ کے سر پر مارو۔ تو اس مصری نے کہا کہ اَے امیر المومنین! ان کے بیٹے نے مجھے مارا تھا اور میں نے اس سے بدلہ لے لیا ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن عاصؓ سے کہا: تم نے کب سے لوگوں کو غلام بنا رکھا ہے حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد پیدا کیا ہے؟ حضرت عمرو بن عاصؓ نے عرض کیا اَے امیر المومنین! نہ مجھے اس واقعہ کا علم تھا اور نہ وہ مصری میرے پاس آیا۔

سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں وسعت حوصلہ اور عاجزی وانکساری کا کیا عالم تھا؟

جواب ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اَے لوگو! تم میں کوئی بھی شخص اگر مجھ میں ٹیڑھا پن دیکھے تو اسے سیدھا کر دے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا اگر ہم آپؓ میں ٹیڑھا پن دیکھیں گے تو اسے اپنی تلواروں سے سیدھا کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس امّت میں ایسا بھی آدمی پیدا کیا ہے جو عمر کے ٹیڑھے پن کو اپنی تلوار سے سیدھا کرے گا۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے بھلائی کا حکم دے کر، برائی سے روک کر اور مجھے نصیحت کر کے میری مدد کرو۔ حضرت عمرؓ کا ایک قول یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مجھے خوف ہے کہ مَیں غلطی کروں اور میرے ڈر سے کوئی مجھے سیدھا راستہ نہ دکھائے۔

سوال ایک موقع پر ایک شخص نے حضرت عمرؓ پر بیت المال سے کپڑا زیادہ لے لینے کا اعتراض کیا، حضرت عمرؓ نے اسکا کیا جواب دیا؟

جواب ایک دن حضرت عمرؓ لوگوں کے درمیان خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپؓ نے فرمایا: اَے لوگو! سنو اور اطاعت کرو۔ ایک آدمی نے بات کاٹتے ہوئے کہا: اَے عمر! نہ ہم سنیں گے اور نہ اطاعت کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے نرمی سے پوچھا اللہ کے بندے! کیوں؟ اس نے کہا: اس لیے کہ بیت المال سے جو کپڑا سب میں تقسیم کیا گیا اس سے لوگ صرف قمیص بنوا سکے۔ جوڑا مکمل نہیں ہوا اور آپؓ کو بھی اتنا ہی کپڑا ملا ہوگا۔ پھر آپؓ کا جوڑا کیسے تیار ہو گیا؟ حضرت عمرؓ نے کہا: اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور پھر اپنے بیٹے عبداللہ کو بلایا۔ عبداللہ نے بتایا کہ انہوں نے اپنے والد کو اپنے حصے کا کپڑا دیا ہے تاکہ انکا لباس مکمل ہو جائے۔ یہ سن کر سب لوگ مطمئن ہو گئے اور اس آدمی نے کہا۔ اَے امیر المومنین! اب سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔

سوال حضرت عمرؓ مذہبی آزادی کے قائل تھے اس بارے میں کون سی روایت حضور انور نے بیان فرمائی؟

جواب حضرت عمرؓ نے ایک موقع پر حضرت عمرو بن عاصؓ کو لکھا کہ: جو جنگی قیدی تمہارے قبضہ میں ہیں انہیں اختیار دیا جائے گا کہ وہ اسلام قبول کریں یا اپنی قوم کے مذہب کو برقرار رکھیں۔ جو مسلمان ہو جائے گا وہ مسلمانوں میں شامل ہوگا اور اس کے حقوق و فرائض انہی جیسے ہوں گے یعنی مسلمانوں جیسے مگر جو اپنی قوم کے مذہب پر برقرار رہے گا اس پر وہی جزیہ مقرر کیا جائے گا جو اس کے ہم مذہبوں پر ہوگا۔ چنانچہ عمرو بن عاصؓ نے تمام قیدیوں کو جمع کیا اور ان کو فرمانِ خلافت پڑھ کر سنایا گیا تو بہت سے قیدی مسلمان ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کا ایک غلام تھا۔ آپؓ نے اسے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے انکار کر دیا۔ آپؓ نے فرمایا لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔

سوال بیت المال کے اموال کی حضرت عمرؓ کس طرح حفاظت فرماتے تھے؟

جواب ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے پاس گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت عراق سے ایک وفد آیا، اس میں اَحْنَف بن قَیس بھی تھے۔ حضرت عمرؓ سر پر پگڑی باندھ کر زکوٰۃ کے ایک اونٹ کو تارکول وغیرہ لگا رہے تھے۔ آپؓ نے فرمایا اے اَحْنَف! اپنے کپڑے اتارو اور آؤ۔ اس اونٹ میں امیر المومنین کی مدد کرو۔ یہ زکوٰۃ کا اونٹ ہے۔ اس میں یتیم، بیوہ اور مسکین کا حق ہے۔

سوال حضرت قبیصہ بن جابر نے حضرت عمرؓ کے کیا اوصافِ حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب امام شعبی فرماتے ہیں: مَیں نے حضرت قَبِیصہ بن جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا: مَیں حضرت عمر بن خطابؓ کے ساتھ رہا ہوں۔ مَیں نے آپ سے زیادہ کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور اللہ کے دین کو سمجھنے والا اور آپ سے اچھا اس کی درس و تدریس کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

سوال حضرت عمر کس طرح کے اشعار پسند فرماتے تھے؟

جواب حضرت عمرؓ انہی اشعار کو پسند کرتے تھے جن میں اسلامی زندگی کا جوہر چمکتا ہو۔ وہ اسلامی خصوصیات کی عکاسی کرتے ہوں اور ان کے معانی اور مطالب اسلام کی تعلیمات کے خلاف اور اسکی اقدار سے متعارض نہ ہوں۔ آپؓ مسلمانوں کو بہترین اشعار یاد کرنے پر ابھارتے تھے۔

......☆......☆......☆......

ہماری جماعت کی خواتین اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت آگے بڑھ جاتی ہیں اور اپنی ضرورتوں اور خواہشوں کو پیچھے چھوڑ دیتی ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5 ؍نومبر 2004 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آل عمران کی آیت نمبر 93 کی تلاوت فرمائی آیت اور اس کا ترجمہ یہ ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۳﴾ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

سوال تحریک جدید کا آغاز کب اور کن حالات میں ہوا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تحریک جدید کا آغاز 1934ء میں ہوا جب جماعت کے خلاف ایک فتنہ اٹھا، احرار نے بڑا شور مچایا، مخالفت کا ایک طوفان تھا کہ احمدیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ قادیان کا نام و نشان مٹا دینگے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ ایسے وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی اور فرمایا کہ تین سال میں کم از کم 27 ہزار روپیہ جمع کریں لیکن یہ بات دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کی اس پیاری جماعت نے تین سال میں 27 ہزار جمع کرنے کی بجائے پہلے سال ہی ایک لاکھ روپیہ پیش کر دیا اور تین سال میں چار لاکھ روپے سے زیادہ کی قربانی کی۔

سوال تحریک جدید میں احباب جماعت نے کس جوش و جذبہ سے قربانی کی اور شروع میں یہ تحریک کتنے عرصہ کیلئے تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے مالی وسائل کم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیا۔ پھر زندگیاں وقف کیں جن کے ذریعہ سے ہندوستان سے باہر احمدیت کا پیغام زیادہ منظم ہو کر پھیلنا شروع ہوا۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے دوسرے ملکوں میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ غرض تحریک جدید میں اس زمانے کے لوگوں نے بے انتہا قربانیاں دیں آپؓ نے شروع میں فرمایا تھا کہ یہ تحریک دس سال کے لئے ہوگی۔ پھر جب دس سال ختم ہو گئے تو آپؓ نے اس کو مزید بڑھا دیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق یہ مستقل تحریک بن گئی۔

سوال تحریک جدید میں اوّلین قربانی کرنے والوں کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے کیا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اظہار کیا تھا کہ تحریک جدید کے جو شروع

کی قربانی کرنے والے ہیں ان کے کھاتوں کو تا قیامت زندہ رکھا جائے۔ وہ پانچ ہزار مجاہدین جو تھے ان کے کھاتے کبھی نہ مریں۔

سوال اللہ تعالیٰ نیک نیت اور پاک مال سے کی ہوئی قربانی کو کس طرح بڑھاتا ہے؟

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ جیسے تم میں کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور بڑا جانور بنا دیتا ہے۔

سوال سخی اور بخیل کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی کون سی حدیث حضور انور نے بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اَے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اسکے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اَے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اسکا مال ومتاع برباد کر۔

سوال کن دو اشخاص پر رشک کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے، ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے، ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کو راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

سوال ایک عورت کس طرح مرد کی طرح ہی ثواب کی مستحق ہوسکتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے گھر کی کھانوں کی چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے، بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس عورت کو بھی ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ اس کے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے ملا۔

سوال احمدی عورتوں کی قربانیوں کی حضور انور نے کن الفاظ میں تعریف فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہماری جماعت کی خواتین اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت آگے بڑھ جاتی ہیں اور اپنی ضرورتوں اور خواہشوں کو پیچھے چھوڑ دیتی ہیں۔ فرمایا: اگر ایسی عورتیں ہیں جو اچھے طور پہ گھر چلا رہی ہیں، خاوندوں کو بھی ان کی ٹوہ میں نہیں رہنا چاہئے کہ فلاں چندہ تم نے کس طرح دے دیا۔ حدیث کے مطابق ثواب عورت کو بھی مل رہا ہے، آپ کو بھی مل رہا ہے۔

سوال حضور انور نے بعض عورتوں کو چندوں سے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جن عورتوں کو بچت کی عادت نہیں ہے ان کو بھی بچت کی عادت ڈالنی چاہئے۔ بعضوں کو فضول خرچی کی بہت زیادہ عادت ہوتی ہے ان کو اپنے اخراجات کو کم کرنا چاہئے، دکھاوے کے لئے بلاوجہ گھروں پر خرچ کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض جیسا کہ مَیں نے کہا کہ گھروں میں بھی خرچ کرتی ہیں لیکن بچت کر کے کرتی ہیں، تو چندوں کے ساتھ ساتھ اگر وہ اپنے گھروں میں بھی خرچ کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن فضول خرچی کر کر کے صرف گھر پر خرچ کئے جانا اور کہہ دینا ہمیں چندے دینے کی توفیق نہیں، یہ غلط ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک نسبتی بہن کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیا کرے گا۔ اپنی روپوں کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ جتنی طاقت ہے کھل کر خرچ کیا کرو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی رضا کو حاصل کرنے کے کیا طریق بتائے؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔

سوال جماعت سے سچا تعلق رکھنے والے کو کیا عہد کرنا چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے سلسلہ کیلئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کیلئے اسی طرح سے نکالا کرے۔

سوال بچوں میں شروع سے ہی مالی قربانی کی عادت کس طرح ڈالنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بچوں کو بھی مالی قربانی کی عادت ڈالنے کیلئے تحریک جدید، وقف جدید میں حصہ لینا چاہئے۔ انہیں اس کی تلقین کرنی چاہئے۔ جب بھی بچوں کو کھانے پینے کیلئے یا کھیلنے کیلئے رقم دیں تو ساتھ یہ بھی کہیں کہ تم احمدی بچے ہو اور احمدی بچے کو اپنے جیب خرچ میں سے کچھ بچا کر اللہ کی خاطر، اللہ کی راہ میں دینا چاہئے۔

سوال نومبائعین کو چندوں میں شامل کرنے کیلئے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نومبائعین بیعت کرتے ہیں اور چندہ نہیں دیتے۔ ان کو بھی اگر شروع میں یہ عادت ڈال دی جائے کہ چندہ دینا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے دین کی خاطر قربانی کی جائے تو اس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور ان کو بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ بہت سے نومبائعین کو بتایا ہی نہیں جاتا کہ ان کیلئے مالی قربانی بھی ضروری ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کا پھر ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے جو مالی قربانیاں نہیں کرتے۔ اب اگر ہندوستان میں، انڈیا میں اور افریقن ممالک میں یہ عادت ڈالی جاتی تو چندے بھی کہیں کے کہیں پہنچ جاتے اور تعداد بھی کئی گنا زیادہ ہوسکتی تھی۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

پیشگوئیوں کی واقعی حقیقت ہے مگر جو اُس یہودی فاضل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کئے ہیں وہ نہایت سخت اعتراض ہیں بلکہ وہ ایسے سخت ہیں کہ اُنکا تو ہمیں بھی جواب نہیں آتا **اور اگر مولوی ثناء اللہ یا مولوی محمد حسین یا کوئی پادری صاحبوں میں سے ان اعتراضات کا جواب دے سکے تو ہم ایک سو روپیہ نقد بطور انعام اُسکے حوالہ کرینگے۔** خدا کہلا کر پیشگوئیوں کا یہ حال؟ اِس سے تو ہمیں بھی تعجب ہے۔“ (ایضاً صفحہ 110)

دُور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت کے اور کیا ہوسکتا ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراض کرتے ہیں جس کی رُو سے اُن کو اِسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اگر اُن کے دِل میں تقویٰ ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نہ کرتے جن میں دوسرے نبی شریک غالب ہیں اور پھر تعجب یہ کہ ہزار ہا پیشگوئیوں پر جو عین صفائی سے پوری ہوگئیں نظر نہیں ڈالتے اور اگر کوئی ایک پیشگوئی اپنی حماقت سے سمجھ میں نہ آوے تو بار بار اس کو پیش کرتے ہیں کیا یہ ایمانداری ہے؟ اگر ان کو طلب حق ہوتی تو اُن کیلئے طریقہ تصفیہ آسان تھا کہ وہ خود قادیان میں آتے اور مَیں اُنکی آمد ورفت کا خرچ بھی دے دیتا اور بطور مہمانوں کے اُن کو رکھتا تب وہ دِل کھول کر اپنی تسلی کر لیتے۔ دُور بیٹھے بغیر دریافت پوری حقیقت کے اعتراض کرنا بجز حماقت یا تعصب کے اور کیا اس کا سبب ہوسکتا ہے۔ اسی طرح کے بیوقوف ایک مرتبہ پانسو کے قریب حضرت مسیح سے مُرتد ہو گئے تھے کہ اس شخص کی پیشگوئیاں صحیح نہیں نکلیں اور دراصل یہودا اسکریوطی کے مُرتد ہونے کا بھی یہی سبب تھا کہ علانیہ ہتھیار بھی خریدے گئے تھے مگر بات سب کچی رہی اور داؤد کے تخت والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی آخر یہودا بیزار ہو کر مُرتد ہو گیا۔ مسیح کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ یہ بے ایمان ہو جائیگا اور خواہ نخواہ اس کے لئے بھی بہشتی تخت کا وعدہ کیا۔ ایسا ہی بعض مخالفوں نے حدیبیہ کے سفر پر اعتراض کیا کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور سفر طول طویل دلالت کرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا رجحان اسی طرف تھا کہ ان کو کعبہ کے طواف کیلئے اجازت دی جائیگی جیسا کہ پیشگوئی تھی اس پر بعض بد بخت مُرتد ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند روز ابتلا میں رہے اور آخر اِس لغزش کی معافی کیلئے کئی اعمال نیک بجالائے جیسا کہ اُن کے قول سے ظاہر ہے۔ یہ نمونے بد بختوں کیلئے موجود ہیں مگر پھر بھی اسوقت کے نادان مخالف بدبختی کی طرف ہی دوڑتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ 112)

ان لوگوں پر واویلا ہے جو میرے معاملہ میں سچ کو جھوٹ بنا رہے ہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انکی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح اُنکو دفع نہیں کر سکتے۔ صرف قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دِل سے قبول کیا ہے اور بجز اِسکے انکی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں ہوسکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اِس عُقدہ کو حل کر سکے ان لوگوں پر واویلا ہے جو میرے معاملہ میں سچ کو جھوٹ بنا رہے ہیں۔ (ایضاً صفحہ 121)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: درحقیقت ایسا دعویٰ کہ داؤد کا تخت پھر قائم ہوگا یہودیوں کی عین مُراد تھی اور ابتدا میں اِس بات سے خوش ہو کر بہت سے یہودی آپ کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ مگر بعد اس کے کچھ ایسے اتفاق پیش آئے کہ یہودیوں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص اس بخت اور قسمت کا آدمی نہیں اس لئے ان سے علیحدہ ہو گئے اور بعض شریر آدمیوں نے گورنمنٹ رُومی کے گورنر کے پاس بھی یہ خبر پہنچا دی کہ یہ شخص داؤد کے تخت کا دعویدار ہے۔ تب حضرت مسیح نے فی الفور پہلو بدل لیا اور فرمایا کہ میری بادشاہت آسمانی ہے زمین کی نہیں۔ مگر یہودی اب تک اعتراض کرتے ہیں کہ اگر آسمانی بادشاہت تھی تو آپ نے حواریوں کو یہ حکم کیوں دیا تھا کہ کپڑے بیچ کر ہتھیار خرید لو۔ پس اِس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح کے اجتہاد میں غلطی تھی اور ممکن ہے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہو جس کے بعد آپ نے رجوع کر لیا کیونکہ انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے۔ اور مَیں نے شیطانی وسوسہ محض انجیل کی تحریر سے کہا ہے کیونکہ انجیل سے ثابت ہے کہ کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے مگر آپ اُن الہامات کو ردّ کر دیتے تھے اور خدا تعالیٰ مس شیطان سے آپ کو بچا لیتا تھا جیسا کہ اسلام کی حدیثوں میں آپ کی یہ صفات لکھی ہیں اور آپ ہمیشہ محفوظ رہے۔ کبھی آپ نے شیطان کی پیروی نہیں کی۔

ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے تھے۔ لیکن جو بات دشمن کے مُنہ سے نکلے وہ قابلِ اعتبار نہیں۔ آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں۔ ہاں آپ نے اجتہادی غلطی سے داؤد کے تخت کی تمنّا کی تھی مگر وہ تمنّا پوری نہ ہوئی اور مطابق مثل مشہور کہ بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ بھیک، آپ تو داؤد کے تخت سے محروم رہے مگر وہ برگزیدۂ خدا سیّد الرسل جس نے دنیا کی بادشاہت سے منہ پھیر کر کہا تھا کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ یعنی فقر میرا فخر ہے اُس کو خدا نے بادشاہت دے دی۔ اُس نے کہا تھا کہ مَیں ایک دن فاقہ چاہتا ہوں اور ایک دن روٹی مگر خدا نے اُس کو فقر وفاقہ سے بچایا۔ یہ خاص فضل ہے۔ (ایضاً 133)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور انعامی چیلنج قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔

(منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگرکسی صاحب کوکسی وصیت پرکوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کومطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10546:مَیں کامران احمد ولدمکرم ڈاکٹر افضل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر21سال پیدائشی احمدی، ساکن سنجار پارک (پیرل مارکیٹ)ضلع احمدآبادصوبہ گجرات، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11/مارچ 2020ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمد ازتجارت ماہوار-/4000روپے ہے۔میں اقرارکرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گا اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ:سیدعبدالہادی کاشف العبد: کامران احمد گواہ:محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 10547:مَیں مریم خاتون زوجہ مکرم شاہ رخ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر23سال تاریخ بیعت 2007ء، ساکن الاسن سوسائٹی ضلع احمدآبادصوبہ گجرات، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11/فروری2022، وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت جائیدادمندرجہ ذیل ہے۔زیورطلائی:ایک جوڑی کان کی بالیاں 22 کیریٹ، زیورنقرئی:ایک جوڑی پازیب، حق مہر:-/21,000روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد ازملازمت ماہوار-/2000روپے ہے۔میں اقرارکرتی ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ:سیدعبدالہادی کاشف الامۃ:مریم خاتون گواہ:محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر10548:مَیں علمی بیگم زوجہ مکرم شاہد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر23سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا:مسرورمنزل (الامان سوسائٹی)ضلع احمدآباصوبہ گجرات، مستقل پتا:جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9/فروری2022وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت جائیدادمندرجہ ذیل ہے۔زیورطلائی: 1ہار، 1جوڑی کان کی بالیاں، 1انگوٹھی، 2ناک کی نتھنی (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 2جوڑی پازیب، 5انگوٹھیاں، حق مہر:-/58,501روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد ازجیب خرچ ماہوار-/500روپے ہے۔میں اقرارکرتی ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتی رہوں گی اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتی رہوں گی اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ:سیدعبدالہادی کاشف الامۃ:علمی بیگم گواہ:محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 10549:مَیں ستیش خان ولدمکرم فتح سنگھ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر32سال تاریخ بیعت 2002ء، ساکن کھیڈڑضلع حصارصوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 9/اکتوبر 2021 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمد ازملازمت ماہوار-/2000روپے ہے۔میں اقرارکرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گا اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔
گواہ:طاہراحمد خان العبد:ستیش خان گواہ:سیوا خان

مسل نمبر 10550:مَیں الیاس ولدمکرم بیرو دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر27سال تاریخ بیعت 2002، ساکن کھیڈڑضلع حصارصوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23/اگست 2021ءوصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پرمیری کل متروکہ جائیدادمنقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسارکی اس وقت کوئی جائیدادنہیں ہے۔میرا گزارہ آمد ازملازمت ماہوار-/7000 روپے ہے۔میں اقرارکرتا ہوں کہ جائیدادکی آمد پرحصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16اور ماہوارآمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعدصدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کواداکرتا رہوں گا اوراگرکوئی جائیداداس کے بعد پیداکروں تواس کی بھی اطلاع مجلس کارپردازکودیتا رہوں گا اورمیری یہ وصیت اس پربھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریرسے نافذکی جائے۔ گواہ:طاہراحمد خان العبد:الیاس گواہ:سیوا خان

ادائیگی صدقۃ الفطر

الحمدللہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپریل کے پہلے عشرہ سے شروع ہورہا ہے۔اسلام میں فطرانہ کی ادائیگی کیلئے ایک صاع یعنی قریباً 2 کلو 750 گرام غلہ کی شرح مقرر ہے۔احباب جماعت پوری شرح کے ساتھ رمضان المبارک کے پہلے یا دوسرے عشرہ کے اندر اندر ہی صدقۃ الفطر کی ادائیگی کی کوشش کریں۔چونکہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں غلہ (گندم، چاول) کی قیمت مختلف ہے اس لئے اپنی مقامی قیمت کے مطابق مقررہ شرح (2 کلو 750 گرام غلہ) کے مطابق قطرانہ کی رقم کی ادائیگی کریں۔پنجاب کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی رقم مبلغ چھپن روپئے (Rs.56/-) مقرر کی گئی ہے۔

مقامی جماعت میں غرباء و مستحقین موجود ہونے کی صورت میں صدقۃ الفطر کی مجموعی رقم میں سے نوے فیصد تک کی رقم مجلس عاملہ کے مشورہ اور فیصلہ کے بعد تقسیم کی جاسکتی ہے بقیہ رقم مرکز میں جمع کروانی ہوگی۔جس جماعت میں غرباء و مستحقین نہ ہوں اس جماعت کی وصول شدہ جملہ رقوم صدر انجمن احمدیہ کے جماعتی اکاؤنٹ میں آنی چاہئے۔

واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم مساجد وغیرہ کی ضرورت پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

احمدی طلباء متوجہ ہوں
(برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان)

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہوکر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کررہے ہیں۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے آپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

تعلیمی سال 2022-2023ء کیلئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی ماہ اپریل 2022ء سے شروع ہوگئی ہے۔موجودہ حالات میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کے داخلہ کی کارروائی آن لائن ہی کی جا رہی ہے۔لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بذریعہ میل یا ڈاک بھجوائیں۔داخلہ کی شرائط کیلئے شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار "اخبار بدر" 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR

طالب دعا
Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING

OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001
0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 7 - April - 2022 Issue. 14

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

قرآن کریم میں دین کے نام پر کسی بھی قسم کی سختی، جبر اور سزا کی نفی کی گئی ہے

اور مرتد کا ذکر کر کے کسی بھی قسم کی سزا کا ذکر نہ کرنا ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ مرتد کیلئے شریعت اسلامی کوئی جسمانی اور دنیاوی سزا مقرر نہیں کرتی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1؍اپریل 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے فتنوں کا ذکر ہو رہا تھا اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف سر الخلافہ میں بیان فرماتے ہیں کہ: ابن خلدون نے لکھا ہے کہ عرب اور خواص مرتد ہو گئے اور بنو طئی اور بنو اسد طلیحہ کے ہاتھ پر جمع ہو گئے اور بنو غطفان مرتد ہو گئے اور بنو ہوازن متردد ہوئے اور انہوں نے زکوۃ دینی روک دی نیز بنو سلیم کے سردار مرتد ہو گئے اور اسی طرح ہر جگہ پر باقی لوگوں کا بھی یہی حال تھا۔ ایسے میں لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ عربوں نے آپ سے بغاوت کر دی ہے پس مناسب ہے کہ آپ اُسامہ کے لشکر کو نہ بھیجیں۔ اس پر حضرت ابوبکر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے اس بات کا یقین بھی ہو جائے کہ درندے مجھے اچک لیں گے تب بھی میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق اسامہ کے لشکر کو ضرور بھیجوں گا۔ جو فیصلہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں اسے منسوخ نہیں کر سکتا۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ہم ایک ایسے مقام پر کھڑے ہو گئے تھے کہ اگر اللہ ہم پر ابوبکر کے ذریعہ احسان نہ فرماتا تو قریب تھا کہ ہم ہلاک ہو جاتے۔ آپ نے ہمیں اس بات پر اکٹھا کیا کہ ہم زکوۃ کی وصولی کیلئے جنگ لڑیں اور یہ کہ ہم عرب بستیوں کو کھا جائیں اور ہم اللہ کی عبادت کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ موت ہمیں آ لے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ جو بحث چل رہی ہے اس میں بعض غلط فہمیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں اور یہ سوال بھی اٹھایا جا سکتا ہے کہ کیا اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے؟ اس بارے میں مختصر بیان کر دیتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد جب تقریباً سارے عرب نے ارتداد اختیار کر لیا اور بعض لوگوں نے کلی طور پر اسلام سے دوری اختیار کر لی اور بعض نے زکوۃ کی ادائیگی سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر نے ان سب کے خلاف قتال کیا۔ کتب تاریخ اور سیرت میں ایسے تمام افراد کیلئے مرتدین کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے بعد میں آنے والے سیرت نگار اور علماء کو غلطی لگی یا وہ غلط تعلیم پھیلانے کا باعث بنے کہ گویا مرتد کی سزا قتل ہے اور اسی لئے حضرت ابوبکر نے تمام مرتدین کے خلاف اعلان جہاد کیا اور ایسے سب لوگوں کو قتل کروا دیا سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ اسلام قبول کر لیں اور یوں ان مؤرخین اور سیرت نگاروں نے حضرت ابوبکر کو عقیدہ ختم نبوت کا محافظ اور اس کے ہیرو کے طور پر پیش کیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خلافت راشدہ کے اُس دور میں ختم نبوت اور عقیدہ ختم نبوت کے اس طرح کے تحفظ کا کوئی نظریہ موجود ہی نہیں تھا اور نہ ہی ان لوگوں کے خلاف اس لئے تلوار اٹھائی گئی تھی کہ ختم نبوت کو کوئی خطرہ تھا یا مرتد کی سزا چونکہ قتل تھی اس لئے ان کو قتل کیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے مرتدین کے خلاف اعلان جنگ کیوں کیا اس بارے میں تو بیان ہوگا لیکن اس سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ کیا قرآن کریم نے یا آنحضرت ﷺ نے مرتد کی سزا قتل بیان کی ہے یا کوئی اور سزا بھی مقرر کی ہے۔ اسلامی اصطلاح میں مرتد اس کو کہا جاتا ہے جو دین اسلام سے انحراف کر جائے اور اسلام قبول کرنے کے بعد پھر دائرہ اسلام سے نکل جائے۔ جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہوں پر مرتد ہونے والوں کا باقاعدہ ذکر تو فرمایا ہے لیکن ان کیلئے قتل یا کسی بھی قسم کی دنیاوی سزا دینے کا ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنۡ یَّرۡتَدِدۡ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَیَمُتۡ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُھُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۚ وَاُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ یعنی اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے برگشتہ ہو جائے پھر اس حال میں مرے کہ وہ کافر ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا میں بھی ضائع ہو گئے اور آخرت میں بھی اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ اس میں وہ بہت لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

اس آیت سے خوب واضح ہو رہا ہے کہ مرتد کی سزا قتل نہ تھی کیونکہ اگر اس کی سزا قتل ہوتی تو یہ بیان نہ ہوتا کہ ایسا مرتد آخر کار کفر کی حالت میں مر جائے۔

پھر ایک اور آیت جو کہ ہر قسم کے شکوک وشبہات اور سوالات کو ختم کر دینے والی ہے وہ سورۃ النساء کی یہ آیت ہے۔ فرمایا: اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَھُمۡ وَلَا لِیَھۡدِیَھُمۡ سَبِیۡلًا یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے اور انہیں راستہ کی ہدایت دے۔

حضور انور نے فرمایا اس آیت میں بہت ہی واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَقُلِ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۟ فَمَنۡ شَآءَ فَلۡیُؤۡمِنۡ وَّمَنۡ شَآءَ فَلۡیَکۡفُرۡ اور کہہ دے کہ حق وہی ہے جو تمہارے رب کی طرف سے ہو۔ پس جو چاہے وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے سو انکار کر دے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَیِّ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَیُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَکَ بِالۡعُرۡوَۃِ الۡوُثۡقٰی ٭ لَا انۡفِصَامَ لَھَا ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہو چکی۔ پس جو کوئی شیطان کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو یقیناً اس نے ایک ایسے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی کچھ آیات بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں جن میں دین کے نام پر کسی بھی قسم کی سختی جبر اور سزا کی نفی کی گئی ہے اور مرتد ہونے والوں کا ذکر کر کے کسی بھی قسم کی سزا کا ذکر نہ کرنا ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ مرتد ہونے والے کیلئے شریعت اسلامی کوئی جسمانی اور دنیاوی سزا مقرر نہیں کرتی۔ اسی قرآنی تعلیم اور نظریہ کی تائید مزید اس سے بھی ہوتی ہے کہ قرآن کریم میں جگہ جگہ منافقین کا ذکر موجود ہے اور منافقین کی برائیاں اس قدر زور سے بیان کی گئی ہیں کہ کفار کی برائیوں کا بھی اس طرح ذکر نہیں۔ ان لوگوں کو فاسق بھی کہا گیا ہے ان کو کافر بھی کہا گیا ہے ان کے بارے میں اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنے کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ایسے کسی بھی منافق کیلئے نہ تو کسی قسم کی سزا کا ذکر کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی منافق کو ان کے نفاق کی بناء پر کوئی سزا دی گئی۔

قرآن کریم کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ جس مبارک وجود پر قرآن کریم اتارا گیا اس مبارک ہستی نے مرتد کے حوالے سے کیا فرمایا: صحیح بخاری میں درج ذیل واقعہ اس امر کا فیصلہ کر دیتا ہے کہ مرتد کیلئے محض ارتداد کے جرم میں کوئی شرعی حد مقرر نہ تھی۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اسلام قبول کرتے ہوئے آپ سے بیعت کی۔ اگلے روز اعرابی کو مدینہ میں بخار ہو گیا وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت مجھے واپس دے دیں۔ پھر وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت مجھے واپس دے دیں۔ آپ نے تین مرتبہ انکار فرمایا اور اس کا جواب نہیں دیا۔ پھر وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ ایک بھٹی کی طرح ہے وہ میل کو نکال دیتا ہے۔ اس شخص کا آنحضرت ﷺ کے پاس بار بار آنا بھی ظاہر کرتا ہے کہ مرتد کیلئے قتل کی سزا مقرر نہ تھی ورنہ کبھی آنحضرت ﷺ کے پاس نہ آتا بلکہ کوشش کرتا کہ بلا اطلاع چپکے سے نکل جائے اور کسی پر ظاہر نہ کرتا کہ وہ ارتداد اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ کا یہ اصول ہوتا کہ جو شخص ایک دفعہ اسلام میں داخل ہو جائے اس کو ہر ممکن ذریعہ سے اسلام میں رہنے کیلئے مجبور کیا جائے اور اگر وہ کسی طرح بھی نہ مانے تو اس کو قتل کیا جائے اور اسکی مثال دوسروں کیلئے عبرت ہو تو چاہیئے تھا کہ آپ اس اعرابی کے جانے پر خفا ہوتے اور صحابہ کو ڈانٹتے کہ تم نے اس کو کیوں جانے دیا کیوں اس کو پکڑ کر قتل کی دھمکی نہ دی اور چاہیئے تھا کہ آپ ﷺ صحابہ کو حکم دیتے کہ دوڑو اور جہاں ہو اس خبیث کو پکڑ لاؤ تا اس کو قتل کی سزا دی جائے مگر آپ نے ایسا نہ کیا بلکہ دوسرے الفاظ میں یہ فرمایا کہ اچھا ہوا وہ چلا گیا وہ اس قابل نہ تھا کہ مسلمانوں میں رہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے: لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ یعنی دین اسلام میں جبر نہیں تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کونسے سامان تھے اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں۔ اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو کئی لاکھ دشمنوں کو شکست دے دیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کیلئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں اور خدا کی توحید کے پھیلانے کیلئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اُس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر یک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر بلکہ محض درویشانہ طور پر اور اُس ملک میں پہنچ کر دعوتِ اسلام کریں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت وعظ سے کئی کروڑ مسلمان اُس زمین میں پیدا ہو جائیں اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں اور بہت سے حصہ آریہ ورت کو اسلام سے مشرف کر دیں۔ اور یورپ کی حدود تک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی آواز پہنچا دیں۔ تم ایماناً کہو کہ کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے؟ نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جنکے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جنکے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ان آیات قرآنیہ اور ارشادات نبویہ کی روشنی میں یہ تو ثابت ہو گیا کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مرتد کی سزا قتل نہیں تو حضرت ابوبکر نے مرتدین کو کیوں قتل کیا اور قتل کرنے کا حکم دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے بڑی آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر کے عہد میں مرتد ہونے والے صرف مرتد ہی نہیں تھے بلکہ وہ باغی تھے اور خونخوار ارادوں کے حامل باغی تھے جنہوں نے نہ صرف یہ کہ ریاست مدینہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کو قتل کرنے کے بھیانک منصوبے بنائے بلکہ مختلف علاقوں میں مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر بڑی بے رحمی سے قتل کیا۔ ان کے اعضاء کاٹ کر ان کو مارا گیا انہیں زندہ آگ میں جلایا گیا۔ یہ مرتدین ظلم و ستم اور قتل و غارت اور بغاوت اور لوٹ مار جیسے بھیانک جرائم کا ارتکاب کرنے والے لوگ تھے جس کی وجہ سے دفاعی اور انتقامی کارروائی کے طور پر ان محارب لوگوں سے جنگ کی گئی اور جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُھَا کے تحت ان کو بھی ویسی ہی سزائیں دے کر قتل کرنے کے احکامات صادر کئے گئے جیسے جرائم کے وہ مرتکب ہوئے تھے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاریخ اور سیرت کی کتابوں سے اس ضمن میں متعدد حوالے پیش کئے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم محمد بشیر شاد صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ امریکہ، مکرم رانا محمد صدیق صاحب ضلع سیالکوٹ، مکرم ڈاکٹر محمود احمد خواجہ صاحب اسلام آباد کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ ......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad